SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, May 07, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past three in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammadmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم- بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

وینجی الله الذین اتقوا بمفا زتہم لا یمسہم السوء ولا ہم یحزنون-
الله خالق کل شی وہو علیٰ کل شی وکیل- له مقالید السموت والارض
والذین کفروا بایت الله اولٰک ہم الخسرون- قل افغیر الله تامرونی
اعبد ایہا الجہلون- ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لىن اشرکت
لیحبطن عملک و لتکونن من الخسرین- بل الله فاعبدوکن من
الشکرین-

ترجمہ. اور اللہ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا جو (شرک وکفر سے) بچتے تھے
انہیں تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی
ہر چیز کا نگہبان ہے آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور جو اللہ کی آیتوں کے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, May 07, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past three in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammadmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وینجی الله الذین اتقوا بمفا زتہم لا یمسہم السوء ولا ہم یحزنون۔ الله خالق کل شی وھو علیٰ کل شی وکیل۔ له مقالید السموت والارض والذین کفروا بایت الله اولٰئک ہم الخسرون۔ قل افغیر الله تامرونی اعبد ایھا الجھلون۔ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک و لتکونن من الخسرین۔ بل الله فاعبدوکن من الشکرین۔

ترجمہ. اور اللہ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا جو (شرک وکفر سے) بچتے تھے انہیں تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور جو اللہ کی آیتوں کے

منکر ہوئے وہی نقصان اٹھانے والے ہیں کہہ دو اے جاہلو کیا مجھے اللہ کے سوا اور کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو اور بیشک آپ کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اللہ کے شکرگزار رہو۔

(سورۃ الزمر آیات ۶۱ تا ۶۶)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ We will take up the questions, Agriculture کا question ہے، then we will take up the other questions.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان): جی۔ Sir, the Agriculture Minister is here.

جناب چیئرمین: وہ آ گئے ہیں۔ We take Question No. 93, Any one on behalf, of Mr. Talha Mehmood. Any supplementary? Mr.Buledi and Mr. Swati. جی بلیدی صاحب۔

93. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 06-03-2008 at 8.40 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the steps being taken by the Government to control the use of injurious pesticides on the produce of vegetables and fruits?

Chaudhry Nisar Ali Khan: The Following steps are being taken by the Government to control the use of injurious pesticides on the produce of vegetables and fruits:—

(i) Agriculture Pesticides are being regulated under the provisions of Agricultural Pesticides Ordinance, 1971.

(ii) No Pesticide other than internationally recommended for use, is registered in Pakistan.

(iii) The use of Pesticides on agriculture farms is allowed in recommended dosage and according to the recommended methods and as such pose no significant hazard to the environment.

(iv) The Government exercises strict watch and persistent organic pollutants (POPs) having potential for damaging environment are not allowed as per standards in practice internationally.

(v) The Government has banned all pesticides having potential for damaging environment or crops. (Annex-I)

(vi) Government is allowing registration and import of environment friendly pesticides.

(vii) With effect from 15-09-2006 the Federal Government has introduced Pre-shipment Inspection of Pesticides for which 5 international agencies have been registered which inspect and clear consignments for export of Pakistan and ensure that the material is as per specifications. In addition to this, the Department of Plant Protection performs random sampling and testing.

Annexure-I

LIST OF BANNED PESTICIDES

Active Ingredients:

1. BHC
2. BINAPACRYL
3. BROMOPHOS ETHYL
4. CAPTAFOL
5. CHLORDIMEFORM
6. CHLOROBENZILATE
7. CHLOTHIOPHOS
8. CYHEXATIN
9. DALAPON
10. DDT
11. DIBROMOCHLOROPROPANE + DIBROMOCHLOROPROPENE
12. DICROTOPHOS
13. DIELDRIN
14. DISULFOTON
15. ENDRIN
16. ETHYLENEDICHLORIDE + CARBONTETRACHLORIDE
17. LEPTOPHOS
18. MERCURY COMPOUND
19. MEVINPHOS
20. TOXAPHENE
21. ZINEB
22. HEPTACHLOR
23. METHYL PARATHION
24. MONOCROTOPHOS
25. METHAMIDOPHOS

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! فاضل Member نے جو سوال کیا تھا تو اس میں ہے کہ پاکستان میں سفارش کردہ کیڑے مار ادویات کی کوئی دوا register نہیں ہوتی۔ اس سے لوگوں کو بڑی شکایت ہے کہ اس پرکوئی systemموجود نہیں ہے اور یہ جو ادویات لائی جاتی ہیں' وہ بھی ناکارہ ہیں۔ Minister صاحب یہ بتائیں گے کہ اس کو check کرنے کے لیے یا اس کی best quality باور کرانے کے لیے کوئی طریقہ کار ہے۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب۔

چوہدری نثار علی خان (وزیر برائے مواصلات): بنیادی طور پر ہماری Ministry policy making, Ministry ہے' of course we are in constant touch with the stakeholders. ہماری کوشش ہوتی ہے کہ inputs quantity سے ہی ہو اور وہ صحیح مقدار میں available ہوں' ہماری کوشش ہوتی ہے کہ pesticides صحیح مقدار میں اور سب سے ضروری بات ہے کہ internationally recognized ادارے ہیں' وہاں سے import ہوں یا وہاں سے آئیں۔ بنیادی طور پر اسکی implementation provincial government کا کام ہے تو جہاں ہمیں شکایات ملتی ہیں' farmersسے یا کسی اور representative اداروں سے ملتی ہیں۔ ہم provincial government سے coordination کر کے اس کے خلاف action لیتے ہیں۔ ہمارا بنیادی کام monitoring اور policy making ہے' مگر معزز رکن کی بات بالکل درست ہے کہ بہت ساری spurious drugs اس وقت market میں ہیں جو نہ صرف انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں بلکہ جو crops ہیں' ان کی yield کو بھیeffect کرتی ہیں۔ ہم اپنے طور پر یہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اس حوالے سے جو سارے stake holders ہیں اور جو policy makers ہیں اور implementors ہیں' ان کو صحیح in put دی جائے and we will continue to operate along those steps.

Mr. Chairman: Mr. Azam Swati.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: It is supplementary that Federal Government has any coordinating authority that works

between the Federal Government and the Provincial Government and if so in how many items have been confiscated either by the federal, by the the provincial or by the district government and what punishment has been given to the violators?

Mr. Chairman: Ch. Nisar Ali Khan.

Ch. Nisar Ali Khan (Minister Food, Agriculture and Livestock): As I said in answer to the previous question. Sir, it is basically the Provincial Government which has the way with all, which is the implementing authority, which goes after these people. Now, how many people have been caught, what is the drug that have been confiscated and all the other related information that the honourable member has asked for, that of course will require a fresh question. I can assure you that the Provincial Governments are in constant touch with us, the Ministry of Food and Agriculture does not have a machinery by itself to handle this problem of spurious drugs but we are in constant touch with the Provincial Government. What is the interaction or the interacting agencies? We have various committees, we have various inter provincial coordination committees, I myself Minister of Food and Agriculture, the major committee of Food and Agriculture, where the Minister of Food, all the four provinces are represented. So, it is a constant interaction and we keep coordinating and all these issues including spurious drugs.

Mr. Chairman: Mr. Raza Muhammad Raza.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! چوہدری نثار صاحب ہمارے قابل منسٹر ہیں، میں

ان کا احترام کرتا ہوں۔ ان سے پوچھا گیا ہے کہ ہمارے میوہ جات اور سبزیوں پر جو جراثیم کش ادویات کے اثرات ہیں ان کے تدارک کے لیے کیا کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟ جناب چیئرمین! ہر بار ہم سب یہ کہتے ہیں کہ یہ صوبے کا کام ہے تو پھر وہ تمام محکمے جو صوبوں کی ذمہ داری ہیں وہ ان کے حوالے کیے جائیں، مرکز میں ان کی ministries ختم کی جائیں، مرکز میں صرف انُ ministries کو رکھا جائے جو کہ مرکز کا کام ہو۔ اگر یہ تمام ذمہ داریاں اُن کی ہیں تو پھر اس کے لیے منسٹری بھی ہونی چاہیے اور اگر ذمہ داری ہے اور منسٹری بھی ہے تو ایسی ادویات جس سے ہمارے عوام کی سبزیاں اورمیوہ جات بہت بڑے پیمانے پر متاثر ہو رہے ہیں اور اس سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور دیگر مشکلات ہیں۔ اس کے تدارک کے لیے منسٹری کی سطح پر کیا اقدامات منسٹر صاحب advise کریں گے؟

جناب چیئرمین، یہ کئی جگہ مشترکہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور کچھ پہلو ہیں جس میں صوبوں کو زیادہ خودمختاری دی گئی ہے، یہ نہیں کہ منسٹری نے سارے ہی کام چھوڑ دیے ہوئے ہیں۔ جی نثار صاحب۔

چوہدری نثار علی خان، معزز سینیٹر میرے دوست ہیں، انہوں نے خود ہی اپنے سوال میں اس کا جواب دیا۔ یہ ساری powers provincial governments کے پاس ہیں، ان کے پاس Food and Agriculture ministries ہیں، responsibility ہے اور وہ اپنا کام کر رہی ہیں۔ جو Ministry of Food and Agriculture ہے that determines basically policy تو ہم وہ coordinate کرتے ہیں after input from the Provincial Governments and the relevant departments. اس کے ساتھ ساتھ جو overall monitoring کی ذمہ داری ہے وہ بھی ہماری منسٹری کا کام ہے، مگر جو سارا structure ہے وہ Provincial Governments کے پاس ہیں، ساری power بھی ان کے پاس ہے۔ یہ کہ ہم ان کو کوئی اور محکمے دیں یا اور authority دیں، وہ authority بھی ان کے پاس ہے، ministries بھی ان کے پاس ہے، structure بھی ان کے پاس ہیں اور funds بھی ان کے پاس ہیں۔

Mr. Chairman: Question No. 94. Mr. Talha Mahmood, on his behalf, answer taken as read.

94. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 14-03-2008 at 8.30 a.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of visa applications for Tableagh (preaching of Islam) received in the Pakistani Missions in Saudi Arabia, Sri Lanka, Sudan, India, Turkey and Bangladesh during the last three years;

(b) the number of the said applicants issued visas;

(c) the number of the said applications rejected with reasons thereof?

Makhdoom Shah Mahmood Qureshi: (a) During the last three years 1147 applications for Tableagh were received in Pakistan Missions in Saudi Arabia, Sri Lanka, Sudan, India, Turkey and Bangladesh.

(b) 1133 applicants were granted Pakistani visa for the purpose of Tableagh (preaching of Islam) ; and

(c) Cases of only 14 applicants were rejected by Pakistan Mission, Ankara, Turkey because the visa officer was not satisfied about the *bonafide* of the individuals.

Mr. Chairman: Any suplementaries? Mr. Buledi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! یہ جو سوال کیا گیا ہے اور یہ آپ کے علم میں ہو گا کہ ہمارے جو تبلیغی حضرات ہیں' خاص طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش میں' یہ اپنی مدد آپ کے تحت دین کا کام کرتے ہیں اور بڑے اجتماعات رائےونڈ میں' بنگلہ دیش میں اور دوسرے ممالک میں ہوتے ہیں' وہ وہاں سے بھی اپنے خرچے پر پاکستان آنے کے لیے apply کرتے ہیں اور یہاں سے بھی تبلیغی حضرات باہر جانے کے لیے apply کرتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ممالک میں جا کر دین کی تبلیغ کریں۔ ان کی وجہ سے بہت اچھے اثرات ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ پوری دنیا میں گئے ہوں گے کہ وہاں ایسے centres ہیں کہ ہزاروں غیرمسلم کو مسلمان بنایا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو سراہنا اور خراج تحسین پیش کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، آپ سوال کریں، آپ تو تفصیل میں جا رہے ہیں۔ مختصر رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! ہمیں بڑی خوشی ہے کہ اس دفعہ الحمدللہ Foreign Ministry کو بڑا hard working Minister ملا ہے، قریشی صاحب بڑے cooperative ہیں۔ یہ جو انہوں نے لکھا ہے کہ پاکستانی مشن نے انقرہ، ترکی نے 14 درخواست دہندگان کے معاملات کو مسترد کر دیا تھا کیونکہ ان افراد سے ویزہ افسر غیر مطمئن تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ یہاں سے اور باہر سے apply کرتے ہیں اس کو بہتر انداز میں آسان بنانے کے لیے کہ ان کو روکا نہ جائے-----

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب! سوال بتائیں، سوال کیا ہے، مختصر رکھیں، پھر باقی سوالات رہ جاتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ انقرہ، ترکی میں وہ افسر کیوں مطمئن نہیں تھا؟ ان کو ویزہ کیوں نہیں دیا گیا؟ جو لوگ یہاں سے apply کرتے ہیں ان کو کیوں نہیں بھیجا جاتا؟

جناب چیئرمین، ہزار سے زیادہ میں سے صرف چودہ تھے جن پر وہ غیر مطمئن تھے۔ جی قریشی صاحب۔

مخدوم شاہ محمود قریشی (وفاقی وزیر خارجہ)، جناب چیئرمین! اگر آپ سوال کی نوعیت کو دیکھیں تو میں اپنے فاضل دوست کی خدمت میں عرض چاہوں گا کہ بالکل ہمیں بہت ہی احترام ہے ان دینی حضرات کا جو کہ تبلیغ اسلام کے لیے یہاں آنا چاہتے ہیں اور آپ دیکھیں کے پچھلے تین سالوں میں جو کہ ان کے سوال میں پنہاں ہے کہ ہمیں 1147 درخواستیں موصول ہوئیں اور اس میں 1133 درخواستوں پر ویزہ حسب منشا issue کیا گیا، 14 درخواستیں reject ہوئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ جناب والا! ہم نے تو جو پالیسی adopt کر رکھی تھی وہ بڑی different اور accommodating policy تھی۔ بدقسمتی سے کچھ حضرات نے اس کو misuse کیا۔ جو تبلیغی مقاصد کے لیے آتے ہیں ان کو چالیس دن کا ویزہ دیا جاتا، انہوں نے over stay کیا اور جب over stay کیا تو اس کی prior permission نہیں لیں۔ اس کے

ساتھ ہمیں ایسی بھی معلومات ملیں کہ ان میں سے بہت سے حضرات یا کچھ حضرات جنہوں نے کہ مختلف مدارس میں داخلے لے لیے جو کہ ویزہ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا تھا جبکہ ویزہ ایک مقصد کے لیے دیا گیا تھا۔ اس ۔ ساتھ ساتھ کچھ اطلاعات ایسی بھی ہیں کہ کچھ حضرات نے یہاں جو unwanted groups ہیں' ان کے ساتھ رجوع کیا اور شامل ہوئے۔

آپ جانتے ہیں کہ 9/11 کے بعد یہ معاملہ بڑا حساس ہو گیا ہے اور دنیا ہم سے توقع کرتی ہے کہ ہم اپنا کردار ادا کریں گے۔ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ جو genuine لوگ ہیں ان کے آنے میں رکاوٹ بھی پیدا نہ ہو اور جو ہمیں کچھ مشکوک دکھائی دیتے ہیں اور ان کے bonafides above board نہیں ہیں' ان کی ہم Ministry of Interior سے probe بھی کراتے ہیں اور اگر ویزہ آفیسر اور ہماری منسٹری اس کی اجازت نہیں دیتی تو چند حضرات کو reject بھی کیا جا سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 95. Mr. Talha Mahmood, on his behalf, answer taken as read.

95. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 24-03-2008 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the names of companies producing or marketing pesticides;

(b) the names of companies found involved in producing / marketing substandard pesticides during the last two years and the action taken against them;

(c) the steps being taken by the Government to monitor the standard and proper use of pesticides?

Chaudhry Nisar Ali Khan: (a) M/s pak China Chemicals are the only basic manufacturer/producer of pesticide namely Emamectin Benzoate in the country. The list of 177 importers of pesticides registered with the Department of Plant Protection, an Attached Department of the Ministry, who market pesticides is annexed (Annex-I).

(b) As per procedure laid down in Agricultural Pesticides Ordinance, 1971, the FIR's are lodged against the retail dealers, from whose possession the pesticides sample are obtained and found sub-standard.

Details of cases of sub standard pesticides during the years 2005—2007 are as under:

Sindh :

(2005) 71 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.

(2006) 54 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.

(2007) 38 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.

Punjab:

(2005) 161 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.

(2006) 191 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.

(2007) 367 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.

N.W.F.P:

(2005) 05 samples found unfit and FIRs were lodged against the offenders.

(2006) No case regarding sale of substandard pesticides was reported.

(2007) No case regarding sale of substandard pesticides was reported.

Balochistan:

(2005) No case regarding sale of substandard pesticides was reported.

(2006) No case regarding sale of substandard pesticides was reported.

(2007) No case regarding sale of substandard pesticides was reported.

(c) The steps taken by the Ministry to monitor the standard and proper use of pesticides are as under:

(1) The importers, manufacturers and formulators undertake to supervise themselves the packing, re-packing, re-filling or labeling of pesticides and pass on pesticides to their distributors or dealers only in retail packs. Thus by stopping sale in bulk (drum) packing, likelihood of adulteration has been minimized to a great extent.

(2) *Revision of Pesticide regulation*: The Department has put up amendments in the existing pesticide legislation to ensure high quality of Pesticides sold to the growers.

(3) Moreover, the Federal Cabinet on May 5, 2004 has announced a Pesticide Policy with particular emphasis on quality and prices. The salient features of the policy are:

(i) The Provincial Governments and the District Governments have to be fully on board with a view to make the prosecuting chain more effective:

(ii) The Provincial Government may direct the District Police Officers, the Sub-Divisional Police Officers and Station House Officers to render timely assistance to notified Inspectors if need be for the purpose of collecting samples.

(iii) On a complaint by a Senator, MNA, MPA, Union, Tehsil, Town Nazims; the notified Inspectors, through due process, will collect the samples from any point of the distribution chain for further testing.

(iv) In case of defective sample with the laboratory result thereof, whosoever involved in the chain *i.e.* importer, formulator, distributor, retailer will be liable to prosecution, particularly from whose possession stocks of adulterated or fake or substandard pesticides is found.

(4) A transparent system of sample taking, testing and monitoring results would be put in places through appropriate amendments in law referred under of above.

(5) The Ministry through its attached department has introduced of pre – shipment inspection of pesticides at the port of export prior to loading for Pakistan; which has been implemented since 15-10-2006. This will insure the availability of high quality and effective agro pesticides from the registered source.

(Annexure has been placed on the table of the House as well as Library).

Mr. Chairman: Any suplementary? Dr. Khalid sahib.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، شکریہ جناب چیئرمین- یہاں یہ پوچھا گیا تھا کہ جو کیڑے مار ادویات ہیں اس سلسلے میں جو غیر معیاری ادویات بیچتے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؛ جو تفصیل دی گئی ہے، بلوچستان والے خوش نصیب ہیں کہ 2005,2006,2007 میں وہاں کوئی غیر معیاری دوائی بیچنے کی رپورٹ نہیں ملی- سرحد والے بھی خوش نصیب ہیں کہ ان تین سالوں میں صرف پانچ نمونے غیر معیاری قرار دیے گئے لیکن وہ سارا نزلہ پنجاب اور سندھ پر گرا ہے- 2005 میں سندھ میں 71 نمونوں کو غیرمعیاری قرار دیا گیا، 2006 میں 54 نمونوں کو غیرمعیاری قرار دیا گیا اور 2007 میں 38 نمونوں کو غیر معیاری قرار دیا گیا- پنجاب میں 2005 میں 161، 2006 میں 151 اور 2007 میں 367 نمونوں کو غیرمعیاری قرار دیا گیا- یہ لکھا گیا ہے کہ ان کے خلاف FIR داخل کر دی گئی ہے- کیا ان 3 سالوں میں اتنا بڑا ظلم کرنے

والے لوگ، ان غیر معیاری دوائیوں کی وجہ سے صرف فصلوں کا نقصان نہیں ہو رہا بلکہ لوگوں جانیں ضائع ہو رہی ہیں، کیا کسی کو کوئی سزا بھی ہوئی؟ مہربانی کر کے یہ بتایا جائے۔

جناب چیئرمین، جی چوہدری نثار صاحب۔

چوہدری نثار علی خان، اس کے لیے مجھے fresh notice چاہیے ہو گا۔

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب والا! سب سے زیادہ sub-standard pesticides بلوچستان میں ہیں۔ آپ خود اس کی enquiry کریں کہ یہاں جو report nill کی آئی ہے یہ میرے خیال میں سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

چوہدری نثار علی خان، جناب! میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ Ministry of Food and Agriculture کا scope limited ہے۔ یہاں پر جو چند مثالیں آپ کے سامنے رکھی گئی ہیں it relates to the Federal Government. جب ہمارے Drugs Inspectors کو شکایت ملتی ہے یا از خود انہیں کہیں سے اطلاع ملتی ہے تو وہ samples لیتے ہیں، ان کی checking ہوتی ہے، اگر وہ substandards ہوں تو ان کے خلاف FIR درج ہوتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور cases نہیں آئے۔ Provincial Government کا اپنا ایک set up ہے۔ میرے پاس ابھی وہ figures نہیں ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم وہ figures منگوا سکتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جن دو صوبوں کا یہاں ذکر ہے وہاں اس قسم کی کارروائی نہیں ہوئی یا وہاں جو substandard pesticides ہیں وہ discover نہیں ہوئیں۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ ہم نے substandard drugs کے حوالے سے اب قانون کو بڑا کھلا کر دیا ہے۔ اگر کوئی شکایت آئے تو ہمارے Senators حضرات، MNAs حضرات، ہمارے MPAs ناظم، تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول تک جو کوئی بھی elected representative ہے وہ شکایت کر سکتا ہے اور ہمارے جو Drug Inspectors or Sample collectors ہیں وہ جہاں سے شکایت کی گئی ہو وہاں سے samples لے کر اس کی testing کرا سکتے ہیں، اس میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب والا! لوگ مر رہے ہیں' کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ اس کا سارے جہاں کو پتا ہے۔ FIR درج ہو گئی۔ وہاں پر پھر مک مکا ہو گیا۔ بندے چھوٹ گئے۔ لوگ مرتے رہیں' فصل تباہ ہوتی رہے' اس کی کسی کو پرواہ نہیں۔ بصد احترام عرض کرتا ہوں کہ یہ حساس مسئلہ ہے' کارروائی ہونی چاہیے۔ ہمیں بتلایا جائے کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، وہ آپ سے اتفاق کر رہے ہیں اور صوبائی حکومتیں ضرور کر رہی ہوں گی۔ آپکے concern کو یہ convey کر دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب! ہمارے وزیر صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں' صوبے کا مسئلہ ہے۔ یہ satisfactory جواب نہیں ہے۔ ہمیں مطمئن کیا جائے۔

چوہدری نثار علی خان، جناب! میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے اور صوبوں کا مسئلہ ہے۔ آئین اور قانون جس کے تحت یہ سینیٹ اور قومی اسمبلی ہے' یہ علیحدہ بات ہے کہ گزشتہ آٹھ نو سالوں میں حکمرانوں نے اس آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیر دی ہیں مگر ہم کم از کم اس آئین اور قانون سے committed ہیں اور اس کے تحت کچھ responsibilities and areas Federal Government کے ہیں اور کچھ Provincial Governments کے ہیں۔

Prosecution , registration of FIR , this does not come under the Federal Government. Ministry of Food and Agriculture

کے پاس فوج نہیں ہے۔ کوئی prosecuting authority نہیں ہے' وہ پولیس ہی ہے۔ جب بھی شکایت آئے یا از خود اطلاع آئے ہمارا کام samples لینا ہے۔ شکایت کے بعد samples لیے جاتے ہیں' ان کو scientific انداز سے test کیا جاتا ہے اور اگر وہ substandard drug یا pesticide ہو تو FIR درج کرائی جاتی ہے اور وہ بھی ہم Provincial Government کے پاس جاتے ہیں۔ اگر معزز سینیٹر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا کوئی Drug Inspector ہے اور وہ کوئی substandard drug discover بھی کرتا ہے تو ہمارے پاس از خود کوئی طریقہ ہے کہ ہم ان کو پھانسی لگا دیں' نہیں ہے۔ اس پر دقت کس چیز کی ہے۔ ایک لحاظ سے اس میں Minister کی دقت نہیں ہے' قانون کی دقت ہے۔ سینیٹ ایک law بنانے والا ادارہ ہے اور ہم سب اس کا

حصہ ہیں۔ آپ اس حوالے سے قوانین بنا دیجیے اور جس طرح بھی آپ قوانین بنا دیں گے اس کے مطابق سارے ادارے اس کو implement کریں گے۔

جناب چیئرمین، جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! میں صرف دو چیزوں کی طرف وزیر محترم کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ سندھ اور پنجاب میں جتنی بڑی تعداد میں substandard samples پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد کیا حکومت نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ جو importers ہیں جو اس پورے معاملے کا source بنتے ہیں ان کے بارے میں rules and regulations میں کوئی تبدیلی کریں۔ قانون بلاشبہ سینیٹ اور قومی اسمبلی بناتی ہے مگر initiative وہاں سے لیا جاتا ہے جہاں سے مسائل پیدا ہو رہے ہوں۔ یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جب ایسی grave situation ہے تو اس کے لیے کوئی اقدامات لیے جائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ implementation کا انحصار صوبائی حکومتوں کے اوپر ہے لیکن کیا حکومت اس بات پر غور کرنے کے لیے تیار ہے کہ کوئی نہ کوئی نظام ایسا بنے جس کے تحت FIR کاٹی جائے۔ اس بارے میں کیا actionلیا گیا اس کی کوئی نہ کوئی report لازماً آئے۔صوبے میں آئے، مرکز میں آئے۔ Coordination کی Ministry کے سپرد یہ کام کیا جائے ۔ میرے خیال میں نظام کو change کرنے کی ضرورت ہے ورنہ یہ مسئلہ بہت serious ہے۔

جناب چیئرمین، جی چوہدری صاحب۔

جناب چوہدری نثار علی خان، میں معزز رکن کی بات سے بلکہ اس سے پہلے جو سوالات آئے ان سے بالکل اتفاق کرتا ہوں، یہ گھمبیر مسئلہ اور یہ تباہ کن چیز ہے لیکن جیسے میں نے پہلے گزارش کی کہ ہماری agriculture کو کوئی تباہ نہیں کر رہا بلکہ ہمارے عوام کی صحت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ میں اپنے دوستوں کو اس بارے میں welcome کرتا ہوں۔ میں اگر کسی حوالے سے جواب دے رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں contest کر رہا ہوں۔ میں دوستوں کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ اب تک بہت اچھے اقدامات لیے گئے۔

مجھے تو جمعہ جمعہ آٹھ دن، ابھی تین ہفتے اس وزارت کو سنبھالے ہوئے ہیں مگر بجائے اس کے کہ سابقہ حکومت پر یہ سب کچھ چھوڑا جائے یا اس پر الزام لگایا جائے I welcome advice from all sides اب بھی جو سوالات آئے ہم نے وہ note کیے اور ان آراء کی روشنی میں انشاء اللہ اپنی پالیسیاں بنائیں گے۔ ہمارے معزز پروفیسر خورشید صاحب نے جو دو سوالات کیے ہیں، پہلے تو انہوں نے imported drugs کے بارے میں پوچھا۔ اب جواب پڑھیں تو اس میں

"The steps have already been taken by the Ministry. The steps taken by the Ministry to monitor the standard and proper use of pesticides are as under:

Importers, manufacturers and formulators undertake to supervise themselves packing, repacking, refilling or labelling of pesticides."

ہم نے pesticide regulation کو revise کیا ہے

and now the department has put up amendements in the existing pesticide legislation to ensure high quality of pesticides sold to the growers. The Federal Cabinet has also announced Pesticide Policy with particular emphasis on quality and prices."

مگر یہ سارا قانون ہے۔ اصل مسئلہ قانون میں نہیں ہے، اصل مسئلہ implementation میں ہے۔ اصل مسئلہ coordination میں ہے۔ میں جو اب تک سوالات ہیں ان کی روشنی میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، ہم اس coordination کو، implementation کو firm up کریں گے۔ میں بالکل اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے عوام کی صحت کا مسئلہ ہے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ صوبوں سے مل کر کوئی ایسا طریقہ کار طے کریں کہ جلدی سے جلدی ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

جناب چیئرمین: جی سردار جمال خان۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب چیئرمین! پروفیسر خورشید صاحب نے

کافی حد تک میری بات کر دی ہے۔ I am just going to make a light observation
جناب! آگے cotton کا season آ رہا ہے، ساری سنڈیوں کا season آ رہا ہے۔ جناب! سنڈیاں کیا مریں گی، آج کل لوگ خود کشی اسی pesticide سے کرتے ہیں۔ میری صرف یہ observation ہے کہ وزیر صاحب کی یہ مہربانی ہے کہ انہوں نے اس پر کوئی خاطر خواہ progress نہیں کی۔ آئندہ بھی یہ نہ کریں کیوں کہ اس سے بہت سے لوگوں کی جانیں بچ جائیں گی کیوں کہ لوگ اسی سے خود کشیاں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، اس پر تین supplementary questions ہو چکے ہیں۔ We have already agreed on the rule اگر ایسا نہ کیا جائے تو باقی سوالات رہ جاتے ہیں۔ سوال نمبر ۹۶. who will handle this. جی چوہدری محمد انور بھنڈر۔

96. **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 29-03-2008 at 8.35 a.m.)

Will the Minister Industries and Production be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Pakistan Steels during the financial year 2006-2007;

(b) the grants or the aids given to the said Organization by the Federal Government during the said period;

(c) the number of persons working in the said Organization as on 30-06-2007 with grade wise break up; and

(d) The expenditure of the Organization on the establishment/ employees during the said period?

Syed Naveed Qamar: (a) During the financial year 2006-07 the income of Pakistan Steel Mills was Rs. 32,421 million while its expenditure stood at Rs. 29,262 million.

(b) No grant or aid was provided to Pakistan Steel by the Government during the year 2006-07.

(c) Currently Steel Mill's total number of employees are 16,483. Their grade-wise break up is appended as Annex-A.

(d) During 2006-07 expenditure of Pakistan Steel on establishment / employees was Rs. 5623 million.

ANNEX-A

A. **LIST OF REGULAR EMPLOYEES**

S.No	Designation	No. of Posts	Grade/Pay Scale
1	Chairman	01	PSMC-I
2	Directors/PEOs	03	PSMC-II
3	General Managers	17	PSMC-III
4	Deputy General Managers	55	PSE-V
5	Managers	277	PSE-IV
6	Deputy Managers	771	PSE-III
7	Assistant Managers	853	PSE-II
8	Junior Officers	5304	PSE-I, PSE-I(A), PSE-I(B)
9	Staff	5441	PG-I to PG-VII
	Total :-	12,722	

B. **LIST OF CONTRACT/DAILY WAGES EMPLOYEES**

Daily Wages, Retainers & Contract	3761	--

A + B = 16,483

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! آپ time نہیں دے رہے' یہ غلط بات ہے۔ آپ ہمیں بولنے دیں۔

جناب چیئرمین، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ مجھے تو بیٹھ کر سننا ہے لیکن پھر جن کے سوالات رہ جاتے ہیں وہ اعتراض کرتے ہیں۔ آپ دوبارہ rules بنا لیں۔ Now Bhinder Sahib has the floor. وہ ہمارے senior colleague ہیں ان کو سن لیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اس سوال میں' میں نے یہ دریافت کیا۔۔

(Interruption)

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

جناب چیئرمین، احمد علی صاحب بات ختم ہوگئی تشریف رکھئیے۔ اور یہ expunge بھی کردیا ہے وہ خود اعتراف بھی کر رہے ہیں۔ Thank you Bangalzai Shaib. جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں نے اس سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ Pakistan Steel Mills کے سالانہ اخراجات کیا ہیں ' آمدن کیا ہے اور ملازمین کی تعداد کیا ہے۔جناب والا! جس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اس ملازمین کی کل تعداد 16483 ہے۔ جناب والا! اگر شیڈول دیکھیں جو کہ ساتھ منسلک ہے اس میں سات ہزار افسران ہیں جو کہ جونیئر آفیسر تک آتے ہیں اور باقی سٹاف نو ہزار ہے۔ کیا ایک ادارے میں سات ہزار افسران کا ہونا بہت زیادہ نہیں ہے؟

جناب چیئرمین، شیری رحمان صاحبہ۔

محترمہ شیری رحمان (وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات)، شکریہ چیئرمین صاحب! اس کا یہ جواب ہے کہ اس تمام ملازمین کی تعداد 16483 اب زیادہ یا کم کا تعین تو management of Pakistan Steel ہی کرتی ہے لیکن میں اس وقت یہ بتاتی چلوں

over staffing is normally determined by the financial health of an organisation and Pakistan Steel has for the first time in the history since its inception shown a profit of over 3.1 billon and paid one billion as a

dividend to the government of Pakistan after a very critical history and the irregullar privatization that began

اس کی یہ بھی دلیل ہے کہ privatization اتنا irregular تھا کہ جس وقت اس کو privatize کیا جا رہا تھا اس وقت اس کا nominal profit پھر بھی تھا لیکن اس کے بعد جو management نے اس میں changes کیں۔ پاکستان سٹیل نے ابھی 2.8 billion کے اپنے وسائل سے up-gradation کا contract sign کیا ہے اور production میں بھی 1.1 million سے لے کر 3.1 million tons تک expansion ہو رہی ہے یہ جو employees کے numbers ہیں وہ ویسے بھی پچھلے سال جب privatization ہو رہی تھی آٹھ ہزار ملازمین نے گولڈن شیک ہینڈ کے تحت ریٹائرمنٹ لی ہے۔ اس میں سٹیل ملز نے چار بلین روپے payment کی تھی اور کوئی بھی claim اس وقت تک حکومت پاکستان پر نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، رضا محمد رضا صاحب ! ایک منٹ۔ بھنڈر صاحب کا ابھی کوئی سوال رہتا ہے۔ جی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! میں نے یہ دریافت کیا تھا اور اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ وہ کارپوریشن جو statutary corporations ہیں اور ان پر وفاقی حکومت کا check ہوتا ہے، وفاقی حکومت ان کو directions دیتی ہے، وفاقی حکومت ان کے معاملات میں دخل دے سکتی ہے۔ اب اس میں یہ over staffing کی بات ہے۔ جناب! دوسرا expenditure دیکھ لیں کہ جو expenditure, establishment پر آیا ہے وہ total expenditure کا 25% ہے اگر اس پر جناب! proper check ہو تو میرا مقصد یہ ہے اور سینیٹ کی طرف سے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ زیادہ منافع بخش ہوسکتی ہے، یہ آرگنائزیشن زیادہ بہتر ہوسکتی ہے۔ کیا وزیر صاحبہ اس کے متعلق فرمائیں گی کہ یہ جو establishment کی تعداد اور 25% expenditure کے کم کرنے کی ہدایات جاری نہیں کریں گی۔

جناب چیئرمین، جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ کم کیے ہیں، گولڈن شیک ہینڈ سے ملازم کم کیے ہیں۔ایک سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے۔

محترمہ شیری رحمان، جناب چیئرمین! گولڈن شیک ہینڈ سے آٹھ ہزار ملازمین کی ملازمتیں ختم ہوئی ہیں اور جو محترم بھنڈر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو profitable بنانے کے لیے اور ملازمین کو وہاں سے retired کیا جائے تو اس کے political implications بھی بہت ہیں۔ آج کل ملک میں بے روزگاری بہت ہے اور اس inflationary ماحول میں، میں سمجھتی ہوں کہ زبردستی ریٹائر کرنا بھی I think feasible نہیں ہوگا لیکن محترم رکن کی جو گزارشات ہیں وہ وزارت تک ضرور پہنچا دی جائیں گی مگر یہ بھی میں بتاتی چلوں کہ یہ آرگنائزیشن چیئرمین کے تحت ہی چلتی ہے اور ان کی advertisement لگائی جاتی ہیں یہ Federal Public Serivce کی زد میں نہیں آتا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس وقت Pakistan profitability Steel کی تین ارب روپے سے زیادہ ہے جو اس کی زندگی میں کبھی نہیں ہوئی اور Modernization کے plans بھی underway ہیں but the honourable members views should be taken into consideration

Mr. Chairman: It should be conveyed to the corporation also, to the Steel Mills management as well. Mr. Raza Muhammad Raza.

بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ وہ بالکل پبلک سروس کمیشن کے زد میں نہیں آتا۔ اس لیے ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے کہ ہم سوال کریں، ہم ان کی کارکردگی کا پوچھیں۔ اسی لیے یہ سوال دیا گیا تھا' اسی لیے جواب آ رہا ہے اور that is within the competence of the Senate.

جناب چیئرمین، نہیں وہ کہہ رہی ہیں کہ management کو convey کردیں گی۔

جی رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! مجھے خوشی اس بات سے ہوئی کہ اس سوال نے کم از کم یہ ثابت کیا کہ وہ جو سٹیل ملز کا نیلام اور privatization کا عمل کیا گیا تھا جس پر جناب جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب نے بھی ایکشن لیا تھا۔ جناب چیئرمین! انتیس ارب روپے

میں اس کو نیلام کیا تھا۔بتیس ارب روپے سٹیل ملز نے کمائے ہیں۔ جسٹس افتخار چوہدری نے یہی کہا تھا کہ اگر آپ اس کو سکریپ کرتے تو تب بھی اس کا زیادہ پیسہ ہوتا۔میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ بتیس ارب روپے اس نے کمائے ہیں اور انتیس ارب روپے اخراجات ہیں اور اس میں پانچ ارب روپے اس کی establishment پر خرچ ہوا ہے۔ جیسا کہ بھنڈر صاحب نے کہا کہ یہ جو غیر ضروری اخراجات ہوئے ہیں ان کو کم بھی کیا جا سکتا ہے ' اس کے لیے آپ کیا اقدامات اٹھائیں گی۔ دوسرا یہ کہ یہ جو سولہ ہزار ملازمین ہیں کیا اس میں تمام fedrating units کی نمائندگی ہے یا کس حد تک ہے اس سلسلے میں آپ کیا فرمائیں گی۔

جناب چیئرمین، انہوں نے کہا ہے کہ management کو convey کردیں گی اور وزارت اس کا جائزہ لے گی۔یہ بالکل انہوں نے کہا ہے۔

محترمہ شیری رحمان، میں بھنڈر صاحب کی observation کا جواب دینا چاہتی ہوں یہ بالکل ارادہ نہیں تھا کہ کوئی سوال کا جواب avoid کیا جائے کہ ہماری ذمہ داری نہیں بنتی ہے کیوں کہ Federal Public Service Commission کی زد میں نہیں آتا ہے اس کا مطلب صرف یہی تھا کہ information دینا بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں کوئی regional breakdown دیا نہیں گیا ہے although میں نے پوچھا تھا سارے صوبوں کی نمائندگی کے بارے میں مگر یہ میں point out کرتی چلوں بلکہ اس پر بھی ہمیں تھوڑا ایکشن لینا چاہیے بھنڈر صاحب کی observation بالکل صحیح ہے وہ convey کیا جائے گا کہ 3761 employees جو ہیں یہ daily wages پر ہیں retainers and contract پر ہیں ان کی چیئرمین پر کوئی ذمہ داری نہیں لگتی کہ وہ ان posts کو advertise کریں یہ بالکل ان کی صوابدید میں ہیں to higher and fire تو میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ یہ وہاں کی labour کے ساتھ زیادتی ہے اور اس پالیسی کو بھی ہمیں review کرنا چاہیے جہاں establishment کی cost کی بات کر رہے ہیں these are recurring operational costs sir اتنا بڑا ادارہ ہے یہ پاکستان کا almost it is a largest industrial units set up in the public sector in Pakistan. So, for it to have 16 thousand employees is actually not very much but I

do take on war the honourable member's observations and these will be duely conveyed and I think the House has right to be satisfied about the observations if they want to put supplementary or a next question on it they are most wellcome to do so.

Mr. Chairman: Mr. Babar Awan.

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Thank you. Mr. Chairman! I draw the attention of the Chair to part (B) of the question. Part (B) says, list of the contractual daily wages employees 3761 are on the daily wages or the contract employees, when I am saying this I am very happy to say this

کہ آج وزیراعظم کے سو روزہ پروگرام میں سے جو ترقی اور تبدیلی کا پروگرام ہے چالیس دن گزر گئے۔ کوئی اور دن ہوتا' چالیس دن گزرتے تو لفظ چالیسواں آتا۔ یہ چالیس دن گزر گئے۔

(تالیاں بجائی گئیں)

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Has any thing gone wrong? It is ok. All right.

جناب چیئرمین! چالیس دنوں میں ایک وعدہ جو ہم نے کیا ہوا ہے' میں اس کا حصہ ہوں' وہ یہ ہے کہ جو contract employees اور daily wages پر ہیں' ان کو ہم regular کریں گے اور جن کو غیر قانونی طریقے سے نکالا گیا ان کو ہم بحال کریں گے۔ دو honourable ministers ایسے ہیں جن کو دیکھ کر بڑی خوشی ہو رہی ہے' ایک تو جو جواب دے رہی ہیں اور دوسرے PIA سے متعلقہ ہیں۔ پی آئی اے میں بھی ساڑھے چار ہزار لوگ contract پر ہیں جن کو بارہ سال سے لے کر چھ سال ہو گئے۔ Is the honourable minister capable of giving any sort of assurance کہ ہمارے منشور کے مطابق contract employees کو regular کیا جائے گا in the near future.

Mr. Chairman: Minister sahiba.

Ms. Sherry Rehman (Federal Minister for Information & Broadcasting): Sir I would be very happy to give an assurance that all contract employees will be regularized that is the Prime Minister's promise to the nation and Senator Awan has quite rightly pointed out that we need to rehabilitate those who have been fired but actually they were not fired, this was a voluntary retirement scheme and a huge amount was paid out and what you rightly observed as a golden handshake.

We do have to balance the views coming from both sides of the House. On one side, it is being said that there are too many employees. On the other side, it is being said that we need to act to the width of the burden of employment on this unit which is now finally for the first time making a profit and generating an income by itself which it was also but it was not a large income. So, I think these are things that can be settled within the Ministry as to what amount of employees the organization needs and about contractual, I myself observed that this is against the policies of the PPP to be hiring and firing arbitrarily.

However, it is not in my purview to answer and assure that it will be done forthwith. I would like to say that it will be done forthwith if the Prime Minister has so ordered, then it certainly will.

Mr. Chairman: Last supplementary on this question. Dr. Khalid Mahmood Soomro.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مجھے صرف یہ گزارش کرنی ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں

کہ صوبہ سندھ میں اکثر جگہوں پر جتنے بھی بڑے بڑے ادارے ہیں ان میں مقامی لوگوں کو اولیت و اہمیت نہیں دی جاتی- باہر کے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے- سندھ کے تمام آئل فیلڈز میں اور گیس فیلڈز میں بھی یہی حشر ہے- یہاں پر جو ہمیں بتلایا گیا ہے کہ اسٹیل ملز میں 16,483 ملازم کام کررہے ہیں، جو بڑی بڑی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، ایک چیئرمین صاحب ہیں، تین ڈائریکٹرز ہیں، 17 جنرل منیجر ہیں، 55 ڈپٹی جنرل منیجر ہیں، 277 منیجر ہیں، 771 ڈپٹی منیجر ہیں، 853 اسسٹنٹ منیجر ہیں، 5,304 جونیئر افسر ہیں، 5,441 اسٹاف کے ممبر ہیں- باقی daily wages والے الگ ہیں بڑی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں میں جو میں نے دیکھا ہے، میں وہاں گیا ہوں، مقامی لوگ وہاں بہت کم ہیں- کیا یہ بتایا جاسکتا ہے کہ مقامی لوگوں کو اس میں کتنا حصہ دیا گیا ہے جب کہ ان کا زیادہ حق بنتا ہے- صوبہ سندھ کے تمام اداروں میں یہی حشر ہے- Steel Mills میں کم از کم ہمیں یہ بتایا جائے کہ مقامی لوگوں کو کتنا حصہ دیا گیا ہے-

جناب چیئرمین، جواب سن لیں- Do you have that information?

Ms. Sherry Rehman: Sir, I am afraid the Ministry has not provided that information.

Mr. Chairman: Can you send it to me, then I will pass it on to the honourable Member.

Ms. Sherry Rehman: I will Sir, but I would like to point out that I agree with the honourable Member's observations that there should be a balance certainly and the locals must get a preponderance of senior management positions. کیونکہ میں بھی کراچی سے تعلق رکھتی ہوں، جہاں تک میری اطلاع ہے، سرسری basis پر میں یہ کہوں گی کہ جو contract اور junior officers اور staff ہیں وہ زیادہ تر مقامی ہیں- جتنے senior level کے employees ہیں وہ مقامی نہیں ہیں اور اس imbalance کو ضرور صحیح کرنا چاہیے-

Mr. Chairman: We will go on to Question No. 97. Dr.

Muhammad Ismail Buledi.

97. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 02-04-2008 at 10.45 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Medical Wards of Sub-Health Centre, G-7-3/4, Federal Government Services Hospital, have been closed, down, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to reopen those -wards, if so, when?

Ms. Sherry Rehman: (a) (i) Yes, only indoor admitted services at the Sub-Health Centre, G-7/3-4, Federal Government Services Hospital, have been closed since May 2007, whereas outpatient and diagnostic services continue to be offered there.

(ii) The provision of admitted care in the said centre proved to be technically and financially unfeasible and was thus closed down, as briefly described below:—

- The said ward was being used for Neurology patients, which is a tertiary care speciality. It cannot work in isolation away from specialized hospital services like intensive care, cardiac care, surgery and other similar services.

- The said centre had no support arrangements for laundry, sterilization, food, general stores, etc.

- The utilization of 25 bedded indoor wards from during January 2005 to April, 2007 remained exceptionally low.

- As such the medical ward beds within FGSH are being used to deal with all such neurological cases requiring admitted care.

(b) No, there is no proposal under consideration of the Government to reopen those wards.

Mr. Chairman: Any supplementary question.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میں نے منسٹر صاحبہ سے یہ سوال کیا تھا کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ سیکٹر G-7/3-4 میں فیڈرل گورنمنٹ سروسز ہسپتال کے میڈیکل وارڈ کو بند کیا گیا ہے اور اس کو دوبارہ کھولنے کا کوئی پروگرام ہے یا نہیں۔ منسٹر صاحبہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ مالی اور technical اعتبار سے یہ قابل عمل نہیں تھا۔

جناب، گزشتہ وزیرصحت جناب نصیر خان نے اس کا افتتاح کیا تھا اور اس وارڈ کو کھولا تھا۔ جناب! آپ کو معلوم ہے کہ پولی کلینک اور PIMS میں مریضوں کا اتنا رش ہے کہ، وارڈ میں تو بیڈز نہیں ہیں، فٹ پاتھ پر بھی مریضوں کے سونے کے لیے جگہ نہیں ہے۔ اگر 25 بستروں کا وارڈ انہوں نے بند کیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور منسٹر صاحبہ یہ بھی بتائیں کہ اس وقت کے منسٹر نے جب اس کو کھولا تھا تو اس کی کیا وجوہات تھیں۔ اب اس کو بند کیا گیا ہے، مالی اعتبار کے کیا معنی ہیں۔ یہ دو words مجھے سمجھ نہیں آتے۔ اس نئی حکومت کو تو اسلام آباد میں تین چار مزید ہسپتال کھولنے چاہییں۔ اس کا credit تو شیری رحمٰن کو جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحبہ اس کا یہ جواب دیں گی کہ اس وارڈ کو جلد از جلد کھولا جائے گا۔

محترمہ شیری رحمٰن، یہ ایک اچھا سوال ہے۔ یہ ایک bedded facility تھی مگر یہ Neurological patients کے لیے تھی اور یہ بنیادی طور پر tertiary level facility ہوتی ہے اور Federal Public Hospitals میں offered ہے۔ اس کا افتتاح کرنے کی وجہ میں نے معلوم کی، پتا چلا کہ اس وقت پولی کلینک اور فیڈرل گورنمنٹ سروسز ہاسپٹل میں construction کا کام ہورہا تھا تو وہ 25 beds وہاں utilize نہیں ہو سکتے تھے، یہ ایک temporary service تھی۔ اس میں مجھے تو وجہ سمجھ نہیں آتی کہ کیوں بغیر support services کے، مثلاً Cardiac Service, Intensive Care Surgery اور دوسری services کے بغیر یہ isolation میں چلایا گیا، Neurological ward ایک بہت اہم ward ہوتا ہے، یہ وہاں چل نہیں پا رہا تھا تو واپس اس کو 25 beds کی Federal Government Services Hospital facility میں دے دی گئی ہے اور وہ پورے 25 beds وہاں transfer ہوئے ہیں۔ Neurological patients کی وہاں

پوری طرح سے care ہو رہی ہے' ان کو Lab, Intensive Care, Cardiac اور جتنی بھی دوسری specialized sterilization supports ہیں ادھر نہ laundry تھی' نہ general store ہوسکتا تھا نہ

incinerator, nothing. So it really was not functioning as a proper surgical and medical unit and it was unable to function according to standards that good hospital or any high standard hospital should function. So, it was shifted back...

میں یہ ضرور assurance دوں گی honourable Member کو کہ یہ میں نے check کیا ہے کہ 25 beds وہاں transfer ہوئے ہیں and they are being utilized for the Neurological patients. مگر یہ جو عجلت میں شروع کیا گیا اس کی وجہ تو مجھے سمجھ نہیں آتی۔ بتایا گیا ہے کہ construction ہورہی تھی اس طرف تو وہاں shift کردیا گیا indoor wards on the directive of یہ جو inaugurations کرنے ہوتے ہیں اور تصویریں کھنچوانی ہوتی ہیں' شاید اس لیے کیا گیا ہے۔ میں محاذ آرائی نہیں کرنا چاہتی لیکن

it was totally non-feasible to run such a serious ward without any critical support services and now those patients are benefitting from those services.

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا' میں نے یہ بات بڑی تفصیل کے ساتھ کی تھی' اس وقت اتفاق سے وزیر صاحبہ ہاؤس میں نہیں تھیں۔ اس ہسپتال کی حالت یہ ہے کہ اس میں تو C.T. Scan تک نہیں' M.R.I. نہیں۔ PIMS میں نہیں تھی' وہ ہم نے Government Assurance Committee کی طرف سے کوشش کرکے وہاں بنوائی' اللہ تعالی کے فضل سے بن گئی لیکن یہاں حالت یہ ہے کہ نہ مریضوں کی تعداد کے لیے گنجائش پوری ہے' نہ وہاں آنے جانے کے لیے کوئی گنجائش موجود ہے' نہ اس کا کوئی extension کا پروگرام ہے۔

حالانکہ اس کے اردگرد extension ہوسکتی ہے۔ بہت بڑا اور نزدیک ہسپتال ہے اور جہاں M.R. I. اور C.T. Scan تک نہ ہو' اس میں لوگوں کو کیا سہولت مل سکتی ہے۔ کیا فاضل وزیر صاحبہ یہ یقین دہانی کروائیں گی کہ اس میں M.R.I. اور C.T. Scan کے لیے بھی گنجائش ہوگی اور اس کی extension بھی کی جائے گی۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: بلڈ ٹیسٹ کرنے کی مشین بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں باہر سے 600 روپے میں بلڈ ٹیسٹ کروا کر لاؤ۔ بہت سے لوگوں نے شکایت کی ہے' یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔ چھوٹا سا مسئلہ ہے----

محترمہ شیری رحمٰن: جی چھوٹا مسئلہ نہیں ہے۔ ہر مریض کا Public Service Hospital میں مسئلہ بڑا ہوتا ہے۔ آپ دونوں فاضل ممبران نے بجا فرمایا کہ یہاں C.T. Scan اور M.R.I. اور کافی دیگر facilities چاہیے ہوتی ہیں' نہیں ہیں۔ آپ کو پتا ہوگا چیئرمین صاحب! کہ ہمارے Public Sector کی حالت under resourced اور وسائل کی کمی کی وجہ سے کیا ہے۔ میں بھی ان کے خیالات سے share کرتی ہوں کہ نہ صرف extension ہونی چاہیے بلکہ کچھ development projects شروع ہونے چاہییں۔ PIMS میں تو میں نے دیکھا ہے کہ charges بھی لیے جاتے ہیں جو دوسرے Public Sector Hospitals یعنی JPMC میں اور دوسرے Federal Services Hospital میں نہیں لیے جاتے ہیں۔ نہ صرف extension ہونی چاہیے بلکہ کچھ development projects شروع ہونے چاہییں۔ میں نے دیکھا ہے کہ PIMS میں facilities کے جو اس کو بھی review کیا جارہا ہے۔ جتنے بھی ہمارے urban hospitals ہیں یہ federal hospitals ہیں اور کوئی service ہماری public کو provide نہیں کر پاتے' beyond these hospitals چھوٹی dispensaries ہونی چاہییں۔ میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ اس کی upgradation کے لئے Federal Government Services Hospital کے لئے 17 Million کا project اس وقت ہم نے allocate کیا ہے۔ Maternal care services, MCH, Aabpara, Islamabad میں for establishment of critical care units کا بھی الگ سے one billion کا project ہے۔ Female Doctors Hospital کا بھی one

billion کا project ہے۔ Upgradation of Nursing School تو یہ کوئی لگ بھگ 21
billion کے projects outline کئے ہیں۔ ہماری Finance Ministry سے استدعا ہو گی کہ اگلے
بجٹ میں ہمیں یہ کم سے کم allocation دے دی جائے۔ یہ بہت تشویش ناک بات ہے کہ
ہمارے جتنے بھی Federal Hospitals ہیں، ان میں سارے tests وغیرہ free نہیں کئے جا رہے
ہیں، PIMS میں، میں نے notice لیا ہے کہ ایک test بھی کریں تو چھ سات سو روپے کا بوجھ
مریض برداشت کرتا ہے۔ I have already directed them that within two weeks
we should be providing free services within our own budget by
rationalizing our own budget, اور میرے خیال میں وہ summary اس ہفتے Prime
Minister's Secretariat چلی جائے گی to make PIMS completely free for
providing medical care.

Mr. Chairman: Last supplementary. Dr. Abdul Malik.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اس وقت بلوچستان
میں دس روپے فی آدمی کے حساب سے expenditure on health خرچ ہو رہا ہے۔ اس وقت
health پر less than one percent of GDP کا اور education پر less than two
percent خرچ ہو رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان دونوں sectors کو آپ آنے والے بجٹ
میں جب تک نہیں بڑھائیں گے، اب دس روپے میں تو paracetamol کا ایک پتا بھی نہیں آتا
ہے۔

محترمہ شیری رحمان، فاضل ممبر نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ اس sector میں one
percent of GDP سے کم خرچ ہوتا ہے اور education پر بھی two percent سے کم خرچ
ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں health and education services میں GDP کا 4 یا 4.5
فیصد خرچ ہوتا ہے۔ PDA حکومت کی commitment ہے کہ کم از کم اگلے بجٹ تک PSDP
میں اس کے لئے atleast 4% of GDP کا خرچ کیا جائے لیکن یہ جو آپ per capita
figures state کر رہے ہیں، اس خرچ کے علاوہ governance کے بھی مسائل ہیں، ہم

resources ضرور allocate کر دیں گے۔ یہ ایک بہت critical پہلا قدم ہے، لیکن اس کے بعد
جو governance ہے اور میں Federal Ministries کے لئے کوئی اس وقت excuse
نہیں کر رہی، لیکن ہماری education & health sector programmes کا پورا دارومدار صوبوں
پر اور پھر Local Governments کی بنیاد پر مبنی ہے، اور جیسے ہونا چاہیئے وہ ایک
cascading effect pyramid کی طرح نیچے جاتا ہے۔ وہاں ہمارے پاس نہ urban services
کے لئے کوئی provision ہے سوائے چھ سات بڑے Federal Hospitals کے اور rural
areas میں ہم بالکل depend کرتے ہیں Basic Health Units اور تعلقہ Health Units پر
جہاں پر اس وقت صرف ہمارا Lady Health Workers Programme کام کر رہا ہے۔ اس
وقت ملک میں ایک لاکھ Lady Health Workers social services door to door
deliver کر رہی ہیں۔ This is a flagship programme that was started by
Mohtarma Benazir Bhutto ساری دنیا میں اس کو as a successful model
programme سراہا گیا ہے۔ اس کو ہم نے expand کرنے کا already منصوبہ بنا دیا ہے،
کابینہ کے اگلے اجلاس میں اس پر briefing بھی ہو گی۔

Mr. Chairman: We will go to Question No. 98.

98. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 02-04-2008 at 10.45 a.m.)

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the names of companies, contractors and suppliers whose payments are outstanding against Pakistan Steel Mills after the completion of related work indicating also the amount outstanding in each case;

(b) the dates on which the said companies, contractors and suppliers completed the work and submitted the bills to the concerned authorities; and

(c) the reasons for not making the payments of said bills and the time by which the same will be made?

Syed Naveed Qamar: (a) At present, no amount of any company, contractor or supplier is outstanding against Pakistan Steel as payment to all concerned has been made as per Annex-A.

(b) The dates on which the said companies, contractors and suppliers completed the work and submitted the bills to the concerned authorities are attached at Annex-B.

(c) As per procedure, payments are released to the suppliers after receipt of satisfactory performance report of the material/equipment by the user department which is generally received within two months. Hence on receipt of satisfactory performance report the payment has been made to the companies, contractors and suppliers listed at Annex-B

ANNEX-A

LIST OF COMPANIES / FIRMS ALONGWITH OUTSTANDING AMOUNT AGAINST PAKISTAN STEEL

S.No.	Name of Supplier / Company	Amount	Payments Stood Outstanding	Payment Made
1	M/s. N. Ebrahim JI & Sons	57,150.00	05-11-07	09-1-2008
2	M/s. K. Hussain & Sons	80,352.00	08-11-07	08-1-2008
3	M/s. Prime Trading	25,000.00	08-11-07	08-1-2008
4	M/s. Hakimi Traders	47,800.00	13-11-2007	09-1-2008
5	M/s. Jupiter Trading Corporation	22,470.00	14-11-2007	08-1-2008
6	M/s. Sabba Enterprise	63,624.00	16-11-2007	09-1-2008
7	M/s. Sabba Enterprise	63,843.00	16-11-2007	09-1-2008
8	M/s. N.Z. Corporation	64,000.00	19-11-2007	15-2-2008
9	M/s. Bilal Trading	42,744.00	19-11-2007	15-2-2008
10	M/s. Prime Services	84,600.00	20-11-2007	11-3-2008
11	M/s. Global Maintenance Service	79,199.00	23-11-2007	12-3-2008
	Total:-	6,30,782.00		

ANNEX-B

DATES OF COMPLETION AND SUBMISSION OF BILLS BY THE SUPPLIERS/CONTRACTORS.

S.No.	NAME OF FIRM	WORK COMPLETION DATE	BILL SUBMISSION DATE
1.	M/s. N. Ebrahim JI & Sons	31-10-2007	05-11-07
2.	M/s. K. Hussain & Sons	31-10-2007	08-11-07
3.	M/s. Prime Trading	21-11-2007	08-11-07
4.	M/s. Hakimi Traders	13-11-2007	13-11-2007
5.	M/s. Jupiter Trading Corporation	15-11-2007	14-11-2007
6.	M/s. Sabba Enterprise	24-10-2007	16-11-2007
7.	M/s. Sabba Enterprise	31-10-2007	16-11-2007
8.	M/s. N.Z. Corporation	7-11-2007	19-11-2007
9.	M/s. Bilal Trading	29-11-2007	19-11-2007
10.	M/s. Prime Services	31-10-2007	20-11-2007
11.	M/s. Global Maintenance Service	31-10-2007	23-11-2007

Mr. Chairman: Any supplementary? Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! پاکستان اسٹیل ملز کے حوالے سے میں نے سوال پوچھا تھا کہ بہت سارے ٹھیکیدار جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے، ابھی تک ان کے بقایا جات ان کو ادا نہیں کئے گئے ہیں۔ اس کے جواب میں وزیر صاحب نے ٹھیکیداروں کی جو تفصیل دی ہے اس کے علاوہ بھی میرے پاس ایک list ہے۔ ان کو غلط تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کو وہ check کریں کہ ان کو اب تک ادائیگی کیوں نہیں کی گئی کیونکہ ان کا کام بھی مکمل ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ ٹھیکیداروں کے جو بقایا جات ہیں وہ Pakistan Steel Mills کب تک ادا کر دے گی۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحبہ۔

محترمہ شیری رحمان، جناب چیئرمین! میری اطلاع ہے کہ وہاں پر ایک procurement authority ہے جو transparency کے ساتھ handle کرتی ہے لیکن اگر ایسا ہے کہ کسی کے dues pay نہیں کئے گئے ہیں تو اس پر فوری طور پر action لینا چاہیئے، اگر آپ مجھے وہ list فراہم کر دیں تو میں آپ کو on the floor of the House assurance دیتی ہوں کہ فوری طور پر Ministry of Industries سے action بھی لیا جائے گا۔ میں یہ بھی بتاتی چلوں payment and billing کے درمیان تین ہفتوں کا gap ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے criteria کے مطابق product or vendors کی delivery کو test کرتے ہیں کہ آیا وہ صحیح ہے اور criteria کو match کرتی ہے۔ یہ complex industrial production facility ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہاں پر جو بھی INO, mineral یا کل پرزہ supply ہوتا ہے اس کی testing تک payment روک دی جاتی ہے لیکن اگر اس عرصہ کے بعد payment روکی گئی ہے تو اس کے لئے ہمیں فوری طور پر payment assure کروانی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ suppliers نے بھی billing or invoicing میں کوئی گڑبڑ نہیں کی ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Haroon Khan.

سینیٹر ہارون خان، سوال Pakistan Steel Mills کے متعلق ہے۔ ایک تو میں یہ clarify کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر income and expenditures کو تھوڑا confuse کیا جا رہا ہے۔ یہ 32 billion اس کا منافع نہیں ہے، اس کے revenues ہیں اور 29 billion expenditures ہیں۔ منافع اس کا 03 billion تھا۔ Honourable Minister نے دو تین مرتبہ کہا کہ this is a first year that Pakistan Steel Mills had made money so, میں ذرا confused ہوں، I think ہم in the past بھی سنتے رہے ہیں کہ this is the first year پانچ چھ سال سے میں یہ سن رہا ہوں۔ Is she sure کہ 2006-07 was the first year that Pakistan Steel Mills made money اس سے پہلے ہمیشہ loss میں رہی ہے۔

محترمہ شیری رحمان، جناب چیئرمین! میں نے نہیں کہا تھا that they did not, they were always running at a loss میں نے کہا تھا they were running at a very minimal profit, even when they were about to be اونے پونے اس کی privatisation کی جا رہی تھی۔ میں نے 32 billion نہیں کہا تھا، میں نے کہا تھا کہ it made a profit of 03 billion.

جناب چیئرمین، جناب رضا صاحب نے revenues کا کہا تھا۔ انہوں نے بھی وضاحت کر دی تھی۔

محترمہ شیری رحمان، جی profit کا اور وہ میں نے کہا کہ one billion dividend پہلی دفعہ حکومت پاکستان کو دیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین، جناب ڈاکٹر عبدالمالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، میں جناب بلیدی صاحب سے یہ request کرتا ہوں کہ اس ایوان کا ان ٹھیکیداروں کے bills سے کیا تعلق بنتا ہے کہ اب ہم یہاں پر یہ پوچھ رہے ہیں کہ فلاں ٹھیکیدار کے bill مل گئے ہیں کہ نہیں ملے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ we should go for certain positive things whether to give the attention to the payment of the contractors.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، انہوں نے جو بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیکیدار بھی انسان ہیں، عوام کے طبقے سے ان کا تعلق ہے۔ اگر وہ عوامی نمائندوں سے رجوع نہ کریں تو پھر کس سے کریں۔

جناب چیئرمین، محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب یہ Annex-B میں No. 3 پر M/S Prime Trading ہے اس میں work completion کی تاریخ 21-11-2007 ہے اور bill submission کی تاریخ 08-11-2007 ہے۔ اسی طرح No. 9 پر work completion کی تاریخ 29-11-2007 ہے اور 19-11-2007 payment کو ادا کر دی گئی۔ ابھی وزیر صاحبہ نے یہ کہا کہ after completion تین ہفتوں کا period ہوتا ہے and then جو bills ہیں وہ pay کئے جاتے ہیں۔ اگر اس سے زیادہ وقت لگ گیا ہے تو بات کرنے کی ہے، لیکن یہاں پر تو work بعد میں مکمل ہوا ہے اور payment پہلے ادا کر دی گئی ہے۔ اس میں کیا راز ہے۔

محترمہ شیری رحمان، اس میں راز کی کوئی بات نہیں ہے، these are all bills and have been paid to the satisfaction of the vendors. There are no complaints, as far as I am told, outstanding against those vendors اور جو انہوں نے کہا کہ یہ phased payments یہ ہوتی ہیں industrial payments کا ایک standard procedure ہوتا ہے۔ جب ان کا criteria meet ہو جاتا ہے تو advance کے بعد the payments are made. ہم فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے، جب گھر میں بھی چھوٹا سا کوئی construction کوئی پینٹ یا تعمیراتی کام کراتے ہیں تو ایک advance دیتے ہیں اس کے بعد different goods are offered to us but none of these vendors as far as I know have been paid to their satisfaction. اگر ان کو کسی مخصوص کنٹریکٹر کی طرف سے شکایت یا استدعا ہے یا ان کی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں

We are open on the floor to receive their papers and look at the issues on the ground but as far as I know there are no outstanding dues nor any

complaintson the payment.

Mr. Chairman: Question No. 99 Dr. Muhammad Ismail Buledi.

Answer taken as read.

99. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 03-04-2008 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the duties and taxes levied on medicines; and

(b) whether life saving drugs and medicines used for the treatment of drug addicts are exempt from Taxes?

Ms. Sherry Rehman: (a) Duties/taxes are levied by Revenue Division/ FBR as follows:—

- Custom duty on medicines is @ 5%-10%, except some categories of medicines like those for cancer, hepatitis, HIV/ AIDS, kidney dialysis, kidney transplant, thalassaemia, vaccines, anti sera and interferons etc. which are importable @ 0% custom duty.'
- All the above mentioned medicines are exempted from sales tax.

(b) Yes, it depends on clinical conditions of drug addicts.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! یہ سوال ادویات پر ڈیوٹی اور ٹیکس کے بارے میں تھا۔ آیا منشیات کے عادی افراد کے علاج کے لئے جو life saving drugs استعمال ہوتی ہیں یہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہیں یا نہیں؟ تو وزیر صاحبہ نے جو جواب میں تفصیل دی ہے۔ cancer, hepatitis, Niva گردوں کا ڈائے لیسز وغیرہ، یہ ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ بقایا ادویات پر پانچ اور دس فیصد ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے بھی غریب لوگ

موجود ہیں جو بیروزگار ہیں اور پیراسٹامول تک بھی خریدنے سے قاصر ہیں۔ تمام ٹیکسز سے ادویات کو مستثنیٰ کرنے کے لئے سمری وزیر اعظم صاحب کو بھجوائی جائے کہ ادویات پر معاف کی جائے۔ تو میں ڈاکٹر عبدالمالک کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اعتراض کیا ہے یہاں میری تعریف بھی کرنی چاہیے کہ میں غریبوں کی بات بھی کرتا ہوں اور ان کے حقوق کی بات کرتا ہوں ۔ اگر میری تعریف نہیں کرتے تو پھر وہ متعصب ہیں۔ وزیر صاحبہ یہ بتائیں کہ ادویات پر کب تک ٹیکس معاف کئے جائیں گے؟

جناب چیئرمین، وزیر صحت۔

محترمہ شیری رحمٰن ،جناب! مقامی بنیادوں پر ٹیکس میں چھوٹ دی جاتی ہے اور یہاں جواب میں لکھا بھی گیا ہے۔ شاید انہوں نے دیکھا نہیں tariff production پر بھی دی جاتی ہے local productions کو کہ کسٹم ڈیوٹی پندرہ سے پچیس فیصد سیلز ٹیکس لیکن آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ اگر یہاں پر کوئی generics scheme introduce کی جائے یا ادویات کی قیمت کم کی جائے۔ اس میں کافی پیچیدگیاں ہیں۔ پہلے بھی ایسی ایک generic drug scheme introduce کی گئی تھی۔ بہرحال یہ ان کی بالکل genuine complaint ہے اور ہمیں اس کو rationalise کرنے کے لئے ایک pharmaceutical policy بنانی پڑے گی مگر اس وقت میں بتاتی چلوں کہ جہاں تک drug pricing کی بات ہے۔ یہ سوال اس سے related ہے taxation سے نہیں ہے۔ انڈیا میں local drugs پاکستان سے کم قیمت پر خریدی جاتی ہیں ۔ پاکستان میں جو mutli-national producing pharmaceuticals ہیں وہ انڈیا سے کم کی جاتی ہیں اور میں انڈیا کو اس لئے mention کر رہی ہوں کہ جب drug pricing کی جاتی ہے تو سب سے پہلے جو criteria رکھا جاتا ہے specially new chemical entity کے لئے ، وہ یہ ہوتا ہے کہ seven regions جو ہمارا خطہ ہے اس کی comparative prices دیکھی جائیں اور اگر comparative prices نہیں ہوتی ہیں ، یا کوئی ایسا نیا drug compound ہے یا نیا molecule ہے ۔ پھر ایک پوری Price Regulation Committee ہے جس کو ڈی جی ہیلتھ Head کرتے ہیں اور میں یہی میں بتانا چاہتی ہوں کہ پچھلے سات

سال سے کوئی across the board increase نہیں ہوئی ہے drug prices میں۔ thirty two compounds generics ہیں ان کی تھوڑی سی increase کی گئی ہے and those are raw material productive in Pakistan.

جناب چیئرمین، جناب خالد محمود سومرو۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب چیئرمین! جو یہاں ادویات سے متعلق تفصیل دی گئی ہے۔ چند ادویات پر zero percent import duty ہے بقایا ادویات پر custom duty پانچ سے دس فیصد تک ہے اور گزشتہ دو چار سالوں میں ہم نے کوشش کی کہ hepatitis کے علاج کے حوالے سے کچھ کام ہو کیونکہ اس حوالے سے ہمارے ملکی صورتحال انتہائی گھمبیر ہے اور تقریباً بیس لاکھ مریض اس وقت ہمارے ملک میں hepatitis کے ہیں۔ جبکہ علاج بہت مہنگا ہے۔ گزشتہ دو چار سالوں میں تقریباً سندھ کے آدھے اضلاع میں hepatitis کے علاج کے لئے خصوصی مراکز قائم کئے گئے جہاں پر کچھ مریضوں کو مفت علاج ملا۔ لیکن چونکہ تعداد بہت زیادہ تھی تو سب لوگوں کو علاج نہیں دیا جا سکا۔ اب وہ مراکز بھی تقریباً بند ہیں۔ میں یہ التماس کرتا ہوں کہ یہ جو life saving drugs ہیں ان پرڈیوٹیز ختم کر دی جائیں۔ یہ بیماریاوبائی شکل اختیار کر چکی ہیں خاص طور پر hepatitis ' ان کی دوائیاں مریضوں کو بالکل مفت فراہم کی جائیں۔

دوسری چیز اس سوال میں منشیات کے عادی افراد کے لئے جو لکھی گئی تھی کہ جو ان کے لئے جو دوائیاں ہیں وہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہیں یا نہیں۔ جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ ان ادویات کے استعمال کا انحصار منشیات کے عادی افراد کی clinical condition پر ہوتا ہے۔ سوال کچھ اور ہے اورجواب کچھ اور ہے۔ 9/11 کے واقعے کے بعدجب بش صاحب کا دماغ خراب ہوا تو یہاں پر بھی ان کے مریدین کا دماغ خراب ہوا اور ذہنی مریض خاصے بڑھ گئے ہیں۔ ان کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور کم از کم ان کے علاج کا ٹھیک ٹھاک انتظام ہونا چاہیے۔ جہاں تک بات کی گئی انڈیا کی ' میں تین دفعہ انڈیا گیا ہوں اور وہاکے بڑے بڑے ہسپتالوں میں گیا ہوں۔ انڈیا میں خاص چیز یہ ہے کہ وہاں دو نمبر کی دوائی آپ کو نہیں ملے گی۔ مقامی پروڈکٹ ہیں ایک نمبر کی دوائی ملتی ہے۔ پاکستان میں بدقسمتی سے ہر چیز دو نمبر ہے اور کافی

عرصے تک آپ نے خود دیکھا کہ جمہوریت بھی دو نمبر تھی ۔ اب چونکہ جمہوری دور آ چکا ہے تو مہربانی کرکے ان چیزوں کی طرف خصوصی دھیان دیا جائے۔ جعلی ادویات کا سلسلہ بند کیا جائے۔ دوائیوں کو تمام ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ خاص طور پر hepatitis کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جائے؟

جناب چیئرمین،وزیر صحت۔

محترمہ شیری رحمٰن :جناب چیئرمین! Hepatitis کے بارے میں فاضل ممبر نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ یہ ایک وبا کی کیفیت اختیار کر چکی ہے اور میں ان کو بتاتی چلوں کہ اس کے علاج کے لئے interfron استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پر zero percent مطلب there is nocustom duty اس وقت بلکہ ہم World Health Organization and Ministers negotiation میں ہیں کہ interferon supply پاکستان کو زیادہ کی جائے۔ ہمارے پاس اتنی ہے بھی نہیں کہ صوبوں کو فراہم supply to provinces کرسکیں۔ بلکہ Pakistan is extremely and critically short on interfron for treating hepatitis لیکن یہ ہوا کہ curative aspect and preventive aspect کے لئے کیونکہ یہ ایک transmitted diseases ہوتی ہیں خاص طور پر hepatitis 'c' or 'b' بھی تو ان کے لئے میں نے فوری طور پر ایک awareness campaign شروع کروائی ہے۔ Public awareness اس بارے میں ایک sensitisation ہوگی کہ transmit یہ کس طرح diseases ہوتی ہیں۔ ان کا cure تو ایک الگ چیز ہے لیکن prevention ہم certainly convey کرسکتے ہیں through public awareness campaign بالکل انہوں نے صحیح کہا we are not able to afford thehigh cost of interceron that is needed for the entire population of Pakistan.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو :ایک منٹ جناب! جب تک investigation مکمل نہ ہوں تب تک علاج شروع نہیں ہو سکتا اور hepatitis کے مریضوں کے لئے PCR لازمی ہے جو علاج سے پہلے کروائی جاتی ہے۔جو ہسپتال اندرون سندھ ہیں ان میں کہیں یہ سہولت میسر نہیں سب سمجھتے ہیں آغا خان سے کرواؤ۔ کم از کم پانچ سے آٹھ ہزار روپے اس پر خرچ آتا ہے۔ ایک غریب

بندہ کہاں سے کرائے؟ کم از کم یہی کر دیا جائے کچھ تو غریبوں کو سہولت ملے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحبہ۔

محترمہ شیری رحمٰن، جناب! انہوں نے بالکل صحیح فرمایا بلکہ آٹھ ہزار سے دس ہزار روپے میں ایک treatment ہوتا ہے اور جہاں تک hepatitis reference ہے اس میں تو یہ بھی گارنٹی نہیں ہوتی کہ ہم مریض کو جتنا بھی interfron دے سکیں یا علاج دے سکیں تو ہم ان کی جان بھی بچا سکیں گے۔ یہ ایک internationally investigated سوال ہے۔ مگر hepatitis 'b' کے لئے بھی سہولیات Basic Health Centres میں بہت کم ہیں۔ جہاں تک curative facilities کی بات ہے سندھ میں JPMC ہے۔ Jinnah Postgraduate Medical Centre tursury level پر جو ہسپتال ہے۔ جو یہ service provide کر سکتا ہے۔ لیکن جیسے میں نے عرض کیا federal or provincial level پر ہمارے پاس اس وقت اتنے وسائل ہیں نہیں کہ ہم یہ vaccine تو ہیں نہیں treatment کو afford کر سکیں کیونکہ ایک treatment دس ہزار روپے سے کم نہیں پڑتا ہے۔ یہ ایک بہت تشویشناک اس وقت بات ہے اور ہمیں curative aspect ضرور دیکھنا ہوگا اور we are in negotiation with the international agencies کیونکہ اس بجٹ میں تو ہمیں already کہہ دیا گیا ہے کہ نہ آپ کا 4$ of GDP تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ پہلے ہی بجٹ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے یہ پچھلے inherited مسائل اور چیلنجز تھیں کا تحفہ ہے۔ تو اگلے بجٹ میں ہم جو بھی planning کریں گے، Planning Commission and Finance Ministry کے ساتھ ہم کوئی نہ کوئی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں کہ Interferon and Hepatitis اور Tuberclosis کا بھی ایک مسئلہ ہے اس کا مرض بھی ملک میں بڑھتا جا رہا ہے اور یہ بہت تشویشناک بات ہے کہ ہم پاکستان میں اتنے بڑے پیمانے پر ان دونوں بیماریوں کی re-emergence دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک South Asian phenomenon ہے اور اس میں یہ بھی add کرتی چلوں کہ HIV بھی اس وقت کہا جا رہا ہے کہ Pakistan is a low prevalence high risk country with over 4 thousand HIV positive users, Hepatitis C کی بھی transmission اسی طرح ہوتی

ہے تو ہمیں preventive campaign launch کرنی پڑے گی اور یہ جو figures دیے جا رہے ہیں UN Aids and World Health Organization do not believe in these figures وہ کہتے ہیں کہ آپ کی اس سے بھی زیادہ ان diseases کی incidence ہے اور یہ جان لیوا diseases ہیں۔ ان کے بارے میں curative campaigns نہیں چلائی گئی ہیں because they offend certain cultural sensibilities تو یہ life saving campaigns میں سمجھتی ہوں ہمیں ایک national consensus کی بنیاد پر ضرور شروع کرنی پڑیں گی نہیں تو ہم دیکھیں گے کہ ہماری زیادہ population ان بیماریوں کی لپیٹ میں آتی رہے گی اور یہ بہت تشویشناک بات ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو : جناب چیئرمین! اس ایوان میں وعدہ کیا گیا تھا کہ سندھ کے باقی ماندہ میں آدھے اضلاع میں بھی فوری طور پر District Headquarter Hospitals میں Hepatitis کے علاج کے مراکز قائم کیے جائیں گے، جس طرح وزیر صاحبہ نے کہا کہ تشخیص پر دس ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں تو علاج پر کم از کم ایک لاکھ روپے کا خرچہ ہوتا ہے۔ یہاں اس ایوان میں وعدہ کیا گیا تھا کہ آئندہ ایک سال کے اندر تمام ضلعی ہیڈکوارٹر اسپتالوں میں Hepatitis کے مفت علاج کے مراکز قائم کیے جائیں گے، کم از کم اس وعدے کو پورا کیا جائے۔ غریب لوگ مر رہے ہیں اور ان کی حالت بہت خراب ہے۔

محترمہ شیری رحمٰن : جناب والا! پچھلے دور حکومت میں وعدے کیے گئے ہوں گے مگر یہ ایک جمہوری، جوابدہ حکومت ہے جو جھوٹے وعدے نہیں کر سکتی۔ سب سے پہلے ہم عوام کو جوابدہ ہیں، آپ کو جوابدہ ہیں، یہ تو ہمارے، آپ کے اور عوام کے مفاد میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ public health units تیار کیے جائیں اور فوری طور پر وہاں treatment دیا جائے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے ساتھ جھوٹے وعدے کرنا ایک اخلاقی جرم ہوگا۔ یہ جرم ہم نہیں کرتے کہ red tape لگا دیا اور جا کر افتتاح کر دیا اور وہ health unit بند ہوگیا اور اب وہاں بھیڑ، بکریاں بندھی ہوئی ہیں۔ سادہ سی بات ہے کہ مقامی اور صوبائی حکومت کے تحت سسٹم کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے it is nothing but a sort of scandal Mr. Chairman

یہ وعدے انھوں نے پتا نہیں کس بنیاد پر کیے تھے' نہ ہمارے پاس governance ہے' نہ health sector میں وسائل ہیں' خود یہاں one per cent GDP کی بات کی گئی ہے تو آپ 20 billion بھی خرچ کر لیں جو اس وقت مثلاً Tuberclosis Programme پر خرچ ہو رہا ہے ' Hepatitis پر تو زیادہ خرچ ہو رہا ہے تو بھی ضلعی ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں مکمل طور پر ہماری پوری affected population کو چاروں صوبوں اور آزادکشمیر میں treatment نہیں دے سکتے کیونکہ میں یہ آپ سے جھوٹ بول رہی ہوں گی اور اس طرح facts misrepresent کرنا میرا ایک اخلاقی جرم ہوگا۔ میں سمجھتی ہوں ہر Ministry کے متعلق اس قسم کے کھوکھلے اور جھوٹے وعدے کیے گئے تھے ۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس طرح سے وعدے کرکے عوام کا مذاق اڑایا گیا اور اس ایوان کی بھی تضحیک کی گئی ہے۔ میں نے وزارت کے وسائل اور governance میں صوبائی اورضلعی سطح پر جو حالات دیکھے ہیں' یہ بالکل possible ہی نہیں ہے لیکن میں اس ایوان کو ضرور یہ assurance دوں گی کہ پانچ سال کی منصوبہ بندی میں ہم ایک National Health System provide کرنا چاہتے ہیں جس میں غریب کے پاس کوئی نہ کوئی طریق کار ہوگا' recourse ہوگا کہ اگر ان کی زندگی میں کوئی ایسی fatality ہوئی ہو چاہے وہ Tuberclosis ہو یا HIV ہو یا common cold or flue وہ کسی نزدیکی ہیلتھ سنٹر میں جا سکیں یا lady or male health worker ان تک پہنچ سکے اور اس کے bag میں بائیس دوائیں ہوتی ہیں ' وہ ان تک پہنچے گی اور اس طرح ہم علاج کی بات کر سکتے ہیں' ہم health units ضرور لگائیں گے لیکن یہ کہنا کہ ہم یہ سب کچھ ایک سال کے اندر کر دیں گے' یہ سراسر جھوٹ ہوگا جو حکومتیں اس طرح کے جواب دیتی ہیں وہ عوام کو جوابدہ نہیں ہوتیں۔ ہم عوام کے سامنے بالکل پوری exact transparency کے ساتھ کام کر رہے ہیں' ہم اس ایوان کو اور پارلیمانی کمیٹیوں کو جوابدہ ہیں اور ہماری طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں تو ہمارے لیے یہ ناگزیر ہے کہ ہم عوام کو علاج مہیا کریں لیکن یہ کہنا کہ وعدے کیے گئے تھے اور وہ پورے کیے جائیں۔ یہ وعدے تو political consumption کے لیے گئے ہیں اور ہر وزارت میں کیے گئے ہیں۔ جو منسٹر آنکھیں کھول رہا ہے اور specially public and social services کی وزارتیں ہیں اس کو پتا چل رہا ہے کہ اندر کیا کھوکھلا حال ہے۔ یہ جو basic health units and district

hospitals کی بات کر رہے ہیں وہاں تو بھیڑ ، بکریاں بندھی ہوئی ہیں اور ghost schools کی طرح ghost medical units ہیں اور میں اپنے فاضل ممبر کے درد سے بالکل sympathise کرتی ہوں کیونکہ وہ بھی عوام کے ووٹ لے کر یہاں ایوان تک پہنچے ہیں اور ان کو بھی عوام کو جوابدہ ہونا ہے ۔ یہ بڑے سنگین مسائل ہیں اور ہم اس طرح ان کا مذاق نہیں اڑا سکتے اور اس طرح جھوٹے وعدے نہیں کرنے چاہیئں مگر ہمیں certainly commitment کرنی چاہیے کہ ہم ایک جامع پالیسی بنائیں گے ، ہم پانچ سالہ منصوبے کے مطابق کام کریں گے اور میں اس وقت اس ایوان کو بتاتی چلوں کہ گزشتہ آٹھ سال سے اس ملک میں کوئی health policy نہیں ہے ----

(*Interruption*)

Mr. Chairman: Minister Sahiba, please keep the answer brief so that we can conclude it.

MS Sherry Rehman: Sir, if you have order in the House, I will just conclude. There were only interventions, no planning. Without a policy or without planning there can be no health delivery at the basic health units or at district level sir.

Mr. Chairman: The Question Hour is long over. Bungalzai Sahib. Please keep your supplementary very brief.

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، جناب چیئرمین! شیخ زید خلیفہ ہسپتال ہماری چیخ و پکار پر بنا اب شنید یہ ہے کہ وہاں ڈیڑھ سو بندوں کی بھرتی کے لیے ان کا انٹرویو ہوا تھا اور ان کی تقرری کے خطوط تک تیار تھے وہ تقرری کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں ، یہ تقرری کی فائل وزیر صاحبہ کی میز پر ہے ، انہوں نے کہا ہے تقرری پر پابندی ہے ، ان کے بارے میں یہ ban وزیر صاحبہ ختم کریں ۔

MS Sherry Rehman: The ban has been imposed by the Prime

Minister and *Insha Allah*, it will be lifted very soon.

جب تک ban lift نہیں ہوتی، ہم appointments نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین، جب ban اٹھے گا وہ تقرری کے خطوط آ جائیں گے۔ بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میرا premium کے متعلق بڑا اہم سوال ہے۔ اس کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین، It is upto the House. اگر دونوں لیڈرز agree کرتے ہیں I have no problem. لیکن اگر ایک صاحب سوال کریں گے تو سب کریں گے it is upto the House.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think, we have already crossed the time limit.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اگر Leader of the House اعتراض کرتے ہیں تو میں ان کے احترام میں نہیں پوچھتا لیکن زمیندارہ کلاس اور cane growers کے لیے سوال بڑا اہم ہے۔

Mr. Chairman: Question No.101.

101. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 03-04-2008 at 10:10 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) *the crushing capacity, the actual crushing of the sugar cane and the sugar produced by each sugar mill during the financial years 2003-2004, 2004-05, 2005-06, 2006-07;*

(b) *the total premium paid by each sugar mill to the growers during the said period with year-wise break up: and*

(c) *the total premium outstanding against each mill during each of the said years?*

Chaudhry Nisar Ali Khan : (a) The crushing capacity of the sugar mills in the country is about 62.4 million tons while the actual crushing of the sugarcane and the sugar produced by sugar mills during the financial years 2003-04, 2004-05, 2005-06 and 2006-07 is summarized as follows:

Million Tons

Year	Actual Cane Crushed by Mills	Sugar Made from Cane
2003-04	43.661	3.997
2004-05	32.102	2.922
2005-06	30.091	2.588
2006-07	40.468	3.519

The further details are given in Annexure-A.

(b) **Punjab** :

The sugar mills in Punjab have discontinued the payment of quality premium on the quality sugarcane supplied to the mills because the case is subjudice in the Honourable Supreme Court of Pakistan.

Sindh :

No premium is paid to the growers by the sugar mills in the Sindh province.

NWFP :

In the year 2003-04 and 2004-05 recovery percentage was less than the benchmark recovery *i.e* 8.50%, therefore the growers were not paid the quality premium. In the year 2005-06 and 2006-07 the sugarcane purchase price fixed high enough, therefore the quality premium was not notified touched by the Provincial Government of NWFP.

(c) **Punjab** :

At present there is no premium outstanding against mills in Punjab on account of quality premium.

Sindh :

Amount of Rs. 4035.660 million is payable to the growers for the year 2003-04 to 2006-07 on account of quality premium. The mill-wise details of payable amount are at Annexure-B.

NWFP:

At present there is no premium outstanding against mills in NWFP.

<u>**Annex-A**</u>

SUGAR MILLS OF PAKISTAN

PUNJAB			Cane Crushied (000 Tons)				Sugar Made (000 Tons)			
	Mills Name	Capacity TCD (Tons Crushed per day)	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
1	Abdullah	8,000	914,400	469,423	475,267	565,882	80,461	42,392	39,332	44,605
2	Adam	4,500	393,211	314,941	310,099	289,898	34,000	25,025	24,391	19,959
3	Ashraf	6,500	698,052	499,804	405,649	591,033	62,094	47,176	34,083	49,896
4	Baba Fareed	3,000	444,548	400,844	326,040	433,112	38,006	32,510	25,191	32,685
5	Brother	8,500	917,898	715,193	540,048	710,639	79,901	60,039	44,302	55,255
6	C.S.K Phalia	6,500	601,992	470,928	343,985	566,584	53,150	41,200	24,002	42,496
7	Channar	5,800	737,123	545,897	426,190	657,353	65,470	47,591	32,648	52,891
8	Chaudary	8,000	908,996	690,950	618,621	871,127	80,739	60,573	46,058	72,210
9	Chistian	3,000	550,000	340,000	340,000	403,305	50,000	30,000	20,000	31,725
10	Crescent	3,000	265,343	290,214	286,013	346,328	21,583	23,210	20,487	25,035
11	Fatima	8,500	955,134	808,488	487,283	645,293	86,688	69,060	38,533	57,110
12	Fauji	3,800	479,481	398,842	315,671	396,092	41,952	33,555	23,767	31,153
13	Fecto	5,500	722,488	580,283	387,497	437,942	60,207	46,630	30,358	36,819
14	G. Samudri	3,000	342,163	286,520	189,417	304,892	27,045	22,070	11,530	20,032
15	G B Pasrur	4,000	200,000	Not Operated			17,000	Not Operated		
16	Hamza	18,000	1,717,989	1,475,001	1,211,865	1,882,121	178,362	152,085	118,214	188,655
17	Haseeb Waqas	8,500	965,573	564,054	424,017	518,687	84,395	49,285	36,116	40,766
18	Hunza	8,000	281,827	376,115	410,957	690,416	23,920	34,013	33,544	53,216
19	Husein	6,000	622,148	554,113	437,776	643,348	55,690	49,955	36,777	50,992
20	Indus	8,000	924,246	573,968	477,881	694,451	92,625	57,521	44,325	67,923
21	Ittefaq	5,500	674,482	517,487	447,797	576,254	62,775	46,358	36,718	47,013
22	JDW	20,000	1,183,944	1,296,893	1,313,812	1,890,482	124,856	135,490	137,131	195,586
23	Kamalia	8,000	740,520	594,309	799,168	1,151,749	74,101	59,532	71,308	107,732
24	Kashmir	6,000	892,492	623,919	581,655	667,366	81,634	58,894	48,872	59,449
25	Kohinoor	4,000	583,339	444,411	369,044	368,717	53,446	39,864	29,642	27,876
26	Layyah	9,000	802,137	637,035	655,511	767,807	79,820	59,440	51,790	68,025
27	Madina	8,000		87,737	132,598	627,113		6,450	8,335	49,001
28	Makkah	1,000		79,110	85,742			6,249	6,379	8,619
29	National	5,000	621,369	563,698	309,119	458,729	53,175	47,835	21,383	35,325
30	Noon	6,000	462,299	357,966	278,181	467,268	41,919	32,479	18,635	35,194
31	Pahrianwali	4,000	590,201	484,418	315,305	467,268	51,498	41,389	22,004	37,040
32	Pattoki	4,500	634,304	540,560	432,578	528,883	58,665	45,960	36,279	44,712
33	Punjab	4,200	543,211	483,839	363,171	475,437	5,116	44,649	32,267	41,035
34	Ramzan	8,000	982,919	773,064	623,648	673,008	85,617	67,502	44,036	53,095
35	Shahtaj	10,000	981,923	739,094	627,054	907,789	91,723	68,152	46,776	75,404

	Mills Name	Capacity TCD	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
36	Shakarganj-1	12.000	1.614.539	1,324,510	919,660	1,587,927	136,813	114,358	66,778	128.170
37	Shakargunj-2	8,000			368,888				22,405	
38	Sheikhoo	10,000	1,223,895	929,024	586,133	897,663	104,356	74,978	43,852	73,652
39	Tandlianwala	7,000	883,996	806,244	710,485	600,000	77,707	70,356	54,440	52,000
40	United	4,000	688,943	611,895	512,844	717,231	63,109	57,948	50,256	73,315
41	Yousaf	8,500	857,801	586,778	466,973	592,233	73,874	51,310	33,104	46,835

SINDH			Cane Crushed (000 Tons)				Sugar Made (000 Tons)			
	Mills Name	Capacity TCD	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
1	Al Abbas	5,500	562,096	343,742	431,259	442,394	53,134	34,732	44,462	42,954
2	Al Asif	3,000	229,327	125,588	177,989	205,933	20,556	11,877	17,387	19,545
3	Al Noor	8,000	756,425	538,064	662,200	782,777	70,360	49,004	62,722	68,310
4	Ansari	6,000	587,108	378,689	485,294	604,957	59,520	37,782	49,520	55,963
5	Army Welfare	4,000	340,775	237,339	227,394	362,574	34,559	23,307	23,535	36,291
6	Bachani	NA	0	0	0					
7	Bawany	7,000	415,614	308,688	358,762	407,760	41,522	28,711	35,926	39,411
8	Dadu	3,000	0	0	0					
9	Dewan Khoski	4,500	746,663	250,562	280,379	320,505	72,055	23,105	29,380	31,918
10	Dewan,Thatta	9,000		418,812	441,745	548,143		41,125	44,950	52,140
11	Digri	5,500	517,720	269,363	362,559	480,354	48,736	27,224	37,342	46,935
12	Faran	7,500	807,412	480,072	579,683	733,065	74,338	46,240	56,041	65,970
13	Fauji KH/Abbasi	4,000	275,883	0	0		26,913			
14	Fauji TMK		360,099	0	0		35,345			
15	Habib	8,500	916,222	496,026	536,644	710,965	84,806	45,794	52,302	64,015
16	Khairpur	4,000	431,220	334,872	329,855	379,929	37,430	29,119	28,706	31,858
17	Kiran	4,000	0	0	0	93,289				6898
18	Larr	4,500	365,691	212,346	239,342	328,054	34,775	20,681	24,448	30,812
19	Matiari	4,000	526,847	317,343	341,295	403,684	45,579	30,720	33,633	35,612
20	Mehran	7,000	668,262	341,738	496,873	589,378	58,868	32,021	47,296	50,796
21	Mirpurkhas	4,000	498,424	317,931	379,618	434,778	47,456	32,913	39,910	42,685
22	Mirza	4,000	269,561	145,189	147,279	210,622	26,929	13,427	14,612	20,132
23	Najma	NA	169,440	167,176	129,244	141,448	14,716	15,362	12,465	12,709
24	Naudero	2,000	101,823	61,148	87,105	149,050	8,672	5,283	8,006	13,012
25	Pangrio	3,000	311,880	176,249	151,210	207,346	30,862	17,313	15,495	20,585
26	Ranipur	3,500	351,898	261,596	292,541	424,050	29,964	23,739	25,864	35,272
27	Sanghar	4,500	532,824	330,744	419,498	526,439	47,274	30,024	39,837	45,602
28	Seri	4,000	284,200	205,459	276,921	261,504	26,269	20,260	27,288	23,143
29	Shahmurad	8,000	617,351	335,100	321,769	552,767	60,775	33,306	31,641	52,510
30	Sindhabadgar	4,200	446,339	237,131	325,087	400,681	45,468	23,054	33,887	38,495
31	Sakarand	6,000	556,523	297,681	327,376	496,251	52,670	27,045	30,380	39,715
32	Tharparkar	4,000	343,195	183,899	179,870	222,942	31,720	17,919	18,003	20,786
33	Thatta	3,000	0	0	0					
34	T M K		0	142,868	193,762	205,339		13,375	17,873	18,340

NWFP			Cane Crushied (000 Tons)				Sugar Made (000 Tons)			
	Mills Name	Capacity TCD	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
1	Al-Moiz	8000	0	0						
2	Bannu	2,400	252,450	182,857	131,121	164,296	18,785	14,535	10,317	12,466
3	Chashma # 1	12,000	908,130	695,884	579,512	978,794	72,918	55,888	44,295	78,170
4	Chashma # 2	6,000	0	0	0	297,023				24326
5	Frontier	880	145,686	82,999	9,628	10,290	15,002	8,137	488	848
6	Khazana	3,000	371,305	238,006	71,995	94,107	34,934	23,250	6,029	8,163
7	Premier	3,820	388,057	209,745	45,367	28,597	34.614	19,225	2,961	[illegible]
8	Saleem	3,000	0	0	0					
9	Zamand	8000	0	0	0					59[illegible]25
10	Tandlianwala-II		0	0	729,815	682,289			55,134	

ANNEXURE - B

STATEMENT SHOWING THE AMOUNT OF QUALITY PREMIUM TO BE PAID BY THE SUGAR MILLS IN SINDH FOR THE CRUSHING SEASONS 2003-2004 TO 2006-2007

FIGURES IN MILLION

S.No:	NAME OF SUGAR MILLS	2003-2004 AMOUNT PAYABLE	2004-2005 AMOUNT PAYABLE	2005-2006 AMOUNT PAYABLE	2006-2007 AMOUNT PAYABLE
1	Al-Abbas Sugar Mills, Mirwah Gorchani	52.697	60.155	86.252	56.958
2	Al-Asif Sugar Mills, Garho	7.883	11.177	23.495	22.444
3	Al-Noor Sugar Mills, Moro	56.732	27.576	63.737	1.956
4	Ansari Sugar Mills, Matli	105.679	60.590	90.993	41.59
5	Army Welfare Sugar Mills, Badin	61.382	33.227	46.901	59.144
6	Bawany Sugar Mills, Talhar	68.057	22.148	58.972	48.625
7	Dewan Sugar Mills, Budho Talpur	88.666	58.634	81.612	56.527
8	Digri Sugar Mills, Digri	46.168	47.812	71.628	64.247
9	Faran Sugar Mills, Shaikh Bhirkio	49.454	57.009	68.852	27.489
10	Dewan Khoski Sugar Mills, Khoski	57.625	16.381	62.314	50.519
11	TMK Sugar Mills, Tando Mohammed Khan	50.189	12.787	21.532	6.416
12	Habib Sugar Mills, Nawabshah	62.990	32.862	70.435	26.661
13	Larr Sugar Mills, Sujawal	36.569	27.552	45.176	28.409
14	Matiari Sugar Mills, Matiari	-	38.875	49.253	-
15	Mehran Sugar Mills, Tando Allahyar	8.437	29.048	47.203	-
16	Mirpurkhas Sugar Mills, Mirpurkhas	51.213	65.573	85.96	60.868
17	Mirza Sugar Mills, Lawari Sharif	43.298	10.889	21.521	22.72
18	Naima Sugar Mills, Jhudo	0.847	8.839	15.362	5.935
19	Naudero Sugar Mills, Naudero	-	-	5.368	0.428
20	Pangrio Sugar Mills, Pangrio	46.392	24.741	29.013	31.931
21	Ranipur Sugar Mills, Ranipur	-	12.262	5.156	-
22	Sakrand Sugar Mills, Sakrand	53.078	14.289	23.612	-
23	Sanghar Sugar Mills, Sanghar	13.321	18.604	37.912	-
24	Seri Sugar Mills, Seri	17.763	29.535	40.015	6.537
25	Shahmurad Sugar Mills, Jhoke Sharif	87.973	49.302	47.461	55.276
26	Sindh Abadgar Sugar Mills, Deenpur	83.136	30.234	69.894	45.577
27	Tharparkar Sugar Mills, Kot G. Mohamamd	23.595	24.597	29.256	18.674
28	Khairpur Sugar Mills, Khairpur	-	-	-	-
29	Kiran Sugar Mills, Rohri	-	-	-	-
	Total:--	1,173.144	824.70	1,298.885	738.931

Mr . Chairman: Any supplementary Question? Chaudhry Muhammed Anwar Bhinder.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، اس سوال میں میں نے پوچھا تھا کہ cane growers کو premium دیا جاتا تھا اور یہ اس لیے دیا جاتا تھا کہ ان کی cash crop یعنی گنے کی قیمت encouraging ملے جس سے چینی کی بھی پیداوار بڑھے اور گنے کی بھی پیداوار بڑھے۔ پنجاب میں جناب والا! یہ premium نہیں دیا گیا جبکہ سندھ میں دیا گیا ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا پنجاب میں یہ نہیں دیا جائے گا اور دیا جائے گا تو کب دیا جائے گا؟

چوہدری نثار علی خان (وفاقی وزیر برائے خوراک و زراعت)، میرے خیال ہے کہ جیسے جواب میں واضح ہے کہ یہ مسئلہ courts میں پہنچ چکا ہے اور premium اب صرف پنجاب ہی نہیں سندھ میں بھی نہیں دیا جا رہا ہے۔ اس کا جو بنیادی مسئلہ ہے وہ factory owners, mill owners and growers کے درمیان ہے اور خاص طور پر اس سال چونکہ گنا ضرورت سے زیادہ ہوا ہے اس وجہ سے it is a question of supply and demand, یہ جو mill owners ہیں وہ اس position میں نہیں ہیں کہ وہ premium دیں مگر جو بنیادی جواب ہے میرا معزز رکن کے اس سوال کے حوالے سے وہ یہی ہے کہ premium discontinue ہوا ہے کیونکہ it is subjudice, but having said this جناب چیئرمین ! میں بالکل اتفاق کرتا ہوں معزز سینیٹر سے ' Ministry of Food and Agriculture کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ grower کو اچھا ماحول فراہم کیا جائے' اس کو اچھے inputs دیے جائیں' اس کی فصل کی اچھی قیمت لگے مگر بالآخر ایک طرف تو یہ determine کرنا کہ price کیا ہے گنے کی' وہ provinces کا کام ہے' ہم اپنے طور پر' اپنی حدود کو پھلانگنے کی بجائی ہم کوشش کرتے ہیں through persuasion کہ ہم Provincial Governments کو بھی اس بات پر قائل کریں' mill owners کو بھی قائل کریں کہ growers کو بہتر قیمت دی جائے اپنی produce کی مگر ان کے سوال کے جواب میں میں بتا چکا ہوں کہ یہ case subjudice ہے۔

Mr. Chairman: Bugti sahib do you have something?

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جناب والا! اگر ہم اس سوال کے جواب میں آگے سندھ پر دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ amount of Rs.4035.660 million is payable to the growers for the year 2003-04 to 2006-07. جناب والا! یہاں پر میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس ملک میں آپ جیسے چند بڑے زمینداروں کو چھوڑ کر باقی تمام growers from crop to crop اپنا بجٹ manage کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں اس category میں نہیں ہوں، آپ تسلی کر لیں۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جناب والا! میں نے جاگیردار کا لفظ استعمال نہیں کیا ورنہ تو احمد علی صاحب یہاں اچھل پڑتے۔ اسی لیے میں نے زمیندار کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ 2003 سے ان growers کے outstandings ہیں مل مالکان کی طرف۔ سندھ میں Cane Commissioner مقرر ہے تو وہ Cane Commissioner کیا کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین، سوال کیا ہے آپ کا؟ کیا سوال یہ ہے کہ Cane Commissioner کا کیا role ہے۔ اگر یہ سوال ہے تو یہ معاملہ تو صوبائی ہے۔ جی چوہدری صاحب۔

چوہدری نثار علی خان، جناب چیئرمین! آپ نے اس کا خود ہی جواب دے دیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو اور معزز اراکین کو یہ بھی علم ہوگا کہ ابھی تین یا چار ہفتے ہوئے ہیں مجھے اس وزارت کا چارج سنبھالے ہوئے۔ میں ان آراء کی روشنی کوشش کروں گا کہ جو کچھ بھی growers کے حوالے سے ہماری منسٹری کر سکی through interaction with the Provincial Governments, mill owners, proper and timely announcement of prices and friendly persuasion, جو کچھ بھی ہو سکا انشاء اللہ میری منسٹری ضرور کرے گی۔

(مداخلت)

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ایک friendly policy بنانا چاہیے' that is something different.

Mr. Chairman: He has said he will try every resource.

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جناب والا! پانچ سال سے جو dues رہتے ہیں ان کی وصولی

کے لیے کیا کیا جا رہا ہے؟ جو پچھلے پانچ سالوں سے dues ہیں ان کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ بھی mention کیا گیا ہے کہ معاملہ court میں ہے and the Provincial Governments will be following it. So, he will take it up. He will convey to them. Yes, Amjad sahib.

Senator Muhammed Amjad Abbas: Sir, it is subjudice in Punjab but it is not subjudice in Sindh.

دوسرا جو انہوں نے جو دیا ہے کہ quality premium in NWFP was not paid because the price was so high. جناب والا! جو price تھی وہ اتنی high نہیں تھی اور اس پر quality premium ملنا چاہیے تھا اور یہ جواب بھی غلط ہے جناب۔

تیسری بات یہ ہے کہ Ministry has been assuring us in the Committee کہ ہم Sugarcane Act میں ترمیم لا رہے ہیں جس کے تحت یہ جلدی ہوگا۔ Can the Minister give us a date کب تک یہ کرا دیں گے تاکہ farmers جو اتنے عرصے سے پریشان ہیں ' they should get their payments. ایک تو حکومت دعوے کر رہی ہے کہ ہم farmers کے لیے اتنا کچھ کر رہے ہیں۔ Millions and millions of rupees are stuck up with the Industrialists. Can he give us any guarantee on that.

Mr. Chairman: I think he has already commented on that. However, anything do you like to add?

Chaudhry Nisar Ali Khan: I cannot give you any absolute guarantee.

اب پچھلے پانچ سال کا حساب تو میں نہیں دے سکتا۔ اگر کسی نے کوئی commitment کی ہے یا نہیں کی ہے۔ I will say so openly, I will learn by any input given by the honourable members of this House. Give me time, I will interact with

the Committees, I will interact with the honourable members. مگر آج سے پانچ سال پہلے کسی منسٹر نے اگر کسی کمیٹی کو کوئی commitment دی ہے یا نہیں دی، میں اس سے آگاہ نہیں ہوں۔ Just give me a little bit of time and I will Insha Allah carry forward the policies as are being outlined by the honourable Senators.

جناب چیئرمین، بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ ابھی وزیر صاحب نے یہ کہا ہے کہ گنا اس دفعہ کافی پیدا ہوا ہے اور اس کی پیداوار کافی ہوئی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا وزیر صاحب کے پاس تفصیل ہے کہ کن صوبوں میں کتنا گنا پیدا ہوا ہے اس سال۔

جناب چیئرمین، یہ سوال سے ہٹ کر ہے۔ آپ نیا سوال پوچھ لیتیں تو بہتر ہوتا۔ کیا آپ کے پاس تفصیل ہے وزیر صاحب؟

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، میرے علم کے مطابق اس دفعہ پانی بہت کم تھا اس وجہ سے پیداوار اچھی ہوئی ہی نہیں ہے۔ اس لیے میرے علم میں نہیں ہے کہ کہاں پر پیداوار اچھی ہوئی ہے۔ اگر اس کی تفصیل بتا دیں تو بہتر ہوگا۔

چوہدری نثار علی خان، میں اس وقت تو حکومت میں نہیں تھا لیکن میں نے اخباروں میں پڑھا کہ reaction کے طور پر کچھ زمینداروں نے اپنا گنا جلا دیا کیونکہ انہیں مقرر کردہ قیمت بھی نہیں مل رہی تھی اور وہ اسی وجہ سے نہیں مل رہی تھی کیونکہ گنا بہت زیادہ پیدا ہو تھا۔ اس وقت گنے کی قیمت 60 روپے مقرر تھی اور زمینداروں کو تقریباً 40 اور 45 روپے مل رہے تھے۔ مگر جو سوال ہے وہ premium کے بارے میں ہے، اس کی details میرے پاس ہیں۔ اگر یہ fresh notice دے دیں تو بتا سکوں گا۔

جناب چیئرمین، سوال کیونکہ price کے بارے میں ہے اس لیے۔ Supplementary question has to be relevant with the question. آپ نیا سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر عبدالغفار قریشی، جناب والا! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ matter عدالت میں زیر بحث ہے تو اس صورت میں اگر عدالت بالفرض زمینداروں کے حق میں فیصلہ کرتی ہے اور اس وقت یہ order کرتی ہے کہ ان کو premium کی payment کی جائے تو آیا ان کے پاس کوئی ایسا procedure ہے یا کوئی ایسا طریقہ کار ہے کہ یہ ان کو payments کرائی جا سکیں؟ کیونکہ ان کے پہلے جواب میں ہے کہ سندھ میں already اب بھی 4035 million rupees mill owners کے اوپر باقی ہیں جو کہ وہ payment نہیں کر رہے ہیں۔ پھر اس کے بعد ان تین سال کے اندر اگر سپریم کورٹ یہ order کرتی ہے کہ زمینداروں کو payment کی جائے تو پھر حکومت ان کو کس طرح payment کرائے گی؟

چوہدری نثار علی خان، میرا خیال ہے ہم صورتحال کو تھوڑا سا confuse کر رہے ہیں۔ This is not a regulated economy. The Government is not a player. نہ ملیں حکومت کی ہیں' نہ produce حکومت کی ہے' ultimately supply and demand پر عمل کرتی ہے۔ Ministry of Food کے پاس تو کوئی ذریعہ نہیں ہے کسی چیز کو implement کرنے کا مگر عدالت جب فیصلہ کرتی ہے تو ظاہر ہے کہ عدالت کے اپنے ذریعے ہیں' اپنے طریقے ہیں اس کو implement کرنے کے۔ جب ایک عدالت کا فیصلہ ہوتا ہے تو وہ implement بھی ہوتا ہے۔ اس میں Ministry of Food and Agriculture کا تو کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

سینیٹر ہارون خان، جناب والا! اس میں recovery premium کی بات کی گئی تھی اور یہ recovery premium کی وجہ سے ہماری گنے کی جو recovery ہے وہ تقریباً تقریباً پوری دنیا میں سب سے کم ہے۔ ہوا یہ تھا کہ بیس سال پہلے ایک شوگر مل بہاول پور میں ہائی کورٹ میں گئی recovery premium کے خلاف اور اس نے decision recovery premium کے خلاف لے لیا۔ حکومت جو ہے وہ بیٹھی رہی اور اپیل میں نہیں گئی سپریم کورٹ میں۔ لہذا جو recovery premium کا notification ہے وہ بیس سال سے پنجاب میں جاری نہیں ہوا۔ اس کو دیکھ کر سندھ نے یہ کہا کہ کیونکہ پنجاب نہیں دے رہا لہذا ہم کیوں دیں۔ لہذا

اب بیس سال بعد اب وہ کورٹ میں گئے ہیں کہ پنجاب نہیں دے رہا ہے تو ہم بھی نہیں دیں گے۔ یہ بالکل غلط پالیسی ہے۔ Recovery premium بالکل ہونا چاہیے because that is an incentive for the farmer to grow good variety اور اس سے پاکستان کو فائدہ ہوگا، پاکستان کے farmer کو فائدہ ہوگا اور چینی زیادہ پیدا ہوگی۔ لہذا آپ ruling دیں یا پھر اس کو Agriculture Committee میں اس issue کو بھیجیں۔ It is a very important issue اور technical وجہ سے یہ رکا ہوا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: The Committee Chairman is here. You can take a suo moto action also on that. Now, the Question Hour is over. Remaining answers as tabled are taken as read. Now, we will go on to the leave application.

[The Question Hour is over. The remaining questions and their answers are placed on the table of the House and taken as read.]

100. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 03-04-2008 at 10:10 a.m.)

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(*a*) *the total income and expenditure of the National Fertilizer Corporation during the financial year 2006-2007;*

(*b*) *the grants or the aids given to the said Corporation by the Federal Government during the above said period;*

(*c*) *the total strength of the employees, grade wise, as on 30-06-07;*

(*d*) *the total expenditure of the Corporation on the establishment/ employees during the said period?*

Syed Naveed Qamar : (a) Total income and expenditure of National Fertilizer Corporation (NFC) during financial year 2006-2007 is as under:

(Rs. in Million)

-	Income	892.246
-	Expenditure	129.200

(b) No grants / aid have been received by the Corporation from the Federal Government during 2006-2007.

(c) The No. of employees of NFC with grade-wise break-up as on 30th June, 2007 is as under:

No. of Employees

-	Management Grade	4
-	Executive Grade	43
-	Non Executive	59

(d) The total expenditure of the Corporation on the establishment/ employees of NFC during 2006-07 stood at Rs. 66.312 million.

102. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 11-04-2008 at 10:35 a. m.)

Will the Minister for Textile Industry be pleased to state the policy of the government to award scholarships to the students of National Textile University, Faisalabad?:

Chaudhry Ahmed Mukhtar: The requisite information is being collected from the NTU, Faisalabad and will be placed on the Table of the House as soon as received.

103. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 11-04-2008 at 10:35 a.m.)

Will the Minister for Textile Industry be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to start Masters and Ph. D courses in Textile Engineering in the National Textile University, Faisalabad, if so, when?

Chaudhry Ahmed Mukhtar : The requisite information is being collected from the NTU, Faisalabad and will be placed on the Table of the House as soon as received.

104. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 12-04-2008 at 12:15 p.m.)

Will the Minister for Textile Industry be pleased to state the steps taken by the National Textile University, Faisalabad for the safety of students within the campus and hostels of the university?

Chaudhry Ahmed Mukhtar : The requisite information is being collected from the NTU, Faisalabad and will be placed on the Table of the House as soon as received.

106. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:**(Notice received on 15-04-2008 at 09:10 a.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the criteria prescribed for appointment of a permanent representative of Pakistan in United Nations; and

(b) The name, educational qualification and date of appointment of the present permanent representative of Pakistan in United Nations?

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi : (a) The practice followed in the appointment of a Permanent Representative of Pakistan to the United Nations encompasses a variety of factors. The first and foremost is that such an appointment is made purely on the basis of merit, professional competence, suitability and relevant experience. Other considerations include varied experience in the conduct of international affairs, including multilateral diplomacy. The Permanent Representative is required to promote the country's interest in international fora.

(b) The information in this regard is as follows:

Sl. No.	Name	Qualification	Date of Appointment
1.	Mr. Munir Akram, Ambassador and Permanent Representative of Pakistan to the United Nations, New York.	MA, LLB	May 21, 2002
2.	Mr. M. Masood Khan, Ambassador and Premanent Representative of Pakistan to the United Nations, Geneva.	MA (English)	March 13, 2005

107. ***Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 15-04-2008 at 10:27 a.m.)

Will the minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the expenditure incurred and target achieved on the lining of water courses during the last five years?

Chaudhry Nisar Ali Khan: The project titled "National Program for Improvement of Watercourses in Pakistan" was launched in May, 2004. GOP expenditure incurred under the project is Rs. 26,683 million whereas 47,737 watercourses have been improved/rehabilitated so far.

.,8

108. ***Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 15-04-2008 at 10:38 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the total wheat produced in the country during the year 2007;

(b) the reserve stocks of wheat in the country in the year 2007;

(c) the surplus wheat available for export in the year 2007;

(d) the targets fixed for production of wheat in the country during the year 2008; and

(e) the annual consumption of wheat in the country during the last five year?

Chaudhry Nisar Ali Khan: (a) The total wheat produced during 2006-07 was 23.3 million tons.

(b) The public sector wheat stocks during 2007 were 4.80 million tons.

(c) In 2007 the surplus wheat available for export was 0.5 million tons.

(d) The target fixed for wheat production during 2007-08 was 24 million ton.

(e) The annual consumption of wheat in the country during the last five years is given as follows.

Year	Consumption (Million Tons)
2006-07	21.883
2005-06	21.441
2004-05	19.328
2003-04	18.239
2003-03	19.213

109. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 16-04-2008 at 12:30 p.m.)

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the funds provided by US, Japan and Germany for development in the field of science technology during the financial years 2004-05 and 2005-06;

(b) the details of projects established with this fund; and

(c) the impact of those projects on economy of the country?

Ms. Tahmina Daultana : (a) Japan and Germany did not provide any fund during 2004-05 and 2005-06. USA also did not provide funds in cash and kind, but it contributed towards Research Studies jointly undertaken by Pakistani and US R&D organizations. Under Pak-US agreement on Science and Technology Cooperation 2003 both the countries shall incur their funds in the home country

(b) Annexure A.

(c) Impact in quantitative term can not be ascertained. However, more than 40 scientists were trained in US labs and more than 10 labs were upgraded/ equipped to carry out experiments in consultation with the American counterparts.

<u>**Annexure-A**</u>

PAK US JOINT FUND FOR SCIENCE & TECHNOLOGY

2004-05

S.#	Name of Project	Pak Commitment (Rs)	US Share (US$)
1.	**Metrology Standards and Quality Capacity Building.** a) Capacity Building in Physical Metrology(NPSL) b)Capacity Building in Standards Development (PSQCA) c)Capacity Building in Quality Management (PNAC)	5,904,000	98,400
2	Model Telemedicine Center (HFH, RWP)	1,500,000	25,000

3	Interactive Grid Analysis Environment Collaboration (NUST)	4,823,040	80,384
4	Integrated Water Resource Management in Pakistan (PCRWR)	4,336,200	72,270
5	An Assessment of Water Quality in Pakistan (PCRWR)	2,916,000	48,600
6	Water Treatment Using Desalinization and other Methods as Part of Integrated Water Resources Management Effort (PCRWR)	1,500,000	25,000
7	Molecular Biology-Ischemic Heart Research (CAMB)	2,544,000	42,400
8	Serum Interferon Response in HCV Hepatitis Patients (CAMB)	5,937,960	98,966
	Total:-	**29,461,200**	**491,020**

2005-06

Sr. #	Projects	Pak Commitment (Rs)	US Share (US$
1	Intensification of Forensic Services and Research at Centre for Applied Molecular Biology (CAMB)	7,119,000	160,000
2	Understanding and control of plant viral disease complexes in Pakistan (NIBGE)	8,520,000	175,000
3	Gene pyramiding through genetic engineering for increased salt tolerance in wheat (NIBGE)	2,872,800	350,000
	Total:-	18,511,800	685,000

DEFERRED QUESTIONS

(Question Nos.1 to 18 were originally set down for answering on 25th April, 2008 but were deferred)

1. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:**(Notice received on 01-03-2008 at 08:40:a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state the increase made in the prices of medicines in the country during the last three years?

Ms. Sherry Rehman: Ministry of Health has not allowed any across the board increase in the prices of medicines since December, 2001. However, price increase during last 03 years has been allowed in the case of 34 products constituting 32 generics (Details at Annex).

Annexure

DETAILS OF PRICE INCREASE OF LIFE SAVING DRUGS DURING LAST 3 YEARS

S.No	Generic Name / Pharmacological Group	Brand Name / Company	Previous Price/ Pack (Rs)	Price recommended by the Price Recommendatory Committee and approved by Ministry of Health
1.	Benzathin penicillin Inj 0.6 million unit (Antibiotic)	Penidure LA Inj. (M/s Wyeth)	Rs.15.00/Vial	Rs.25.00/vial
	Benzathin penicillin Inj 1.2 million unit (Antibiotic)	Penidure LA Inj. (M/s Wyeth)	Rs.22.00/Vial	Rs.40.00/vial (2005)
2.	Digoxin tab 0.25mg (Cardioactive)	Lanoxin Tablets (M/s GlaxoWellcome)	Rs.12.00/25's	Rs.25.00/25's
	Digoxin Inj 0.25mg/ml (Cardioactive)	Lanoxin Inj. (M/s GlaxoWellcome)	Rs.36.50/5 Amp	Rs.50.00/5 amp (2005)
3.	Thyroxin 50 mcg Tablets (Hormone)	Thyroxin Tablets (M/s GlaxoWellcome)	Rs.12.00/100's	Rs.30.00/100's (2005)
4.	Carbimazole Tablets 5mg (Antithyrod)	Neo-Mercazole Tablets 5mg (M/s Reckitt Beneckiser)	Rs.40.00/100's	Rs.50.00/100's (2005)
5.	Procyclidine Tablets 5mg (Anti-Parkinsonson)	Kemadrin Tablets (M/s GlaxoWellcome)	Rs.50.00/100's	Rs.100.00/100's (2005)
6.	Glyceryl Trinitrate Tablets 0.5mg (Anti-Angina)	Angised Tablets (M/s GlaxoWellcome)	Rs.13.00/30's	Rs.25.00/30's (2005)
7.	Phenytoin Sodium Caps. 100mg (Psychotropic)	Dilantin Cap (Parke-Davis)	Rs.110.00/100's	Rs.150.00/100's (2005)

8.	Phenytoin Sodium Suspension 30mg/5ml (Psychotropic)	Dilantin Suspension 30mg/5ml (Parke Davis)	Rs.20.00/120ml	Rs.30.00/120ml (2005)
9.	Prednisolone tablet 5mg. (Steroid, anti- inflammatory)	Deltacortil Tablets. (Pfizer)	Rs.500.00/1000's Rs.5.00/10's	Rs.750.00/1000's Rs.7.50/10's (2005)
10.	Methyl dopa...............250mg	Aldomet 250mg Tablets (MSD)	Rs.220.00/100's	Rs.342.00/100's (2005)
11.	Chlorpromazine......25mg Chlorpromazine.......50mg Chlorpromazine.....100mg Chlorpromazine..25mg/ml Chlorpromazine......25mg	Largectil Tablets 25mg (Aventis) Largectil Tablets 50mg (Aventis) Largectil Tablets 100mg (Aventis) Largectil Syrup 25mg (Aventis) Largectil Injection 25mg (Aventis)	Rs.57.74/15x20's Rs.17.16/50's Rs.29.76/50's Rs.11.42/120ml Rs.78.90/10's	Rs.75.00/300's Rs.22.30/50's Rs.39.00/50's Rs.15.00/120ml Rs.112.57/10's (2005)
	Each 100ml contains:- Dextrose Anhydrous ....5gm Sodium Chloride ....0.9gm Water for Injection ...q.s	(Otsuka) (Ahad Pharma) (Mac&Rains) (Marion) (Shazeb) (A.Z Pharma) (M.S Enterprises)	Rs.27.91/1000ml	Rs.34.00/1000ml (2006)
13.	Each 100ml contains:- Dextrose Anhydrous ....5gm Water for Injection ....q.s	(Otsuka) (Ahad Pharma) (Mac&Rains) (Marion) (Shazeb) (A.Z Pharma) (M.S Enterprises)	Rs.28.31/1000ml	Rs.33.00/1000ml (2006)
14.	Each 100ml contains:- Sodium Chloride ....0.9gm Water for Injection ....q.s	(Otsuka) (Ahad Pharma) (Mac&Rains) (Marion) (Shazeb) (A.Z Pharma) (M.S Enterprises)	Rs.28.31/1000ml	Rs.32.00/1000ml (2006)
15.	Each tablet contains:- Isosorbide Dinitrate...................10mg	(Efroze) (Atco)	Rs.36.05/100's	Rs.57.00/10x10's (2006)
16.	Each gm contains:- Bacitracin Zinc...............500units Polymyxin B Sulphate.........10,000units	Polyfax Eye Ointment (GSK)	Rs.7.31/4gm Rs.11.00/6gm	Rs.10.00/4gm Rs.15.00/6gm (2007)
17.	Povidone- Solution Iodine USP.........................10.0gm eq. to 1.0g available Iodine (1% w/v) (USA)	Pyodine Solution (Brookes)	Rs. 27.52/60ml Rs.110.00/450ml	Rs.32.00/60ml Rs.150.00/450ml (2007)
18.	Each 500ml contains:- Sodium Chloride (BP)................1.75g Trisodium Citrate Dihydrate (BP)...........1.45g Potassium chloride (BP).........0.75g Glucose Anhydrous (BP)..........10gm	(Werrick) (Wilson's) (Scotmann)	Rs. 35.00/500ml	Rs.44.20/500ml (2007)
19.	**Disprin Tablet** Each tablet contains:- Aspirin....................300mg Citric Acid.................30mg Calcium Corbonate.....90mg	Disprin Tablet (Reckitt Beckiser)	Rs.0.57/1	Rs. 0.70/1 (2007)
20.	**Disprol Tablet** Each tablet contains:- Paracetamol....................500mg	Disprol Tablet (Reckitt Beckiser)	Rs. 0.57/1	Rs. 0.70/1 (2007)
21.	Each 100ml contains:- Naphazoline Nitrate B.P.................125mg Ephedrine Hydrochloride B.P...500mg 9 Alpha- FluoroPrednisolone 21- Acetate ....2.5mg Distilled Water qs.......100ml	RhinoSone Nasal Spray (Schazoo)	Rs. 22.85/15ml	Rs. 32.00/15ml (2007)

22.	Each vial contains:- Betain Glucuronate......................750mg Diethanolamine Glucuronate...........................200mg Nicotinamide...........................41mg Di-distilled water 10ml	Jetepar Injection (Popular)	Rs. 90.20/5x10ml (18.04/1x10ml)	Rs.100.00/5x10ml (2007)
	Each 100ml contains:- Betain Glucuronate...........3.750gm Diethanolamine Glucuronate...........................1gm Nicotinamide....................0.200gm Sobitol 40.P. 100 in aromatized Vehicle q.s..........................100ml	Jetepar Syrup (Popular)	Rs. 72.85/112ml	Rs. 90.00/112ml (2007)
24.	Contains:- P.V.C Film.......................70.2% Adhesive coating................19.4% Acrinol Pad..........................10.4%	Saniplast First Aid Bandages (Medium Size) (Uniferoze)	Rs. 65.00/100	Rs.100.00/100 bandages (Rs.1.00/1 bandage) (2007)
25.	Each tablet contains:- Amoxicillin Trihydrate eq. to Amoxycillin.......................500mg Clavulanic acid (as Potassium salt).... 125mg (Penicillinic antibiotic)	Calamox 625mg tablets (Bosch)	Rs.48.00/6's	Rs.84.00/6's (2005)
26.	Each tablet contains:- Amoxicillin Trihydrate eq. to Amoxicillin...............250mg Clavulanic acid (as Potassium salt)......125mg (Penicillinic antibiotic)	Calamox 375mg tablets (Bosch)	Rs.48.00/6's	Rs.54.00/6's (2005)
27.	Zaftolin inhaler Salbutamol..................... 100mcg	Zaftolin inhaler (Zafa) (Macter)	Rs. 67.79/1's	Rs.80.00/1's (2006)
28.	Yellow Fever Vaccine (YFV)	Sindh Medical Store	Rs.853/1's	Rs.2000.00/1's (2007)
29.	Each tablet Contains: Aluminium Hydroxide Dried Gel............250mg Magnesium Trisilicate........500mg	Trisil Tablets (Efroze).	Rs. 184.18/500's	Rs. 250.00/500's (2006)
30.	Each film coated tablet contains:- Rifampicin....................150mg Isoniazid.........................75mg Ethambutol Hcl...........275mg Pyrazinamide...............400mg	(Wyeth) (Schazoo) (Novartis) (Pacific) (Amson)	Rs.389.34/80's	Rs.452.00/10x8's (2006)
31.	Each tablet contains:- Rifampicin.....................120mg Isoniazid...........................60mg Ethambutol Hcl..............225mg Pyrazinamide.................300mg	(Wyeth) (Schazoo) (Novartis) (Pacific) (Amson)	Rs.439.40/100's	Rs.510.00/10x10's (2006)
32.	Each tablet contains:- Rifampicin.....................150mg Isoniazid...........................75mg Ethambutol Hcl..............300mg	(Wyeth) (Schazoo) (Novartis) (Pacific) (Amson)	Rs.279.39/80's	Rs.324.00/10x8's (2006)
33.	Each tablet contains:- Ethambutol Hcl..............400mg Isoniazid.........................150mg	(Wyeth) (Schazoo) (Novartis) (Pacific) (Amson)	Rs.245.00/100's	Rs.284.00/10x10's (2006)
34.	Each 5ml contains:- Rifampicin B.P................100mg Isoniazid B.P......................50mg	(Wyeth) (Schazoo) (Novartis) (Pacific) (Amson)	Rs.30.55/50ml	Rs.35.00/50ml (2006)

2. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 04-03-2008 at 12:50: p.m)

Will the Minister for Health be pleased to state the steps being taken by the Government to provide free medical treatment to the poor people of the country?

Ms. Sherry Rehman: The Ministry of Health is taking the following steps through its development program and regular health intervention together with the departments of health at the provincial and district level. The Primary Health Care Services are provided through a network of Basic Health Units (5300) and Rural Health Centers (552) and MCH Centers to the people of Pakistan, which are free of cost, and include the following interventional programs from the Federal PSDP:

(a) The Ministry is running its torch bearer Lady Health Workers Program costing Rs.5 billion annually, where health care services for minor ailments and preventive services to mothers and children are provided at the door step of the population through 100,000 Lady Health Workers especially to rural areas and urban slums.

(b) The Ministry has recently launched a 20 billion program for five years to prevent maternal, newborn and children death (MNCH) and improve their health through induction and training of 10,000 Community Midwives over the project period and strengthening the services at the BHUs, RHCs and District and Tehsil Hospitals.

(c) Immunization against seven deadly diseases is provided to all the children under one year age through an annual cost of 1.6 Billion.

(d) To address one of the most prevalent diseases Tuberculosis, The National Tuberculosis Program (TB DOTS) is running with an annual cost of 205 million providing free of cost diagnostic and treatment facilities.

(e) Another 100 million annually is spend on the prevention and treatment of Malaria.

(f) The HIV/AIDS Control Program is run with a cost of 350 million annually, where free of cost treatment is offered to the AIDS patient and prevention from this deadly disease.

(g) A Rs. 500 million are annually incurred on the prevention and treatment of hepatitis in the country.

(h) A program to prevent and control blindness in the country is initiated with a yearly allocation of Rs.500 million.

(i) To address the highly prevalent nutritional disorders, the Ministry is running the National Nutrition Program of Rs.200 million.

(j) Finally, Hepatitis B initiative pilot project (20 districts) in under implementation.

3. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 05-03-2008 at 08:40:p.m)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(*a*) *the percentage of increase / decrease in the yield of major crops in the country during the last three years; and*

(*b*) *the steps being taken by the Government to improve the yield of those crops?*

Chaudhry Nisar Ali Khan:(a) The percentage increase/decrease in yield of major crops in the country during the last three years is given below:—

		Crops Yield		Increase/Decrease in 2007-08 over 2005-06
Crops	2005-06	2006-07	2007-08	(Percent)
		kgs/per hectare		
Cotton	714	718	649	(-) 9.10
Sugarcane	49200	53200	54200	10.16
RICE				
Basmati	1721	1691	1780	3.43
Irri	2869	2861	2974	3.65
Wheat	2519	2728	2568	1.95
Maize	2984	3037	2852	(-) 4.42

(b) The following steps are being taken to increase the yield of those crops.

(i) Provincial Agriculture Extension Departments educate the farmers at local level as well as through electronic and print media regarding good agricultural practices.

(ii) Ensure timely availability of inputs like seed, fertilizer and pesticides/ herbicides. The supply of agri credit is also ensured.

(iii) Government adopted policy of placing herbicides on generic list. This measure helped in reducing the herbicides prices by 30 to 40 percent and help farmers to increase herbicides use.

(iv) Government subsidized the imported urea and extend a subsidy of Rs.470/- per bag of DAP to promote balanced use of fertilizer for increasing production.

(v) The farmers are also advised for judicious use of water and micro management of irrigation water at local level by Irrigation and Agriculture Departments.

4. ***Mr. Raza Muhammad Raza**:(Notice received on 05-03-2008 at 12:47:p.m)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the steps taken to provide bulldozers for agriculture purpose in Balochistan;

(b) the funds allocated for the purchase of the said bulldozes; and

(c) the number of bulldozers working in the agriculture sector in Balochistan at present?

Chaudhry Nisar Ali Khan: (a) Project titled "Land and Water Resources Development for Poverty Reduction in Pakistan" that was approved by ECNEC at a cost of Rs.3,400 million envisages supply of 200 Nos. of Bulldozers for agriculture purposes in Balochistan and 100 Nos. to N.W.F.P. The Contract has been signed with the successful bidder. 1st lot of 50 units of bulldozers (25 units each for Balochistan and N.W.F.P.) is expected to arrive in the month of July/August, 2008.

(b) Funds amounting to Rs.2,800 million have been allocated in PSDP 2007- 08 for the purchase of the said bulldozers.

(c) Agriculture Department, Balochistan has a fleet of 315 bulldozers, majority of which have completed their economic life.

5. ***Dr. Kauser Firdaus**: (Notice received on 17-03-2008 at 13:40:p.m)

Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the objectives of the Millennium Development Goals, indicating also the progress made to achieve those goals?

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: MDGs represent a global partnership to respond to the world's main development challenges relating to poverty reduction education infant child and maternal health gender equality combating AIDS and other diseases and environment sustainability. MDGs are an agreed set of eight goals (seven operational and one of partnership between developed and developing countries) to be achieved collectively. Poor countries have pledged to govern better and invest in their people through health care and education while the rich countries have pledged to support them through aid debt relief and fairer trade. Pakistan has made significant progress in achieving all the seven operational goals since the United Nations Millennium Summit in 2000. Government's commitment to the MDGs was reflected in policy documents including the Poverty Reduction Strategy Paper and Medium Term Development Framework 2005-10. Pakistan reports progress on achievement of MDGs periodically. The latest Pakistan Millennium Development Goals Report 2006 was released in March 2007.

Progress made by the Government to achieve the MDGs includes devising appropriate policies and programmes and allocation of adequate funds for achieving the MDGs.

An account of goal-wise progress made by the Government is given at Annex-I.

Annex-I

Goal 1: Eradicate Extreme Poverty and Hunger

- Pro-poor expenditure increased From Rs.180 billion in 2001-02 to Rs. 497 billion 2006-07.
- Promoting the Public-Private Partnership.
- Providing access to the poor to financial resources through micro-credit finance.
- Implementing Social Protection Strategy targeting the vulnerable (poor and non-poor).

Goal 2: Achieve Universal Primary Education

- National Education Policy 1998-2010 For improving the overall literacy, enrolment Education Sector Reforms Action Plan 2001—2005.
- National Education Assessment System (NEAS) to improve the quality of education at elementary level.

- Madrassa reforms programme.
- Public Private Partnership in Education.

Goal 3: Promoting Gender Equality and Empowerment

- National Commission for Human Development established in 2002 for improving adult literacy and universalizing primary education.
- Increased women seats in both the Houses of Parliament as well as at local government.

Goal 4: Reduce Child Mortality

- Expanded Programme on Immunization (EPI) against seven vaccine preventable diseases.

Goal 5: Improve Maternal Health

- Employed 100.000 lady Health Workers to provide basic health care services to women on their doorstep.
- Maternal Neonatal and Child Care for improving access to effective services.

Goal 6: Combat IIIV/AIDS, Malaria and other diseases

Launched various programmes apart from Women Health Project which include:

- National AIDS Control Program.
- National Tuberculosis Control programme.
- Malaria Control Programme.

Goal 7: Ensure Environmental Sustainability

- Clean Drinking Water Initiative launched to provide clean drinking water for all.
- National Sanitation Policy has been approved in September 2006.
- Launched Khushhal Pakistan Programme in 2002-03.
- Created Khushhal Pakistan fund in 2005-06 with an endowment of Rs. 5 billion. The allocation is being spent on education, health, water and sanitation etc.

6. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder**: (Notice received on 19-03-2008 at 10:50:a.m)

Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that an amount of Rs.100 million was allocated in the PSDP 2006-07 for establishing a Cancer Hospital at Lahore, if so, the amount received and spent on this project so far; and*

(b) *the time by which this project will be completed?*

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: (a) The project "Cancer Hospital Lahore (unapproved)" was included in the PSDP 2006-07 at Sr. No. 62 under Finance Division Estimated cost of the project was Rs. 1,000 million and funds of Rs. 100 million were earmarked in 2007. The project will be executed and operated by Health Department, Government of Punjab.

Health Department, Government of Punjab has not prepared the PC-I of the project. Therefore, the allocated funds could not be released and spent during 2006-07. However, the PC-II of the project at a cost of Rs. 46.34 million has been included at Sr. No. 89 under Health Division in the current PSDP 2007-08. The entire amount of Rs. 46.34 million has been allocated in the current financial year.

(b) Exact time of completion of the project will be determined after preparation and approval of the final PC-I, based on the PC-II.

7. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 24-03-2008 at 12:00:a.m)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the details of projects in agricultural research undertaken during the last five years?

Chaudhry Nisar Ali Khan: 1. Ministry of Food, Agriculture & Livestock (MINFAL) has undertaken 29 development projects on agricultural research during the last five years (2003-04 through 2007-08). Details of projects are attached as Annex-I.

2. The main thrust of agricultural research projects sponsored by MINFAL during this period was on improving the productivity per unit of land, labor, water and animal; and increasing the profitability of farm operations with emphasis on small farmers. In addition research had focused on enhancing the competitiveness of

agricultural products in the international market and sustainability of natural resource base particularly land and water.

3. Pakistan Agricultural Research Council (PARC) being the premier research institution in Pakistan has a strategic role to play in advancing agricultural research and technology. It must stay on the forefront of scientific and technological advances in implementing the national agricultural research agenda consistent with the agricultural development objectives envisaged in the MTDF (2005-2010) and Vision 2030. It may be recalled that during the 1980's and 1990's, the national agricultural research system led by PARC was instrumental in the development and dissemination of green revolution technologies leading to tripling of yield per acre of major crops (wheat, rice, cotton) achieving food security, reducing rural poverty, increasing farm income and improving quality of life in rural Pakistan. It is now being strengthened to address the challenges of 21st century; and develop new technologies such as zero tillage, integrated pest management, bed planting, etc. which are more efficient and productive.

4. The recent paradigm shift from green revolution to gene revolution, from conventional agriculture to high value agriculture, and from domestic to global markets have led MINFAL to fund research projects which on the one-hand are pro-small farmers, pro-poor and pro-nature, and on the other competitive in the global markets. These projects are being implemented by PARC, NIBGE, NIAB, Central Cotton Research Institute, Multan and the various provincial research institutes in Pakistan.

5. Some of the flagship projects funded by MINFAL over the last 5 years include: (i) Modernization and Strengthening of National Wheat Program with focus on control of global rust-Ug99 – the so called wheat fungus; (ii) Development of Bt-Cotton and Improvement of Cotton Fiber; (iii) Development of drought, temperature and salt tolerant varieties of wheat, rice, sugarcane, pulses and oilseeds.

6. Other important research projects being undertaken deal with emerging issues and problems such as (i) Surveillance, Monitoring, and Control of Avian Flue epidemic in poultry; (ii) Control of Cotton Leaf Curly Virus (CLCV) and Mealybug; (iii) Management of Sudden Death Phenomenon of Mango; (iv) Introduction of Sugar Beet and Enhancement of Sugarcane Productivity; (v) Use of True Potato Seed (TPS) and Virus Free Seed Production; (vi) Tea Research & Development, etc.

7. In the livestock and fisheries sector, the focus of research has been on improving the productivity through disease management and better nutrition. I am pleased to inform the House that as a result of these research efforts, Pakistan has recently been declared free of rinderpest disease.

8. Further to improve the competitiveness of our agricultural export,. several initiatives have been taken including Strengthening of the Quarantine Measures and Grain Quality Testing Facilities to meet international standards, and WTO requirements.

9. These are some of the examples of the MINFAL's research activities. More details can be provided by MINFAL on these and other research projects.

Annex-I

Agriculture Research Projects of MINFAL in Last Five Years 2003-04 to 2007-2008

S #	Name of the Schemes	Cost (Million Rs.)	Duration	Date of Implementation	Date of Completion
2003-04					
1	Integration of Agriculture Research and Extension Activities.	197.3	3 Years	July, 2003	June, 2006
2	Tea Research and Development Programme	58.5	5 Years	July, 2001	June, 2006
3	Introduction of Sugarbeat and Enhancement of Sugarcane Productivity.	35.000	6 Years	July, 2002	June, 2008
4	Coastal Zone Agriculture Development and Research Institute, Thatta.	22.417	5 Years	July, 2001	June, 2006
5	Use of True Potato Seed (TPS) for Seed Tuber Production	16.320	6 Years	July, 2002	June, 2008
6	Managing Burewala Strain of Cotton Virus All Pakistan	149.100	5 Years	July, 2003	June, 2008
7	Strengthening of Coordinated Research Programme of PARC.	17.100	4 Years	July, 2003	June, 2007
2004-05					
8	Etiology & Management of Sudden Death Phenomenon in Mango.	25.470	4 Years	July, 2004	June, 2008
9	National Coordinated Research and Development Project on Implementation of wool Quality.	16.500	4 Years	July, 2004	June, 2008

10	Pesticide Quality Control and Research Lab. in Balochistan.	19.300	5 Years	July, 2004	June, 2009
11	National Research and Development Project for Spate Irrigation System in Rod Kohi Areas.	196.800	5 Years	July, 2004	June, 2009
12	National Insect Museum & Insect Pest Informatics (NIMPI)	37.318	4 Years	July, 2004	June, 2008
2005-06					
13	Restructuring & Strengthening of National Agriculture Research System.	723.867	5 Years	July, 2005	June, 2010
14	Surveillance of Monitoring of Avian Influenza Preparation for Control of Outbreak	39.850	3 Years	July, 2005	June, 2008
15	Strengthening & Sustenance of Grain Quality Testing Laboratory	8.700	3 Years	July, 2005	June, 2008
16	Strengthening of Modernization of National Wheat Research Program.	26.474	2 Years	July, 2005	June, 2007
17	Improving Crop Salt Tolerance through Genetic Engineering.	28.500	3 Years	July, 2005	June, 2008
18	Strengthening of on-going Research Activities at NARC to Boost Farm Productivity	39.500	1 Year	January, 2006	December, 2006
19	Strengthening of Livestock & Fisheries Research in PARC.	15.426	1 Year	January, 2006	December, 2006
20	Improvement of Cotton Fibre through Transgenic Technology.	29.992	3 Years	July, 2005	June, 2008
2006-07					
21	Maximization of Tea Plantation in Hazara & Swat.	6.980	1 Year	July, 2006	June, 2007
22	Strengthening of PARC Research Program.	35.774	2 Years	July, 2006	June, 2008
23	Up-gradation of Cotton Research Institute Multan as International Institute.	336.085	5 Years	July, 2006	June, 2011
24	Implementation of PARC Reform Agenda as Approved by the Prime Minister	16.500	One and half Years	January, 2007	June, 2009
25	Micronutrient Management for Sustaining Major Cropping System & Fruit Orchard.	36.500	5 Years	July, 2006	June, 2011
26	Strengthening of on-going Wheat Rust Research Activities in Pakistan.	39.760	2 Years	July, 2006	June, 2008

27	Pilot project for Adoption of Water Saving Cultivation Pot	11.220	2 Years	July, 2006	June, 2008
28	Research for Agriculture Development Programme	2963.000	5 Years	July, 2006	June, 2011
2007-08					
29	National Institute of Genomics and Advance Bio-Technology.	482.701	5 Years	July, 2007	June, 2012

8. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi**: (Notice received on 24-03-2008 at 12:00:a.m)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(*a*) *the number of officers in grade 16 to 21 working in the National TB. control programme and HIV/Aids Control programme; with province wise breakup; and*

(*b*) *the amount allocated for these programmes during the last four years with province wise break up?*

Ms. Sherry Rehman: (a) The number of officers in grade 16 to 21 working in National TB Control Programme and HIV/AIDS Control Programme with province wise breakup is given as under:—

T.B. Control Programme.

No. of Officer	BPS	Domicile
01	20	NWFP
01	19	Punjab
01	17	NWFP
01	16	Sindh

HIV/AIDS Control Programme.

01	20	Islamabad
03	18	01-Islamabad 01-Punjab 01-Northern Area.
06	17	05-Punjab 01-NWFP
01	16	Punjab

(b) Province wise fund allocation during last 04 years:—

Province	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08
T.B. Control Programme.				
NTP	0.65	1.25	9.9	10.25
Punjab	3.9	7.5	59.4	61.5
Sindh	2.6	5	39.6	41
NWFP	1.95	3.75	29.7	30.75
Balochistan	1.95	3.75	29.7	30.75
AJK	0.65	1.25	9.9	10.25
FATA	0.65	1.25	9.9	10.25
N. Area	0.65	1.25	9.9	10.25
National HIV/AIDS Control Programme.				
NACP	175.00	227.00	253.00	223.00
Punjab	117.209	98.093	127.696	132.586
Sindh	58.320	82.515	111.814	121.171
NWFP	41.655	46.399	60.420	54.801
Balochistan	36.898	35.456	51.406	45.943
AJK	14.970	12.259	13.643	10.389

9. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi**: (Notice received on 24-03-2008 at 12:00.a.m)

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the total number of industrial units in Hub, Baluchistan indicating also the number of sick units;

(b) the number of employees in those units with grade wise and province wise break up; and

(c) the time by which the sick units will be revived?

Syed Naveed Qamar: (a) Data has been collected from Industries Department, Government of Balochistan. The position is as under:—

(i)	Total number of industrial units established in Hub, Balochistan	**200**
(ii)	Total number of sick units	**85**

(b) The total number of employees in Hub Industrial Trading Estate are 20,651 (6,550 regular workers and 14,101 contract labour). The Labour and Manpower Department of Balochistan Government has informed that no proper survey has since been conducted to ascertain the exact number of employees in the Industrial units in Hub with Grade-wise and Province-wise break-up. According to them, rough estimate 50% workers belong to Balochistan while 50% are from other Provinces.

(c) The expected dates for revival of Sick units vary from unit to unit, is tentative and extendable on request of the industrial unit under revival. The tentative dates for revival of the 08 sick units is as under as reported by Lasbela Industrial Estates Development Authority:—

S. No.	Name of unit	Date of Revival (expected)
1.	M/s. National Video Industries (Pvt.) Ltd.	10-05-2008
2.	M/s. Crystal Soap & Consumer Products	June, 2008

76

3.	M/s. Bela Printing & Packaging Corporation Ltd.	30-07-2008
4.	M/s. Rose Field	24-04-2008
5.	M/s. Ghousia Cooking Oil (Pvt.) Ltd.	24-04-2008
6.	M/s. Balochistan Match Ind. Ltd.	19-08-2008
7.	M/s. Mekran Marbles	02-05-2008
8.	M/s. Tilon (Pvt.) Ltd.	06-05-2008

10. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 26-03-2008 at 14:00:p.m)

Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that medical treatment to non-entitled gynae patients in Federal Government hospitals in Islamabad, is not provided, if so, its reasons?

Ms. Sherry Rehman: It is stated that Medical treatment is being provided to all Gynae patients in Federal Government Hospital in Islamabad irrespective of their entitlement.

11. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 29-03-2008 at 08:35:a.m)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the total income and expenditure of the PASSCO during the financial year 2006-2007;

(b) the grants or the aids given to the said Corporation by the Federal Government during the above said period;

(c) the total strength of the employees, grade wise, as on 30-06-07; and

(d) the total expenditure of the Corporation on the establishment / employees during the said period?

Chaudhry Nisar Ali Khan: (a)

Total income	*Rs. Million*
(i) Sale..	12,957.077
(ii) Other income	172.455
	13,129.532
Total Expenditure	
(i) Operating Expenses (Field)	12,378.388
(ii) Administrative Expenses	195.764
(iii) Financial Charges	1,619.559
(b) Cost Differential Claim received	**14,193.711**
From Federal Government	**1,038.711**

(c) Scale/Grade	Strength on 30-06-2007
21	1
20	6
19	9
18	40
17	45
16	218
Total	**319**
7	7
6	461
5	77
4	275
3	286
2	216
1	4
Total	1326
Grand Total	**1645**

(d) Total Expenditure on Establishment Employees-Financial year 2006-2007.

Salaries & Allowances (Field)	361.525
Salaries & Allowances—Head Office	171.273
	532.798

Eligibility for direct recruitment

Second Class or Grade 'C' Master Degree or equivalent in Chemistry / Pharmacology / Microbiology / Biotechnology or B. Pharmacy.

(i) 05 years experience in the relevant field (s).

OR

(i) M.Phil or equivalent in the above subject.
(ii) 03 years experience in the relevant field(s).

OR

(i) Ph.D or equivalent in the above subject.
(ii) 01 year experience in relevant field (s).

Age limit 25-35

The vacant posts through FPSC are submitted to FPSC after calculation of regional provincial quota. The FPSC, advertise the same in the press. They conduct tests and interviews of the candidates and recommend the suitable candidates for the post of FID. Quota-Wise distribution of the vacant posts as follow:

(MERIT 7,5%)	
(PUNJAB 50%)	(Merit 45% Women 5%)
(SIND (R) 11.4%)	(Merit 10.6% Women 1.14%)
(Sindh (U) 7.6%)	(Merit 6.84% Women 0.76%)
(NWFP 11.5%)	(Merit 10.35% Women 1.15%)
(BALOCHISTAN 6%)	(Merit 5.4% Women 0.6%)
(NA/FATA 4%)	(Merit 3.6% Women 0.4%)
(AJK 2%)	(Merit 1.8% Women 0.2%)

Annexure-A

LIST OF FEDERAL INSPECTOR OF DRUGS

S.NO.	NAME OF OFFICER	DOMICILE	QUALIFICATION	MODE OF APPOINTMENT	DATE OF APPOINTMENT / PROMOTION	PRESENT POSTING	REMARKS IF ANY
1.	Dr. Akhtar Hussain	Punjab	Ph.D (Pharma.)	Promotion	9.1.2001	FID, Drugs Control Administration, Lahore	-
2.	Mr. Rehmat Ullah Baig Alvi	FATA	B. Pharmacy	Promotion	9.1.2001	FID, Drugs Control Administration, Karachi	-
3.	Mr. Noor Muhammad Shah	NWFP	Ph (Pharma)	Direct	17.4.2002	FID, Drugs Control Administration,Peshawar	-
4.	Mr. Ahmed Din Ansari	Punjab	M.Phil	Direct	20.9.2002	FID, Drugs Control Administration, Karachi	-
5	Mrs. Majida Mujahid	Punjab	M.Phil	Direct	01.09.2004	FID, Drugs Control Administration, Lahore	-
6	Mr. Muhammad Arif	Punjab	B. Pharmacy	Promotion	16.2.2005	FID, Drugs Control Administration, Lahore	-
7.	Mr. Fakhar-Ud-Din Aamir	Punjab	B. Pharmacy	Promotion	16.2.2005	Federal Inspector of Drugs, Islamabad.	-
8	Mr. Obiadullah	NWFP	B. Pharmacy	Promotion	16.2.2005	FID, Drugs Control Administration,Peshawar	-
9	Mrs. Aisha Khalil	Punjab	B. Pharmacy	Promotion	16.2.2005	FID, Drugs Control Administration, Lahore	-
10	Mr. Najam-Us-Saqib	Sindh (R)	B.,Pharmacy	Promotion	10.10.2005	FID, Drugs Control Administration, Quetta.	-
11.	Vacant	-	-	-	-	FID, Drugs Control Administration, Karachi	Current charge assigned to Mrs. Roohi Obaid, Assistant Drugs Controller. However, promotion case is under process for filling up the vacant post
12	Vacant	-	-	-	-	FID, Drugs Control Administration, Karachi	Promotion case is under process.

REGISTERED No. M - 302 / L.-7646

The Gazette of Pakistan

EXTRAORDINARY
PUBLISHED BY AUTHORITY

ISLAMABAD, THURSDAY, APRIL 19, 2007

PART II

Statutory Notifications (S. R. O.)

GOVERNMENT OF PAKISTAN

FEDERAL EMPLOYEES BENEVOLENT AND GROUP INSURANCE FUNDS
(Establishment Division)

NOTIFICATIONS

Islamabad, the 17th April, 2007

S. R. O. 330(I)/2007.—In exercise of the powers conferred under section 4 of Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 (II of 1969), the Federal Government has nominated Mr. Wamiq Javed, Joint Secretary, Law, Justice and Human Rights Division, Government of Pakistan, as member, Board of Trustees, Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Funds Islamabad in place of Mr. Arshad Javed Mir, Joint Secretary who has since been posted out.

[No. 10-1/70-BT.]

NADIR SHAH,
Director (Admn).

Islamabad, the 18th April, 2007

O. 331(I)/2007.—In exercise of the powers conferred by sub-rule ... of the Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer), Rules, 1973 and Section 7 (1) (b) (i and ii) of FPSC Ordinance, 1977 (XLV of 1977), the following method, qualifications and other conditions are laid down for appointment to the following posts in Drugs Control Organizations under Ministry of Health:—

S. No.	Name of the post	BS
1	2	3
1.	Drugs Controller.	20
2.	Chairman Quality Control/Deputy Director General (E&M)/ Director, Central Drugs Laboratory.	19
3.	Deputy Drugs Controller/ Federal Inspector of Drugs/ Assistant Director General (E&M).	18
4.	Assistant Drugs Controller Vice Chairman Quality Control / Assistant Director, Central Drugs Laboratory.	17

METHOD OF APPOINTMENT

The method of appointment to the posts shall be as under:—

S.No	Designation and BS of the post	Method of appointment in percentage	
		By promotion	By initial appointment
1	2	3	4
1.	Controller (BS-20)	80%	20%
2.	C... .man Quality Control/ Deputy Director General (E&M)/ Director, Central Drugs Laboratory (BS-19)	80%	20%

V

1	2	3	4)
3.	Deputy Drugs Controller/ Federal Inspector of Drugs/ Assistant Director General (E&M) (BS-18).	80%	20%
4.	Assistant Drugs Controller/ Vice Chairman Quality Control/Assistant Director, Central Drugs Laboratory (BS-17).	—	100%

Provided that if no suitable person is available for promotion, the post or posts reserved for promotion shall be filled by initial appointment and failing that by transfer.

CONDITIONS FOR PROMOTION

3. Promotion to the posts in column 2 below shall be made by selection from amongst the persons who hold the posts specified in column 3 on a regular basis and fulfill the conditions of eligibility as prescribed in column 4:

S. No.	Designation and BPS of the post	Persons eligible	Conditions of eligibility
1	2	3	4
1.	Drugs Controller (BS-20).	Chairman Quality Control/ Deputy Director General (E&M)/ Director, Central Drugs Laboratory (BS-19)	17 years experience in BS-17 and above or 12 years experience in BS-18 or 5 years experience in BS-19 in the relevant field.
2.	Chairman Quality Control Deputy Director General (E&M)/ Director, Central Drugs Laboratory (BS-19)	Deputy Drugs Controller/ Federal Inspector of Drugs/ Assistant Director General (E&M) (BS-18)	12 years experience in BS-17 and above or 07 years experience in BS-18 in the relevant field.
3.	Deputy Drugs Controller/ Federal Inspector of Drugs/ Assistant Director General (E&M) (BS-18).	Assistant Drugs Controller/ Vice Chairman Quality Control/ Assistant Director General Drugs Laboratory, (BS-17)	05 years experience in BS-17 in the relevant field.

QL. IFICATIONS, EXPERIENCE AND AGE LIMITS FOR INITIAL APPOINTMENT

4. A candidate must possess the educational qualifications and experience and must be within the age limits as mentioned against the posts concerned in the Schedule to this Notification provided that:—

(i) "Experience" means, experience gained in a regular full-time paid job after obtaining the required qualifications;

(ii) the period spent by a candidate in obtaining degree of M.Phil or Ph.D in the relevant field shall be treated as practical experience up to a maximum period of two and four years respectively for the purpose of initial appointment, provided that:

(a) a candidate who has obtained the degree of M.Phil or Ph.D during service shall not be entitled to a double benefit of counting the said period as service towards experience prescribed for the post; and

(b) this concession shall not be available for the posts for which the prescribed qualification is M.Phil/Ph.D.

(iii) the maximum age limit shall be relaxed in respect of the candidates specified and to the extent indicated in the Initial Appointment to Civil Posts (Relaxation of Upper Age Limit) Rules, 1993 as amended from time to time; and

(iv) eligibility of candidates shall be reckoned, as on the closing date fixed for submission of applications in accordance with these Recruitment Rules and the Instructions issued by the Federal Government and the Federal Public Service Commission from time to time.

APPOINTMENT BY TRANSFER

5. Appointment by transfer shall be made by selection from amongst the persons holding appointment on a regular basis under the Federal Government in the same basic pay scale in which the post to be filled exists, provided that the person concerned possesses the qualifications and experience prescribed for initial appointment to the post concerned.

PROBATION

6. Persons appointed by initial appointment or promotion or transfer shall be on probation for a period of one year. This period may be curtailed for good and sufficient reasons to be recorded, or if considered necessary, it may be extended for a period not exceeding one year as may be specified at the time of appointment. Appointment on probation shall be subject to the provisions of Section 6 of the Civil Servants Act, 1973 read with Rule 21 of the Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1973.

SCHEDULE

(*See* Rule-4)

S. No.	Designation and BS of the Post	Qualification and Experience	Age limits Min	Age limits Max
1.	Drugs Controller (BS-20).	(i) Second Class or Grade C' Master Degree or equivalent in Chemistry/Pharmacology/ Microbiology/Biotechnology or B. Pharmacy. (ii) 17 years experience in the relevant field(s). OR (i) M.Phil or equivalent in the above subject. (ii) 15 years experience in the relevant field(s). OR (i) Ph.D or equivalent in the above subject. (ii) 13 years experience in the relevant field(s).	37	45
2.	Chairman Quality Control/ Deputy Director General (E&M)/ Director, Central Drugs Laboratory (BS-19).	(i) Second Class or Grade C' Master Degree or equivalent in Chemistry/Pharmacology/ Microbiology/Biotechnology or B. Pharmacy. (ii) 12 years experience in the relevant field(s). OR (i) M.Phil or equivalent in the above subject. (ii) 10 years experience in the relevant field(s). OR (i) Ph.D or equivalent in the above subject. (ii) 08 years experience in the relevant field(s).	32	40
3.	Deputy Drugs Controller / Federal Inspector of Drugs/ Assistant Director General (E&M) (BS-18).	(i) Second Class or Grade C' Master Degree or equivalent in Chemistry/Pharmacology/ Microbiology/Biotechnology or B. Pharmacy. (ii) 05 years experience in the relevant field(s). OR (i) M.Phil or equivalent in the above subject. (ii) 03 years experience in the relevant field(s). OR (i) Ph.D or equivalent in the above subject. (ii) 01 years experience in the relevant field(s)	25	35

S. No.	Designation and BS of the Post	Qualification and Experience	Age limits	
			Min	Max
4.	Assistant Drugs Controller Vice Chairman Quality Control/ Assistant Director, Central Drugs Laboratory (BS-17).	(i) Second Class or Grade C' Master Degree or equivalent in Chemistry/Pharmacology/ Microbiology/Biotechnology or B. Pharmacy. (ii) Experience in the relevant field (s) preferable.	22	30

2. This Notification issues with the concurrence of the Establishment Division *vide* their O. M No.17/3/81-R-5, dated 18-12-2006 and FPSC *vide* its letter No. F. 15-20/2006-RR, dated 14-4-2007. The Recruitment Rules notified *vide* SRO 903 (1)/96, dated 19-9-1996 shall stand superseded.

[No. F. 5-9/2003-Admn.I.]

SHER AYUB KHAN,
Deputy Secretary (ADMN)

MINISTRY OF INTERIOR

Islamabad, the 12th April, 2007

S. R. O. 332(I)/2007.—In exercise of the power conferred by sub-section (3) of section 3 of the Pakistan Essential Services (Maintenance) Act, 1952(LIII of 1952), the Federal Government is pleased to direct that the declaration made *vide* its Notification No. S. R. O. No.164, dated the 28th February 2007, declaring all clause of employment in the:—

(1) Lahore Electric Supply Company Limited;

(2) Gujranwala Electric Power Company Limited;

(3) Faisalabad Electric Power Company Limited;

(4) Islamabad Electric Power Company Limited;

(5) Multan Electric Power Company Limited;

(6) Peshawar Electric Power Company Limited;

(7) Hyderabad Electric Power Company Limited;

(8) Quetta Electric Power Company Limited;

(9) Jamshoro Power Company Limited;

(10) Central Power Generation Company Limited;

(11) Northern Power Company Limited;

(12) National Transmission and Dispatch Company Limited and

(13) Lakhra Power Generation Company Limited;

to be an employment to which the said Act applies, shall remain in force for a further period of six months commencing from the 7th March, 2007.

[F. No. 7/8//99-KP.]

MEHIR MALIK KHATTAK,
Section Officer (KP).

14. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi**: (Notice received on 09-04-2008 at 11:30:a.m)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number, names, place of domicile and date of appointment of the protocol officers working in the Ministry of Foreign Affairs and its offices at Lahore, Karachi, Peshawar and Quetta; and

(b) the criteria adopted for appointment of the said officers?

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: (a) At present 17 officers are working in Protocol Wing of the Ministry against various posts, including those at Camp Office, Lahore, Karachi, Peshawar and Quetta. Their names, designations, etc. are as under:—

Sl. No.	Name	Designation	Domicile	Date of Posting/ Appointment	Remarks
1.	Mr. Nazir Hussain	Chief of Protocol	Sindh(R)	17.11.2005	
2.	Mr. Amjad Majid Abbasi	Deputy Chief of Protocol (P-I)	Punjab	17.09.2007	
3.	Ms. Amna Baloch	Deputy Chief of Protocol (P-II)	Sindh(R)	25.08.2006	

Sl. No.	Name	Designation	Domicile	Date of Posting/ Appointment	Remarks
4.	Mr. Muhammad Iftikhar Anjum	Deputy Chief of Protocol(V-I)	Punjab	08.10.2007	
5.	Mr. Shaiq Ahmed Bhutto	Protocol Officer(IV)	Sindh(R)	12.06.2006	
6.	Mr. Tanveer Ahmed	Protocol Officer(P-I)	Punjab	02.04.2008	
7.	Mr. Adeel Ahmad Khan	Protocol Officer (V-II)	Balochistan	02.04.2008	
8.	Mr. Naeem Iqbal Cheema	Protocol Officer (V-I)	Punjab	02.04.2008	
9.	Mr. Zain-ul-Abedin	Protocol Officer(III)	NWFP	22.02.2008	On current charge basis
10.	Mr. M. Khushnud Shah	Protocol Officer(P-II)	Punjab	18.02.2006	On Current Charge basis.
11.	Mr. Nazir Khan Afridi	Protocol Officer (Admn. & Accounts	FATA	19.07.2007	On Current Charge basis.
12.	Mr. Muhammad Qasim Faqir	Protocol Officer (Additional)	NWFP	05.10.2007	On Current Charge basis.

Camp Office, Lahore

13.	Mr. Ehsan Ullah Batth	Deputy Chief of Protocol	Punjab	11.07.2007	

Camp Office, Karachi

14.	Mr. Ahmad Hussain Dayo	Deputy Chief of Protocol	Sindh(R)	10.08.2007	
15.	Mr. Asif Hussain Memon	Protocol Officer	Sindh(R)	31.08.2006	

Camp Office, Peshawar

16.	Mr. Saifullah Khan Marwat	Deputy Chief of Protocol	NWFP	11.03.2006	

Camp Office, Quetta

17.	Mr. Farman Ullah	Protocol Officer	Balochistan	19.11.2007	On Current Charge basis

b) Protocol Officers are selected from amongst the officers of Foreign Service of Pakistan (FSP). For selection the main considerations are: aptitude, experience, exigencies of service, etc. Besides, FSP officers, Superintendents/ Assistants are also posted as Protocol Officer on current charge basis.

15. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi**: (Notice received on 09-04-2008 at 11:30:a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the present production capacity of Palm Oil in the country; and

(b) the steps taken by the Government to enhance the production of palm oil?

Chaudhry Nisar Ali Khan: (a) The production capacity of palm oil from indigenous fruit at present is nil. It is estimated that oilpalm planted under pilot project and those to be planted under on-going Oilpalm Development Project, would produce about 40,000 tons palm oil annually.

(b) To enhance indigenous production of palm oil, following steps have been taken:

(i) An Oilpalm Development Pilot Project was launched in 1996 to promote oilpalm cultivation in coatal area of Sindh and Balochistan. So far oilpalm cultivation on 2,260 acres has been completed. From seedlings being grown in nurseries, an additional area of about 3,500 acres will be cultivated under oilpalm.

(ii) A new project titled "Oi!palm Development Project" was launched in 2005-06 at a total cost of Rs.113.08 million. This project aims at oilpalm cultivation on 12,000 acres.

(iii) A mobile palm oil extraction plant is being arranged for oil extraction from oilpalm fruits production.

(iv) Oilpalm seedlings are being provided to growers at subsidized rates.

(v) Zarai Traqiati Bank Limited (ZTBL) is providing a loan of Rs.5,000/- per acre to growers for oilpalm plantation on their field.

(vi) The oilpalm project staff is providing technical assistance to growers for land development, planting and maintenance of oilpalm plants.

(vii) Government of Balochistan has also launched a new project on oilpalm cultivation at a total cost of Rs.326.371 million for a period of five years (2007-2012). Under this project oilpalm cultivation will be carried out on 12,000 acres.

16. * **Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 10-04-2008 at 10:04:a.m)

Will the Minister for Textile Industry be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to place the National Textile University, Faisalabad, under the administrative control of the Ministry of Education, if so, when?

Chaudhry Ahmed Mukhtar: There is no proposal under consideration to place the National Textile University, Faisalabad under the aministrative control of the Ministry of Education.

17. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 10-04-2008 at 14:15:p.m)

Will the Minister for Textile Industry be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to accredit Nat: Textile University, Faisalabad with Pakistan Engineering Coun so, when?

Chaudhry Ahmed Mukhtar: The application for the accreditation of NTU the then NCTE Engineering programs was submitted to the Pakistan Engineering Council and the institute were accredited by PEC on 22-08-01 for three years.

Approaching the expiry of first three years accreditation, application for reaccredidation was submitted to PEC on 15-03-2004.

In response to the above application, PEC representatives visited NTU on 01-12-04 for evaluation of Textile Engineering Programs for accreditation. A confirmatory visit in this regard was again carried out by PEC on 21-12-2005 on the basis of which they submitted their final visit report to NTU on 12-06-2006, stating that the Engineering Program of NTU was not accredited in its existing state and indicated some areas which needed further improvement.

NTU Management has been continuously working on the improvement of weak areas as indicated by PEC. Ever since their final visit report was received. The management is in the process of finalizing the AC-1 application form for PEC accreditation and will apply for re-accreditation very shortly.

18. ***Maulana Rahat Hussain:**(Notice received on 10-04-2008 at 14:15:p.m)

Will the Minister for Textile Industry be pleased to state the demands put by the students of the National Textile University, Faisalabad to the University Administration and the action taken thereon?

Chaudhry Ahmed Mukhtar: There are two main demands of NTU students:

(1) Accreditation of NTU Textile Engineering Program by PEC.

The application for the accreditation of NTU (then NCTE) Engineering programs was submitted to the Pakistan Engineering Council and the institute was accredited by PEC on 22-08-01 for three years.

Approaching the expiry of first three years accreditation, application for reaccredidation was submitted to PEC on 15-03- 2004.

In response to the above application, PEC representatives visited NTU on 01-12-04 for evaluation of Textile Engineering Programs for accreditation. A confirmatory visit in this regard was again carried out by PEC on 21-12-2005 on the basis of which they submitted their final visit report to NTU on 12-06-2006, stating that the Engineering Program of NTU was not accredited in its existing state and indicated some areas which needed further improvement.

NFU Management has been continuously working on the improvement of weak areas as indicated by PEC. Ever since their final visit report was received. The management is in the process of finalizing the A C-1 application form for PEC accreditation and will apply for re-accreditation very shortly.

(2) Transfer of NTU Management from APTMA to the Govt. of Pakistan Institute of Textile Technology was established with the assistance of leading industrialists, Provincial Govt. of Punjab and Govt of UK in 1959.

In 1965 the institute was granted affiliation by the University of Engineering & Technology, Lahore and it was renamed as "National College of Textile. Engineering (NCTE).".

In 1973 the administrative control of the College was transferred to Federal Govt.

In 1983 a presidential order was passed to run the college affairs more smoothly through a Board of Governors. The Board consisted of Federal Minister of Industries as Chairman, seven members from Federal/Provincial Govts. And three members from all Pakistan Textile mills association (APTMA).

In 1993 the management of the college was transferred to APTMA and the govt. reconstituted the Board of Governors taking seven members out of eleven from APTMA.

On Nov, 15, 2002 the college was upgraded as "National Textile University" by the Federal Cabinet with President of Pakistan as the Chancellor of the University. Board was also reconstituted and its details are placed at Annex-I.

It is pointed out that in terms of Rules of Business of 1973 (Annex-II) the University is now under the administrative control of M/o Textile Industry but Secretary, MINTEX is only a member of the Board of Governors of the NTU.

Currently there is no proposal made by the Ministry for the transfer of management from APTMA to the Govt. of Pakistan, however the Ministry has taken up the matter regarding making some amendments in the NTU Ordinance with Law, Justice & Human Rights Division for which the Draft Ordinance is being prepared by the Ministry.

<u>Annex-I</u>

GOVERNMENT OF PAKISTAN

Ministry of Textile Industry

******

LIST OF BOG OF NTU

1. Mr. Anjurn M. Saleem, Pro-Chancellor, (NTEF) *Chairman*
2. Mr. Tarq Mehmood, Rector, *Member*

3.	Vice Admiral (Retd.) Masood M. Biabani HI (M), S Bt., Vice Chancellor	*Member*
4.	Chairman All Pakistan Textile Mills Associations	*Member*
5.	Mian Mohammad Latif, (NTEF)	*Member*
6.	Mr. M. Ismail Khurram, (NTEF)	*Member*
7.	Mr. Khalil-ur-Rehman, (APTMA)	*Member*
8.	Mr. Nasir Shafi, (NTEF)	*Member*
9.	Mian Mohammad Saleem, (NTEF)	*Member*
10.	Mian Shahzad Abdullah, (NTEF)	*Member*
11.	Shehzad Ahmed Sheikh, (NTEF)	*Member*
12.	Mr. Humayun Naseer Sheikh, (NTEF)	*Member*
13.	Vice Chancellor, LUMS	*Member*
14.	Vice Chancellor UET Lahore	*Member*
15.	Secretary, Ministry of Textile Industry	*Member*
16.	Textile Commissioner	*Member*
17.	Mr. Abdul Majeed, (APTMA)	*Member*
18.	Representative, Government of Punjab	*Member*
19.	Representative, Government of NWFP	*Member*
20.	Representative, Higher Education Commission	*Member*
21.	Mian Muhammad Mansha (Resigned), (NTEF)	*Member*

Annex-II

12. Industrial Statistics Act.

13. Administration of the General Statistics Act, 1975.

14. Agricultural Census.

15. Population Census.

16. National Quinquennial Livestock Census.

29A. Textile Industry Division

1. Textile Industrial Policy.

2. Coordination and liaison with Federal Government, Provincial Governments and Local Government entities for facilitation and promotion of the textile sector.

3. Liaison, dialogues, negotiations, except trade negotiations, and cooperation with international donor agencies and multilateral regulatory and development organizations with regard to textile sector.

4. Setting of standards; and monitoring and maintaining vigilance for strict compliance of the standards throughout production and value chain.

5. Textile related statistics, surveys, commercial intelligence, analysis and dissemination of information and reports on international demand patterns, market access etc.

6. Linkages with cotton and textile producing countries.

7. Training, skill development, research for quality improvement and productivity enhancement throughout the production/value chain.

8. Management of Textile Quotas.

9. Administrative control of

   (i) Federal Textile Board.

   (ii) Textile Commissioner's Organization.

   (iii) Synthetic Fiber Development and Application Centre, Karachi.

   (iv) Textile City (Projects), Karachi/Faisalabad.

   (v) National Textile University, Faisalabad.

   (vi) Directorate General of Textiles & Quota Supervisory Council.

   (vii) All textiles related EPB/EDF funded institutes concerned with skill development in various sub-sectors of textile industry.

(viii) Textile Testing Laboratory, Faisalabad.

(ix) Garment City Projects at Lahore, Faisalabad and Karachi.

(x) Pakistan Cotton Standards Institute, Karachi.

SENATE SECRETARIAT

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Wednesday, the 7th May, 2008

(These questions were originally set down for answering on 25th April, 2008, but were deferred)

1. **Mr. Muhammad Talha Mahmood**: (Notice received on 03-03-2008 at 10:30: a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of scholarships for study abroad offered by WHO and UNICEF during the last three years;

(b) the number and names of training courses abroad for Pakistani doctors sponsored by WHO and UNICEF during the last three years;

(c) the names of doctors sent abroad on those scholarships and training courses; and

(d) the procedure adopted for selection of the said doctors?

Ms. Sherry Rehman: (a) WHO and UNICEF did not offer any scholarship for long duration study abroad during last three years. However, they offered fellowships/sponsorships for short trainings abroad during this period.

(b) Details annexed.

(c) Details annexed.

(d) The offers of training courses are circulated to the relevant National Program Managers and Institutions for penal of eligible candidates. Subsequently, in the light of criteria laid down by the sponsoring organization, Ministry of Health nominates suitable official (s). The Secretary Health is competent to nominate officers upto BPS-20 for raining abroad. For the officers BPS-21 and above, Minister for Health is approving authority.

Annexure

The number and names of the training courses
abroad for Pakistani doctors sponsored by
WHO and UNICEF
during last three years
(1st Jan. 2005 to 31st Dec. 2007)

S. #	Subject	Name & Designation of Participants	Sponsored by
1.	Two weeks fellowship on Chemical Safety (24 March –14 April 2005) in Malaysia.	Dr. Jamal Ara, Associate Professor, JPMC, Karachi.	WHO
2.	Training Workshop on "Methods for HIV/AIDS Estimations and Projections for the countries of the EMR (12-14 April, 2005) in Cairo, Egypt	Dr. Bilal Ahmed, AIDS Control Program, NWFP, Peshawar	WHO
3.	-do-	Dr. Qudsia Uzma, Medical Officer, National HIV/AIDS Control Program (NIH) Islamabad	WHO
4.	Training Course Management for District Health System (25th April to 20th May 2005), in Manila, Philippines.	Dr. Muhammad Shoaib Khan, District Health Officer, Rawalpindi.	WHO
5.	Training Workshop on Human Influenza Surveillance and Control (26-28 April, 2005) in Kuala Lumpur, Malaysia.	Dr. Jalil Kamran, Scientific Officer, Epidemic Division Cell, NIH, Islamabad.	WHO
6.	Regional Training Course for Trainers on Dissemination and Promotion of the use of Low Cost Methods for Water Disinfections during Emergencies (25-27 April, 2005) in Amman, Jordan.	Dr. Ejaz Ahmed Khan, Instructor, Health Services Academy, Islamabad	WHO
7.	-do-	Dr. Jamal A. Nasir, Scientific Officer, NIH, Islamabad	WHO
8.	Training Workshop on Epidemiological Surveillance of Zoonoses and Food-borne Diseases Preparedness, Response and Follow-up (8-12 May, 2005) in Cairo, Egypt.	Dr. Fareeda Ahmed, Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad	WHO
9.	Laboratory Diagnosis and Surveillance of Influenza Training (9-13 May, 2005) in London, U.K.	Dr. Muhammad Salman, Scientific Officer, NIH, Islamabad	WHO

10.	Fellowship under WHO Collaborative " Vaccine & Sera Production" Program. (29th August 2005- 11 Sept. 2005) in Indonesia.	Mrs. Sabiha Roohi, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
11.	-do-	Mrs. Amina Wajid, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
12.	-do-	Mr. Faizan Siddique, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
13.	Fellowship under WHO Collaborative "Vaccine & Sera Production" Program (10th August to 25th August 2005) in Iran.	Mr. Muhamad Nawaz , Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
14.	-do-	Mr. Ali Fouad Naqvi, Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
15.	-do-	Mrs. Nasreen Khald Nomani, Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
16.	-do-	Mr. Rafiq A Channa, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
17.	Group Training Course on "Vaccine Quality Control Technology" (22nd Aug – 17th Dec. 2005) in Japan.	Mrs. Ghazala Parveen, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
18.	Training Workshop on "HIV/AIDS Surveillance" (13-22 Sept. 2005) in Cairo, Egypt	Dr. Sardar Aurengzeb, Program Officer, National AIDS Control Program, Islamabad	WHO
19.	Global Tobacco Surveillance, for Global Health Professional Survey Training Workshop (13-15 Sept. 2005) in, Bangkok, Thailand.	Dr. Muhammad Najeeb Khan, Health Education Advisor, Ministry of Health, Islamabad	WHO
20.	Regional Training Course on Gender and Rights in Reproductive Health (19th Nov. to 1st Dec. 2005) in Khartoum, Sudan	Dr. Faheem Tahir,Deputy Director (RP/RH) NIH, Islamabad	WHO
21.	-do-	Dr. Younus Chachar, Project Director (RPH Project) Health Deptt. Karachi	WHO

22.	Training Workshop on Voluntary Counseling and Testing (VCT) 26th Feb. to 6th March, 2006 in Cairo, Egypt.	Dr. Ayesha Rashid, Medical Officer, National AIDS Control Program (NACP), Islamabad.	WHO
23.	-do-	Dr. Nashmia Mahmood, Program Officer, National Aids Control Program (NACP), Islamabad.	WHO
24.	-do-	Dr. Naila Bashir, Medical Officer, National Aids Control Program (NACP), Islamabad	WHO
25.	Training Course on Participatory HIV/AIDS Policy Development (20-24 March, 2006) in Mumbai, India.	Dr. Salma Kausar Ali, Program Manager, Sindh AIDS Control Program, Karachi.	WHO
26.	-do-	Dr. Nasir Sarfraz, Deputy Program Manager, National AIDS Control Program, (NACP), Islamabad.	WHO
27.	Winter Institute, Baltimore, training on "Problem Solving In Public Health (7-20 Jan. 2006) in USA	Dr. Ashfaq Ahmed, Deputy Director General (IH) Ministry of Health, Islamabad.	WHO
28.	Training Course on Animal Husbandry in NVI-Holland (4-17 April) Netherlands	Mr. Zafar Mahmood Minas, Deputy Director National Control Laboratory, (NCL), Islamabad.	WHO
29.	WHO Training Course for Program Managers on TB/HIV Collaborative activities (17-30 May, 2006) in Sandalo, Italy.	Dr. Sadaf Aftab, Program/Research Officer, National AIDS Control Program (NACP), NIH, Islamabad	WHO
30.	Sub-Regional Vaccine Management Training Course for Six gulf Countries and GAVI Supported Countries (10-14 June, 2006) Muscat (Oman).	Mr. Ahmad Bashir, Store Officer, (Federal EPI Cell), Islamabad.	WHO
31.	Training Workshop on "Global School based Student Health Survey (GSHS) WHO/EMRO Region Survey Implementation" (12-14 June, 2006) in Cairo (Egypt).	Dr. Huma Qureshi, Executive Director, Pakistan Medical Research Council (PMRC), Islamabad	WHO

32.	Training on "Global Tobacco surveillance System, Data to Action (8-10 August 2006) in Cairo, Egypt.	Dr. Samra Mazher, Assistant Director Genral, Ministry of Health, Islamabad.	WHO
33.	Regional training workshop on IMCI Pre-service Training (27-31 August, 2006) in Amman, Jordan.	Dr. Zareefuddin Khan, Deputy National Coordinator Primary Health Care,(PHC), MoH, Islamabad.	WHO
34.	Training on Survey Methodology (27-31 Aug.2008) in Cairo, Egypt.	Dr. Farnaz Niaz Rathore, Drugs Controller, Ministry of Health, Islamabad.	WHO
35.	Training Courses on Surveillance at WHO Collaborating Centre (11-15 Sept. and 6-10 Nov. 2006) in Zagreb, Croatia.	Dr. Asma Bokhari, NPM-HIV/AIDS Control Program, Islamabad.	WHO
36.	-do-	Dr. Nashmia Mahmood, Program Officer, National AIDS Control Program, Islamabad.	WHO
37.	Training Course on Epidemiology & Bio-Statistics JHSPH (19th June to 7th July, 2006) in USA.	Dr. Ashfaq Ahmed, Deputy Director General (IH) Ministry of Health, Islamabad.	WHO
38.	Mainstreaming Gender in Health: Training for Health Managers (13-15 Nov. 2006) in Cairo, Egypt.	Dr. Shaista Habibullah, Assistant Director General (MER) Ministry of Health, Islamabad.	WHO
39.	Regional Training Workshop to Develop National Capacity in Nutrition Planning and Policy Formulation (26-30 Nov. 2006) in Cairo, Egypt.	Dr. Riffat Ayesha Anis, Chief (Nutrition Division) NIH, Islamabad.	WHO
40.	Regional training on "Establishment of Observatory for HRH", (16-18 Dec. 2006), Muscat, Oman.	Dr. Capt® Muhammad Raza, Deputy Director General, Ministry of Health, Islamabad.	WHO
41.	Inter-Country Training Workshop on Measles Virus Detection and Genotyping (11-18 March, 2007) in Muscat, Oman.	Syed Sohail Zahoor Zaidi, Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
42.	WHO Third Training Course on the Management of Public Health Risks in Emergencies (20-31 May, 2007) in Cairo, Egypt.	Dr. S.M.A. Pasha, Consultant Surgeon, Head of Emergency Deptt. FGSH, Islamabad	WHO
43.	Training Program on "Prevention of Mother to Child HIV Transmission" (21st May to 1st June, 2007) in Thailand.	Dr. Abbas, Medical Officer/Coordinator PPTCT, National AIDS Control Program, NIH, Islamabad	UNICEF

44.	Training on "Global Alliance for Vaccine & Immunization-Health System Strengthening (GAVI-HSS)", (11-13 June 2007) in Cairo, Egypt.	Dr. Capt® Muhammad Raza, Deputy Director General, Ministry of Health, Islamabad.	WHO
45.	-do-	Dr. Iftikhar Naru, Assistant Executive Director, Federal Govt. Services Hospital, Islamabad.	UNICEF
46.	Training Workshop to Develop Research Conveners (15-17 July, 2007) in Cairo ,Egypt.	Dr. Huma Qureshi, Executive Director – PMRC, Islamabad.	WHO
47.	-do-	Dr. Mubashir A. Khan, Principal Research Officer, PMRC, Islamabad.	WHO
48.	Inter-country Training Course on Vaccine Management (22-26 July, 2007) in Tehran (Iran).	Dr. Azhar Masood Bhatti, Additional Director, Health Services, EPI, Punjab, Lahore	WHO
49.	Pediatric Training in HIV Management (25-29 June, 2007) in New Delhi, India.	Dr. Rizwan Qazi, (HIV Physician and Associate Professor of Medicine) PIMS, Islamabad.	UNICEF
50.	Two day training course for pilot site staff from 27-28 August, 2007 followed by country capacity and core group meeting from 29-30 August, 2007 in Geneva, Switzerland.	Dr. Syed Fazle Hadi, Executive Director, PIMS, Islamabad	WHO
51.	-do-	Dr. Raja Amjad Mahmood, Deputy Executive Director. PIMS, Islamabad	WHO
52.	Inter-country Training Workshop on Vaccine Procurement System and National Regulatory Authority (1-5 Sept. 2007) in Cairo (Egypt).	Dr. Altaf Hussain Bosan, Deputy National Project Coordinator, EPI, NIH, Islamabad	WHO
53.	WHO – EMRO – MZCP Inter-country Training Course on Zoonotic and Food Borne Diseases) Management in Emergencies (2-6 Sept. 2007) in Cairo, Egypt.	Dr. Najam Ullah Baig, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
54.	Training on WHO Transparency Assessment Instrument (25-27 Sept. 2007) in Geneva (Switzerland).	Dr. Farnaz Malik, Drugs Controller, Ministry of Health, Islamabad.	WHO

55.	Workshop on "Training of Global Core Facilitators on Developing a voluntary Blood Donor Program" (29th Oct. to 1st Nov. 2007) in Sharjah, UAE.	Maj. Gen ® Masood Anwar, Executive Director -NIH, Islamabad.	WHO
56.	-do-	Dr. Birjees Mazhar Kazi, Chief (Public Health Division), NIH, Islamabad.	WHO
57.	Training workshop on "Health Financing" (12-15 Nov. 2007) Cairo Egypt.	Dr. Capt® Muhammad Raza, Deputy Director General, Ministry of Health, Islamabad.	WHO
58.	Fellowship under WHO Collaborative "National Drugs Policy including Vaccine Quality" Program. (19-23 Nov. 2007) in Kasauli, India.	Mrs. Anwar Begum, Director, National Control Laboratory (Biological), Islamabad.	WHO
59.	Training on Real Time PCR and Classical Diagnosis of Pertussis Practical Course announcement by Pastur Institute (26-29 Nov, 2007) in Iran.	Dr. Nazish Gul, Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad	WHO
60.	Fellowship under WHO Collaborative " Vaccine & Sera Production" Program. (26 Nov–27 Dec 2007) In Seoul, Korea	Mr. Muhammad Wasif Malik, Scientific Officer (NIH), Islamabad	WHO
61.	-do-	Mr. Sadaqat Ali Bhatti, Scientific Officer, NIH, Islamabad	WHO
62.	WHO Collaborative Training " Vaccine and Sera Production, Quality Assurance & Quality Control" Program, (26th Nov to 7 Dec, 2007) Seoul, Korea	Dr. Muhammad Wasif Mlik, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
63.	Fellowship under WHO Collaborative "Vaccine & Sera Production" Program. (1-3 Dec 2007) in Cairo, Egypt.	Dr. Muhammad Hussain, Principal, College of Medical Technology, NIH, Islamabad.	WHO
64.	-do-	Mr. Fazle Wahid, Scientific Officer. (Quality Control), NIH, Islamabad.	WHO
65.	-do-	Mr. Mazhar Ullah Memon, Senior Scientific Officer. (Quality Control), NIH, Islamabad.	WHO

66.	Training Seminar for Quality Control Laboratories on Quality Assurance, Prequalification and Development Standards (5-7 Dec. 2007) in Dar es Salaam, Tanzania.	Dr. Tariq Siddiqui, Director, Central Drugs Laboratory, Karachi	WHO
67.	Two weeks fellowship under WHO Collaborative "Vaccine & Sera Production" Program (24 Dec 2007) in Tunisia.	Dr. Muhammad Firdus Nawaz Khan, Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO
68.	-do-	Mr. Arfan Mehmood, Senior Scientific Officer, NIH, Islamabad.	WHO

2. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:**(Notice received on 20-03-2008 at 8:45: a.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) *the number of Pakistani Missions working abroad; and*

(b) *the names, designations and date of posting of persons belonging to Balochistan working in the said missions with country wise break up?*

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: (a) The information regarding Pakistan Missions abroad is as under:—

Total number of Missions:	115
Missions having representation at Ambassadorial/ High Commissioners' level:—	85
Missions having representation at Charged Affaires level:	01
Consulates General:	17
Consulates:	07
Consulates General headed by officers from the Commerce Ministry:	05

(b) The requisite information regarding officers and staff members belonging to Balochistan serving in Pakistan Missions abroad is as under:—

OFFICERS

Sl. No.	Name	Designation	Name of Country	Date of posting
1.	M. Alam Brohi	Ambassador	Kyrgyzstan (Bishkek)	16.09.2003
2.	Noorullah Khan	Ambassador	Korea, Democratic People's Republic of (Pyongyang)	31.01.2003
3.	Nawab Amir Abdul Rehman Nousherwani	Ambassador	Yemen (Sana'a)	01.09.2003

4.	Nawabzada Amin Ullah Khan Raisani	Ambassador	Lebanon (Beirut)	19.05.2006
5.	Inayat Ullah Kakar	Consul General	Afghanistan (Kandhar)	22.09.2003
6.	Asif Ali Khan	Counsellor	Afghanistan (Kabul)	26.08.2005
7.	Abdul Salik Khan	Counsellor	China (Beijing)	05.05.2006
8.	Muhammad Zeeshan Ahmad	Second Secretary	China (Shanghai)	28.02.2005
9.	Moin ul Haq	Consul General	Canada (Vancouver)	11.09.2007
10.	Asghar Ali Golo	Counsellor	Japan (Tokyo)	17.09.2002
11.	Muhammad Khalid Jamali	First Secretary	Turkey (Ankara)	14.10.2003
12.	Sajid Bilal	First Secretary	Austria (Vienna)	08.03.2005
13.	Syed Ahmad Maroof	Second Secretary	Nepal (Kathmandu)	04.09.2006
14.	Shah Faisl Kakar	Third Secretary	Greece (Athens)	04.11.2007

STAFF MEMBERS

1.	Mr. Imran Ahmed	Stenotypist	Afghanistan (Kabul)	31.12.2005
2.	Mr. Mohammad Bashir	Assistant	Canada (Ottawa)	24.12.2004
3.	Mr. Ejaz Hussain	Stenographer	Qatar (Doha)	04.08.2004
	Mr. A. Rashid Afridi	Additional Assistant	Qatar (Doha)	25.08.2007
4.	Syed Muhammad Ismail	Stenographer	Algeria (Algiers)	05.11.2007
5.	Mr. Adeel Kenneth	Stenographer	Cuba (Havana)	27.11.2007
6.	Mr. Muhammad Tahir	Assistant	Azerbaijan (Baku)	01.05.2005
7.	Mr. Riaz Ahmad	Assistant	Poland (Warsaw)	16.07.2007
8.	Mr. Abdul Ghaffar Ansari	Assistant	Iran (Zahidan)	17.07.2006
9.	Mr. Mumtaz Anwar Ghani	Assistant	India (New Delhi)	05.04.2004
10.	Mr. Muhammad Shafi	LDC	India (New Delhi)	24.2.2005

11.	Mr. Baqir Hussain	Assistant	Tunisia (Tunis)	29.11.2001
12.	Mr. Abdul Razzaq Ansari	Stenotypist	Saudi Arabia (Jeddah)	10.05.2004
13.	Mr. Muhammad Qasim	Stenotypist	Saudi Arabia (Riyadh)	01.01.2007
14.	Mr. Farooq K. Faridi	Additional Assistant	Germany (Berlin)	25.06.2004
15.	Mr. Khalid Mahmud	Additional Assistant	Libya (Tripoli)	12.09.2007
16.	Mr. Tahir Mahmood	Additional Assistant	France (Paris)	03.11.2006
17.	Mr. Ali Haider	Driver	Singapore (Singapore)	09.02.2005

3. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 22-03-2008 at 10:25:a.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of Pakistani career and non-career diplomats, Ambassadors or High commissioners posted abroad with province-wise breakup?

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: The relevant information is given below:—

A. CAREER OFFICERS

i. Ambassador/High Commissioner

Sl. No.	Name	Mission	Domicile
1.	Ms. Asma Anisa	Paris	Punjab
2.	Salman Bashir	Beijing	NWFP
3.	M. Saeed Khalid	Brussels	Punjab
4.	Shafkat Saeed	Tehran	Punjab
5.	Musa Javed Chohan	Ottawa	Punjab
6.	Shahbaz	Vienna	Punjab
7.	Abdul Malik Abdullah	Dakar	Sindh
8.	Fauzia Abbas	Copenhagen	NWFP
9.	Arif Ayub	Cairo	NWFP
10.	Haroon Shaukat	Brasilia	Punjab
11.	M. Masood Khan	Geneva(UN)	AJK
12.	Fauzia M. Sana	Lisbon	Punjab
13.	A. B. K. Babar	Dhaka	NWFP
14.	Tariq Azizuddin	Kabul	NWFP

15.	Ashraf Qureshi	Pretoria	Punjab
16.	Sanaullah	Bucharest	Punjab
17.	Shaheen A. Gilani	Stockholm	Punjab
18.	Iftikhar A. Arain	Nairobi	Sindh
19.	Athar Mahmood	Prague	Sindh
20.	Manzar Shafiq	Damascus	Punjab
21.	Mohammad Akhtar Tufail	Amman	Punjab
22.	Rizwan-ul-Haq Mahmood	Rabat	Punjab
23.	Jalil Abbas Jilani	Canberra	Punjab
24.	Shahid A. Kamal	Berlin	Punjab
25.	Humaira Hasan	Madrid	Punjab
26.	Syed Ishtiaq Hussain Andrabi	Buenos Aires	Punjab
27.	Rifat Iqbal	Harare	Punjab
28.	Mohammad Aslam	Kuwait	Punjab
29.	Iftikhar H. Kazmi	Athens	Punjab
30.	Ayesha Riyaz	Berne	Punjab
31.	Sajjad Kamran	Tashkent	Punjab
32.	Said Akbar Afridi	Ashgabat	FATA
33.	Khalid Durrani	Abuja	NWFP
34.	Noorullah Khan	Pyongyang	Balochistan
35.	Munawar Saeed Bhatti	Wellington	Punjab
36.	Naghmana A. Hashmi	Dublin	Punjab
37.	Syed Mushtaq Ali Shah	Budapest	Sindh
38.	M. Alam Brohi	Bishkek	Balochistan
39.	M. Nawaz Chaudhry	Yangon	Punjab
40.	G.R.Baloch	Hanoi	Sindh
41.	Ghulam Farid Farrukh	Port Louis	Punjab
42.	Khalid Hussain Yousfani	Khartoum	Sindh
43.	Najm us Saqib	Havana	Punjab
44.	Ikramullah Mehsud	Bahrain	FATA
45.	Ms. Zehra H. Akbari	Mexico	Punjab
46.	Sohail Amin	Kathmandu	Punjab
47.	Khalid Usman Qaiser	Dushanbe	Punjab
48.	Irfan-ur-Rehman Raja	Almaty	Punjab
49.	M. Asghar Afridi	Doha	FATA
50.	Muhammad Naeem Khan	Manila	Punjab
51.	Faiz Mohammed Khoso	Tunis	Sindh
52.	Rab Nawaz Khan	Oslo	NWFP
53.	Seema Ilahi Baloch	Warsaw	Punjab
54.	M. Younis Khan	Phnom Penh	NWFP
55.	Murad Ali	Seoul	Punjab
56.	Tasnim Aslam	Rome	AJK
57.	Jauhar Saleem	Sarajevo	Punjab

ii. **MINISTER/CONSUL GENERAL**

S.No	Name	Mission	Domicile
1	M. Ziad Khan	Mazar-e-Sharif	NWFP
2	Abdul Basit	London	NWFP
3	Farukh Akhtar Amil	New York(UN)	Punjab
4	Manzoorul Haq	London	NWFP
5	Sarfraz A. Khanzada	Riyadh	Sindh
6	Nadeem Riyaz	Paris	Punjab
7	Afrasiab Mehdi Hashmi	New Delhi	Punjab
8	Nasrullah Khan	Tehran	NWFP
9	Inayat Ullah Kakar	Kandhar	Balochistan
10	M. Aslam Khan	Washington	NWFP
11	Kehkashan Azhar	The Hague	Sindh
12	Masroor A. Junejo	Manchester	Sindh
13	Akhtar Ali Sulehri	Jakarta	Punjab
14	Ayaz Hussain	Barcelona	Sindh
15	Ms. Tehmina Janjua	Geneva	Punjab
16	A. S. Babar Hashmi	Belgrade	Punjab
17	Nisarullah Baluch	Phnom Penh	Punjab
18	S. M. Burhanul Islam	Frankfurt	Sindh
19	Shah M. Jamal	Glasgow	Punjab
20	Abdul Hamid	Dubai	Sindh
21	Zaighamuddin Azam	Jeddah	Punjab
22	Syed Zulfiqar Ali Shah	Tunis	NWFP
23	Tanveer A. Khaskheli	Canberra	FATA
24	Syed Ibne Abbas	Los Angeles	Sindh
25	Mohsin Razi	New York	Punjab
26	Tassadaq Hussain	Toronto	Punjab
27	M. Aqil Nadeem	Houston	Punjab
28	Naela Chohan	Ottawa	NWFP

iii. **COUNSELLOR**

Sl. No.	Name	Mission	Domicile
1	S.K.Shinwari	Herat	FATA
2	Zaheer Pervez Khan	Tehran	Punjab
3	Dr. Zahoor Ahmed	Manila	Punjab
4	Jamshaid Iftikhar	Kuala Lumpur	Punjab
5	Syed Zulfiqar H. Gardezi	New Delhi	Punjab
6	Ali Ahmed Arain	Ashgabat	Sindh
7	Masood Akhtar	Chengdu	NWFP
8	Habibur Rehman Ch.	Yangon	Punjab
9	Moazzam A. Khan	Washington	Sindh
10	Imtiaz Ahmad	Tokyo	Punjab
11	Syed Iftikhar Hussain Shah	Ankara	Punjab
12	Asad Majeed Khan	New York(UN)	Punjab

13	Riaz H. Bukhari	Abu Dhabi	Punjab
14	Imran Yawer	Brunei	Punjab
15	Dr. Syed Rizwan Ahmad	Brussels	Sindh
16	Arif Mahmood	Birmingham	Punjab
17	Syrus Sajjad Qazi	Washington	Punjab
18	Iffat Imran Gardezi	Berlin	Punjab
19	Mir Badshah	Meshed	FATA
20	Zahid Nasrullah Khan	Doha	Punjab
21	Fazalur Rehman Kazi	Colombo	Sindh
22	Waheed Ahmed	Damascus	Sindh
23	Asif Ali Khan Durrani	Kabul	Balochistan
24	Safdar Hayat	Harare	NWFP
25	Muhammad Saeed Khan	Pyongyang	NWFP
26	Ayaz M. Khan	Dhaka	Sindh
27	Abdul Salik Khan Qadri	Beijing	Balochistan
28	Tariq Zameer	Milan	Punjab
29	Qazi Habib ur Rehman	Pretoria	NWFP
30	Amjad Ali Sher	Brussels	FATA
31	Raja Ali Ejaz	Mexico	Punjab
32	Ms. Riffat Masood	New Delhi	NWFP
33	Syed Sail Abbas	Moscow	Punjab
34	Faqir Syed Asif Hussain	Washington	Punjab
35	Syed Hasan Habib	Berne	Sindh
36	Khalid Hussain Memon	Oslo	Sindh
37	Nadeem Ahmad	Amman	Sindh
38	Tariq Iqbal Soomro	Bradford	Sindh
39	Dr. Aman Rashid	Chicago	Punjab
40	Jamil Ahmed	Rome	NWFP
41	Mohammad Saleem	Ottawa	Sindh
42	Masud Khan Raja	Kathmandu	AJK
43	Asaf Khan	Hong Kong	NWFP
44	Saeed Khan Mohmand	Dubai	FATA
45	Moin-ul-Haque	Vancouver	Balochistan
46	Zaheer A. Janjua	Amman	Punjab
47	Zahid Ali	Damascus	Punjab
48	S. Khalid Mahmood	Sydney	Punjab
49	Arshed Saud Khosa	Dublin	Punjab
50	Raza Bashir Tarar	New York (UN)	Punjab

iv. FIRST SECRETARY

S. No	Name	Mission	Domicile
1	Mohammad Imran Mirza	Washington	Punjab
2	Mohammad Aejaz	Colombo	NWFP
3	Dr.Israr Hussain	Singapore	Punjab
4	Asghar Ali Golo	Tokyo	Balochistan
5	Malik Mohammad Farooq	Warsaw	Punjab
6	Ameer Khurram Rathore	Bangkok	Punjab
7	Momina Bandey	Dhaka	Punjab
8	Asim Iftikhar Ahmed	New York (UN)	Punjab
9	Abdul Malik	Prague	Punjab
10	Nabeel Munir	Nairobi	Punjab
11	Rizwan Saeed Sheikh	Jeddah	Punjab
12	Faisal Niaz Tirmizi	Abu Dhabi	Punjab
13	Khalid Jamali	Ankara	Balochistan
14	Dr. Muhammad Tariq	Zahidan	NWFP
15	Muhammad Faisal	Jeddah	Punjab
16	Javed Jalil Khattak	Bucharest	NWFP
17	Murad Ashraf Janjua	Istanbul	Punjab
18	Khalil-ur-Rahman Hashmi	Beijing	Punjab
19	Saqlain Syedha	Kyiv	Punjab
20	Ali Javed	Tripoli	Punjab
21	Aftab A. Khokher	Geneva(UN)	Punjab
22	Ms. Aisha Farooqi	London	Sindh
23	Manzoor Ahmed Ch.	Nairobi	Punjab
24	Sajjad Ahmed Seehar	Kuwait	Sindh
25	Zahid Hafeez Ch.	Washington	Punjab
26	Javed A. Umrani	Madrid	Sindh
27	Sajid Bilal	Vienna	Balochistan
28	Shakeel Asghar	London	Punjab
29	Ata-ul-Munim Shahid	Rome	Punjab
30	Sarfraz A.K.Sipra	Muscat	Punjab
31	Ubaid ur Rehman Nizamani	Berlin	Sindh
32	Ahmed Amjad Ali	Frankfurt	Punjab
33	Ms. Mumtaz Zahra Baloch	Washington	Punjab
34	Rukhsana Afzaal	Kuala Lumpur	NWFP
35	M. Aamar Aftab Qureshi	Stockholm	NWFP
36	Raffiuddin Shah	New York(UN)	Punjab

37	Abdul Jabbar Memon	Cairo	Sindh
38	Shehryar Akbar Khan	Budapest	Punjab
39	Syed Ali Asad Gilani	Geneva(UN)	Punjab
40	Sohail Siddiqui	Lisbon	Sindh
41	Shafqat Ali Khan	Beijing	FATA
42	Mariam Madiha Aftab	Beijing	Punjab
43	Marghoob Saleem Butt	Geneva(UN)	Sindh
44	Aamir Shouket	Dhaka	NWFP
45	Diyar Khan	Kabul	NWFP
46	Ahmad Naseem Warraich	Cairo	Punjab
47	Syed Sajjad Haider	Seoul	Sindh
48	Hamid Asghar Khan	London	Punjab
49	Muhammad Saleem	Bahrain	FATA
50	Irfan Ahmed	New Delhi	NWFP
51	Sardar Adnan Rashid	Rabat	NWFP

v. **SECOND SECRETARY**

Sl. No.	Name	Mission	Domicile
1.	Sameena Mehtab	Beijing	NWFP
2.	Ishtiak Ahmed Akil	Vienna	Punjab
3.	Ayesha A. Ahsan	Washington	Punjab
4.	Bilal Hayee	New York (UN)	Punjab
5.	Khalid Majid	The Hague	AJK
6.	Mohammad Amjad Aziz Qazi	Copenhagen	Punjab
7.	Ibrar Hussain	Sarajevo	NWFP
8.	Tariq Karim	Dushanbe	AJK
9.	Rabia Shafiq	Paris	Punjab
10.	Ahmed Farooq	New York(UN)	Punjab
11.	Hassan Afzal Khan	Berlin	Punjab
12.	Muhammad Zeeshan	Shanghai	Balochistan
13.	Syed Zahid Raza	Riyadh	Punjab
14.	Aamer Ahmed Atozai	Moscow	NWFP
15.	Syed Naveed Safdar Bokhari	Beijing	Punjab
16.	Khalil Ahmed Bajwa	Ankara	Punjab
17.	Amir Mohammad Khan	Kuwait	FATA
18.	Shozab Abbas	Doha	Punjab
19.	S. Moazzam Hussain Shah	Tehran	Sindh
20.	Irfan Shaukat	Wellington	Punjab
21.	Bilal Ahmad	Tripoli	Punjab

22.	K. K. Ahsan Wagan	Los Angeles	Sindh
23.	Saadia Altaf Qazi	Brussels	Punjab
24.	Ahmar Ismail	Geneva	Sindh
25.	Syed Ahmad Maroof	Kathmandu	Balochistan
26.	Janbaz Khan	New Delhi	NWFP
27.	Muhammad Ayub	New York (UN)	Punjab

vi. **THIRD SECRETARY**

Sl. No.	Name	Mission	Domicile
1.	Shahid Ali Seehar	Niamey	Sindh
2.	Shahbaz M. Malik	Tashkent	Punjab
3.	Ali Haider Altaf	Brasilia	Punjab
4.	Rehan Naseer Siddiqui	Dubai	Sindh
5.	Salman Athar	Abu Dhabi	Punjab
6.	Naeemullah Khan	Buenos Aires	NWFP
7.	Muhammad Hassan Wazir	Beirut	FATA
8.	Mudassir Rashid	Algiers	Punjab
9.	Murad Ali	Jeddah	FATA
10.	Siraj Ahmad Khan	Tokyo	NWFP
11.	Shifaat Ahmad Kaleem	Riyadh	NWFP
12.	Muhammad Usman Iqbal Jadoon	Vienna	NWFP
13.	Ms. Aqsa Nawaz	New York(UN)	Punjab
14.	Faisal Abro	Jeddah	Sindh
15.	Saqib Rauf	New York	Sindh
16.	Asim Ali Khan	Toronto	Punjab
17.	Zaman Mehdi	Beijing	Punjab
18.	Mirza Salman Babar Beg	Jakarta	Punjab
19.	Tipu Usman	Vancouver	Punjab
20.	Saima Sayed	Paris	Punjab
21.	Muhammad Aftab Chaudhry	Moscow	Punjab
22.	Summar Javed	Baku	Sindh
23.	Shah Faisal Kakar	Athens	Balochistan

B. Career Ambassadors (On Contract)

1	Munir Akram	New York(UN)	Sindh
2	Shahid Malik	New Delhi	Punjab

3	Sajjad Ashraf	Singapore	Punjab

C. Non Career Ambassadors/High Commissioners

1	Maleeha Lodhi	London	Punjab
2	Lt. General ® Syed Iftikhar Hussain Shah	Ankara	NWFP
3	Ahsan Ullah Khan	Abu Dhabi	Punjab
4	Admiral (Retd) Shahid Karimullah	Riyadh	Sindh
5	Lt.Gen®Khateer Hasan Khan	Bangkok	NWFP
6	Maj Gen® Mahmud Ali Durrani	Washington	NWFP
7	Nawab Amir Abdul Rehman Nousherwani	Sana'a	Balochistan
8	AVM ® Iqbal Haider	Tripoli	Punjab
9	Maj. Gen®Syed Haider Jawed	Brunei	Punjab
10	Maj. Gen. ® Ali Baz Khan	Jakarta	Punjab
11	AVM(R) Shahzad Aslam Chaudhry	Colombo	Punjab
12	Maj Gen ® Tahir Mahmud Qazi	Kuala Lumpur	Punjab
13	Maj Gen ® Ghazanfar Ali Khan	Kyiv	Punjab
14	Nawabzada Amin Ullah Khan Raisani	Beirut	Balochistan

D. **Non-Career Diplomats**

1	Zafar Naseem Kiyani	Sana'a.	Punjab
2	Mohammad Idrees Mahsud	Hanoi	NWFP
3	Dr. Jamaluddin	Male	Sindh
4	Muhammad Akram	Pretoria	Punjab
5	Rizwan Ahmad Sheikh	Dakar	Punjab
6	Zulfiqar Hussain	Addis Ababa	Punjab
7	Fazal Hakeem	Havana	NWFP
8	Tariq Amin Khan	Tehran	Punjab
9	Syed Ahsan Mumtaz	Port Louis	Punjab
10	Saleem Muhammad Khan	Khartoum	NWFP
11	Mirza Liyaqat Baig	Almaty	Punjab

PROVINCE-WISE SUMMARY

Career Diplomats

Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	FATA/ FANA	AJK	Total
126	**41**	**39**	**12**	**13**	**5**	236

Career Diplomats on Contract

Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	FATA/ FANA	AJK	Total
2	**1**	-	-	-	-	3

Non- Career Diplomats

Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	FATA/ FANA	AJK	Total
15	**2**	**6**	**2**	-	-	25

4. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 25-03-2008 at 09:10:a.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number of officers in BPS-17 to BPS-22 working in the ministry with province-wise break up?

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: At present, 478 officers are working in the Ministry of Foreign Affairs (both at Headquarters and Missions abroad) in BPS 17 to BS-22. Their province-wise and grade-wise break-up is given as under:

Grade/BPS	Province-Wise break up						
	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	FATA/ FANA	AJK	Total
22	9	2	4	-	-	-	15
21	25	5	7	3	1	1	42

20	50	19	15	4	4	2	94
19	49	20	10	4	7	2	92
18	71	19	19	4	8	3	124
17	71	14	16	3	4	3	111
Total	275	79	71	18	24	11	478

Note:		
	Foreign Service Carriers Officers	408
	Ambassador/High Commissioner on Contract	17
	OMG and Ex-Cadre officers in Missions abroad	11
	OMG and Ex-Cadre Officers at Headquarters	42

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، پروفیسر ساجد میر ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ دو مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، محترمہ تہمینہ دولتانہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اس لیے مورخہ نو مئی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔ آئیٹم نمبر 3 محترمہ رزینہ عالم خان۔

Laying of the 8th Report of the Standing Committee on Education and Science and Technology.

Senator Razina Alam Khan: Thank you Mr. Chairman! I present the 8th Report of the Standing Committee on Education and Science and Technology for the period from 1st January to 31st March, 2008 under Rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. It may be placed on record.

Mr. Chairman! in presenting the report of my Committee, I would

like to make a statement that all the members of the Committee have worked together as a team, rising above party politics in giving their learned recommendations on education issues. I would also like to record my appreciations of the valuable contributions of the members of the Treasury Benches as well as of the Opposition making the working of the Committee successful in its undertaking. I also thank the Secretary Senate and the staff of the Printing Section of the Senate for the cooperation. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. The report stands presented and I must compliment the various reports that we have received yesterday earlier and today also and I am happy that the Education Committee is working hard on these matters. Quality Education is a very important subject.

Now, I have two requests for point of order and then do you want to start the energy crisis today or what would you like to do? O.K. Babar Awan sahib.

(Interruption)

جناب چیئرمین، نہیں میرے پاس جو نام ہیں' جو صرف میرے پاس نام ہیں صرف ان ہی کو موقع دوں گا۔ اس سے پہلے عرض کیا ہے اور یہی agree ہوا ہے کہ پہلے نام دے دیں ورنہ تو سلسلہ چلتا رہے گا۔ جو نام پہلے میرے پاس آئے ہیں وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

Points of Order

Housing Scam of Karachi.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، شکریہ' جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے

کاکڑ صاحب کی توجہ ایک معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ under Article 91, the trichotomy of power concept which is given to all the Ministers and Ministries, they are custodian of three things, Mr. Chairman. No. 1, the National assets, Number 2, National secrets and Number 3, National records. Unfortunately, today in the Press it has appeared which is shocking and alarming that there is a housing scam of Karachi and Press has reported that the original file of the housing scam is found missing from the Ministry. This is a very serious thing. If this file is missing then of course a serious explanation is called for this and if a misreporting is done in the Press, this should be contradicted, Mr. Chairman! the honourable Minister who is sitting here, in the history of this country, this scam reportedly was the largest scam where the thousands of Houses, they were doled out to the people on the basis of chits.

Mr. Chairman: Please make your point clear in two minutes maximum.

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: Yes, if my two minutes are completed, I would like to have the answer.

Mr. Chairman: Kakar sahib, do you have any comment on this?

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی: جناب چیئرمین! کیونکہ matter ایک ہی ہے اس لیے میں اس وقت بولنا چاہ رہا تھا۔ جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ ہمارے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج سے دو، تین دن پہلے بھی اخبار میں ایک خبر آئی تھی کہ کراچی میں جو مارٹن کوارٹرز، جمشید کوارٹرز اور جہانگیر روڈ کے کوارٹرز کی cancellation کے حوالے سے تھی اور آج بھی daily

"NEWS" میں یہ خبر ہے۔ لہٰذا مہربانی کر کے یہ جو زیادتیاں ہیں ان کو دیکھیں چونکہ وزیر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: کاکڑ صاحب کو پہلے سن لیں ورنہ جو میرے پاس نام ہیں وہ رہ جائیں گے۔ پھر ہمارے وہ colleagues اعتراض کریں گے۔ ایک بات پر جو agreement ہوا ہے تو we should follow that but there is no discussion. If there is a point of order, you

can move separately and let the Minister answer. جی کاکڑ صاحب۔

جناب رحمت اللہ کاکڑ (وفاقی وزیر برائے مکانات و تعمیرات): جناب چیئرمین! آپ کے عبوری دور حکومت میں وزارت مکانات کی طرف سے ایک انکوائری افسر اس کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ جو record پر ہے وہ 20 فروری 2008 کو مکمل ہوئی۔ اس رپورٹ کے مطابق جو کراچی میں Federal Government کی property تھی اس کو جس طرح بابر اعوان صاحب نے فرمایا کہ eligibility letter of rights پر تقسیم کی گئی ہے۔ اس میں Ministry totally bypassed ہے، competent authority bypassed ہے، منسٹر کے ساتھ اس وقت کا PS بیٹھتا ہے، in between Minister and PS یہ business ہوتا تھا۔ ہم جب آئے تو فائل کو جب چیک کیا گیا تو یہ چیزیں سامنے آئیں۔ سب سے پہلے daily "NEWS" نے اس کو leak out کیا۔ ہمارے آنے سے پہلے اس پر کیوں پردہ پڑا تھا یہ تو مجھے نہیں معلوم کیونکہ للہ نثار اس کے وزیر تھے۔ اس کے بعد جو information تھی اس کے مطابق probing ہو رہی ہے اور اس میں دو بندے suspended ہیں۔ جہاں تک محمد علی بھائی اور بابر اعوان صاحب کی ایک بات ہے کہ اس کی original file چوری ہوگئی ہے تو یہ ہو سکتا ہے لیکن میں اگر on the floor of the House یہ بات کروں گا تو شاید investigation میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے کیونکہ investigation میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اس پورے process کو خراب کر دیں۔ جہاں تک محمد علی بھائی کی بات ہے کہ cancellation کے بارے میں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس newspaper نے کہاں سے وزیر اعظم پاکستان کو quote کیا ہے کہ انہوں نے

order کر دیے کہ یہ cancel ہوئے ہیں۔ اگر ایک چیز ہی جعلی تھی تو اس کی validity کہاں سے آئی۔ اب اگر ایک شخص کے ہاتھ میں دس روپے کا ایک جعلی نوٹ ہے اور دوسرا کہے کہ State Bank notification جاری کرے کہ یہ نوٹ ہم نے cancel کر دیا ہے۔ اس نوٹ کی ذمہ داری State Bank کے اوپر کہاں سے آتی ہے اور پھر ایک اور اخبار نے یہ خبر شائع کی، گو کہ یہ بات کہنے کی نہیں ہے لیکن اب جب برسبیل تزکرہ یہ ذکر چھیڑا گیا کہ مولانا فضل رحمٰن کی ہدایت پر MQM اور وزیر ہاؤسنگ کے بیچ میں patch up ہوا یا کیا ہوا۔ یہ total جھوٹ quote کیا گیا ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جہاں تک اس کی cancellation کی بات ہے Ministry of Law سے اس پر comments مانگے گئے تھے، affirmative comments آئے ہیں اور cancellation under consideration ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ ماسٹر فائل بھی انہی دنوں میں غائب کرائی گئی ہے لیکن کچھ چیزیں اس میں سے original ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی سردار محمد جمال خان لغاری۔ پوائنٹ آف آرڈرز ہو گئے ہیں۔ انہوں نے brief کر دیا ہے۔ سردار جمال خان لغاری۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: آپ ان کے cut date لے لیں کہ کب تک یہ تفتیش کا نتیجہ ایوان کو دے دیں گے، ہم کچھ دن کے لیے چپ ہو جاتے ہیں۔ یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: وہ منسٹر صاحب سن رہے ہیں۔ جی سردار جمال خان لغاری۔

سینیٹر محمد علی بروہی: یہ کمیٹی کو بھیجا جائے اور اچھی بات ہے کہ وہاں پر پوری انکوائری ہو۔ جناب چیئرمین یہ حساس مسئلہ ہے۔

Wheat Transportation.

جناب چیئرمین: جی سردار جمال خان۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہمیت کے حامل issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ کے علم میں ہے کہ گندم کی نقل و حمل کے اوپر مختلف صوبوں کے اندر زبردست خدشات بھی ہیں۔ ان خدشات کا اظہار جناب عدیل صاحب نے جن کا

تعلق اے این پی سے ہے برملا دو روز قبل کیا۔ ولی محمد بادینی صاحب نے جن کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے' انہوں نے کیا۔ میں ناچیز کا تعلق پنجاب کے پسماندہ ضلع ڈیرہ غازیخان سے ہے۔ آپ کے علم میں بخوبی ہے کہ گندم کی نقل و حمل پر مختلف صوبوں کے اندر زبردست خدشات بھی ہیں۔ ان خدشات کا اظہار جناب عدیل صاحب نے جن کا تعلق اے این پی سے ہے' دو روز قبل برملا کیا۔ ولی محمد بادینی صاحب نے' جن کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے' انہوں نے کیا۔ مجھ ناچیز کا تعلق پنجاب کے ایک پسماندہ ضلع ڈیرہ غازیخان سے ہے جو صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے ساتھ متصل ہے۔ جغرافیائی حوالے سے ڈیرہ غازیخان عین پاکستان کے وسط میں ہے۔ ڈیرہ غازیخان اور بلوچستان کے درمیان جو ڈیرہ غازیخان کا حصہ تصور کیا جاتا ہے اور پنجاب صوبے کا حصہ تصور کیا جاتا ہے ایک Tribal تحصیل کے نام سے ایک تحصیل ہے۔ جو پانچ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔

ڈیرہ غازی خان کے اندر ایک صاحب ہیں جن کا نام حبیب لغاری صاحب ہے۔ وہ پنجاب فلورمل ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں۔ ان کا تعلق میرے خاندان سے بھی ہے۔ اس کے باوجود پنجاب کی حکومت نے سراسر ناانصافی کرتے ہوئے ڈیرہ غازی خان کے اندر' ایک ہی ضلعے کے اندر' پنجاب کے اندر گندم کی نقل و حمل پر نہ صرف پابندی لگائی بلکہ اس tribal تحصیل کے غریب بلوچ باشندے' جو اپنے پورے سال کا اناج لَو کی صورت میں آ کے نیچے میدانی علاقوں میں فصل کاٹ کے واپس اپنے علاقے میں لے کے جاتے ہیں' ان کو زبردستی ان کے ڈالوں سے ' ان کی pick-ups سے ' ان کی ٹریکٹر ٹرالیوں سے غریب بلوچ عورتوں کو نیچے اتارتے ہیں' بے پردگی کرتے ہیں اور اس گندم کو اور اس اناج کو جو پورا سال ان کے خاندانوں کے لیے جینے کا سہارا ہے' اس اناج کو confiscate کیا جاتا ہے جبکہ بڑے بڑے سمگلر اپنے ٹرک لے کر افغانستان تک چلے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پابندیاں اگر لگنی چاہییں تو افغانستان اور پاکستان کے border پر پابندی لگائیں۔ جس طرح آپ monitor کرتے ہیں سارے drug trafficking routes جو Central Asia سے افغانستان اور پاکستان تک آتے ہیں تو اس وقت آٹے کی قلت اور ممکنہ قلت کو meet کرنے کی خاطر آپ گندم کی نقل و حمل کے routes کو monitor ضرور کریں لیکن پابندی لگائیں تو border پر لگائیں۔

ابھی تک میں اس چیز کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پاکستان کی government کیا صوبوں کے ساتھ coordination کرنے کے قابل بھی نہیں رہی کہ وہ ایک صحیح قسم کی پالیسی بنائے۔ صوبوں سے مزید آپ کیا چاہتے ہیں؟ صوبوں کے اندر جہاں provincial autonmy کے مسائل ابھی تک مسائل ہی رہ گئے اور ابھی تک کسی government نے اس کا کچھ نہیں کیا تو اس صورت میں، میں چاہتا ہوں کہ پاکستان کی government ایک ایسی پالیسی بنائے جو قابل عمل ہو اور جس میں تمام صوبوں کے حقوق کو مدنظر رکھا جائے اور صوبوں کے اندر ضلعی حقوق کا بھی خیال رکھا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین،حاجی محمد عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں۔ گزشتہ ساٹھ سال سے یکم مئی، تیس اپریل سے لے کر اگست کے آخری دن تک پنجاب میں اس بات پر پابندی نہیں ہوتی تھی کہ open مارکیٹ میں کسی صوبے کا کوئی خریدار آئے اور گندم خریدے۔ بعد میں، تیس اگست کے بعد جب گندم کی پسائی شروع ہوجاتی ہے تو یہ کوشش ہمیشہ کی گئی ہے کہ گندم کو روک دیا جاتا تھا کہ وہ دوسرے صوبوں میں نہ جائے اور صرف وہاں سے آٹا خریدا جائے تاکہ وہاں کے کارخانے آباد ہوں، خوشحال ہوں۔ اس پر بھی ہم کافی مذمت کرتے رہے کہ یہ سبز رنگ کی جلد والے آئین کے خلاف ہے کہ آپ گندم کی یا آٹے کی movement کو روک نہیں سکتے ہیں لیکن جیسے کہ میرے بھائی لغاری صاحب نے بتایا کہ 144 کا بہانہ کیا جاتا ہے اور ہمارے صوبے کے ساتھ جو اٹک کا یا دوسرا کوئی ڈیرہ غازیخان کا علاقہ ہے وہاں 144 لگائی جاتی ہے تو وہاں سے گندم یا آٹا ہمارے ہمارے صوبے میں نہیں آتا ہے۔

اس مرتبہ پنجاب میں ہمارے اتحادیوں کی حکومت ہے اور بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ تیس اپریل سے تیس اگست تک کے لیے انہوں نے گندم کی خرید باہر کے صوبوں کے لیے منع کر دی ہے۔ میرے صوبے سے کوئی آدمی جا کر وہاں سے گندم نہیں خرید سکتا ہے اور اس کی صرف ایک وجہ ہے۔ جناب چیئرمین، کہ گندم import کی جائے گی۔ چونکہ گندم کی اس ملک کے لیے جتنی ضرورت ہے اس سے کم ہے۔ پنجاب کی حکومت یہ چاہتی ہے کہ مقامی گندم وہ

خود خرید لیں، سٹور کر لیں اور دوسرے صوبے جب imported گندم آئے تو وہ وہ خریدیں جو کہ یقیناً مہنگی ہو گی۔ ہم نے work کیا ہے اگر ہمیں پنجاب سے اوپن مارکیٹ سے گندم نہ ملے تو پانچ ارب روپے کی اس سال subsidy اپنے لوگوں کو دینی پڑے گی گندم مہیا کرنے کے لیے اور اگلے سال یہ subsidy دس ارب ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! میرے صوبے کی جو ضرورت ہے فاٹا کو ملا کر اور افغان مہاجرین جو وہاں رہتے ہیں ان کے لیے تقریباً 35 لاکھ ٹن ہے۔ ہم خود جو پیدا کرتے ہیں وہ دس لاکھ ٹن ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں جی۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، اس وقت کا خیال تو پنجاب کی حکومت کرے کہ پنجاب کی حکومت میرے صوبے کے لوگوں کو بھوکا مارنا چاہتی ہے اور مجھے بڑا دکھ ہوا یہ جان کر کہ پنجاب کے اندر بھی ضلعوں میں تمیز کی جا رہی ہے کہ اس ضلعے میں گندم جائے گی اس ضلعے میں نہیں جائے گی۔ میرے وہ اتحادی ہیں مرکز میں، میرے وہ اتحادی ہیں میرے صوبے پختون خواہ میں لیکن اس کے باوجود پنجاب کی حکومت جس میں، میں ان کا اتحادی نہیں ہوں وہ کیوں ہمیں بھوکا مارنا چاہتی ہے؟ میرے وزیر اعلیٰ نے جناب شریف برادران سے بھی بات کی ہے۔ ان سے meeting بھی کی ہے لیکن پنجاب کا فیصلہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔

جناب عالی! میں کیا پیدا کرتا ہوں؟ میں بجلی پیدا کرتا ہوں۔ بلوچستان گیس پیدا کرتا ہے۔ فرض کیجئے اگر اسی فارمولے کو ہم اپنے صوبے میں بھی لاگو کریں کہ جس کو ضرورت ہے وہ بجلی جا کے باہر سے import کرے۔ آٹھ ڈالر دے کر سوئی گیس import کرے جو کہ 65 پیسے per unit بلوچستان سے خریدی جا رہی ہے تو یقیناً پھر میرے ہاں ہی کارخانے چلیں گے۔ پھر پنجاب کے کارخانے رک جائیں گے۔ پھر پنجاب کی گندم میری طرف بھجوائی جائے گی پسوائی کے لیے تو میں چاہتا ہوں کہ کوئی وفاقی وزیر جو ادھر موجود ہیں وہ بتائیں اور وہ خصوصاً agriculture سے بھی ہیں، جن کا تعلق بھی مسلم لیگ (ن) سے ہے، پنجاب میں بھی ان کی حکومت ہے کہ آخر پنجاب ایسے قوانین کیوں بناتا ہے جو ماضی میں ساٹھ سال سے نہیں تھے وہ

نئی حکومت کے آتے ہی ہم پر لاگو ہو گئے۔

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Azam Khan Swati.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! I want to endorse the sentiments which have already been expressed by my colleague Haji Adeel and also I want to share a very disturbing picture that has appeared in local newspaper about a boy in Peshawar digging through the garbage and trying to find something to eat.

I think we are going through a very sensitive time and this picture, which is shown in province of Pukhtoonkhwah showing the frustration that we are facing, I think, something needs to be done and flow of wheat and flour need to be checked but living in the same country, in a federating unit, there has to be some sympathy with my people, the province of Pukhtoonkhwah, Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Wali Muhammad Badini.

جناب چیئرمین، مسٹر ولی محمد بادینی صاحب -

سینیٹرمیر ولی محمد با دینی، شکریہ جناب چیئرمین! میں بھی اس مسئلے پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ بلوچستان کے لیے ایک لفظ پسماندہ بہت استعمال ہوا ہے میرا خیال ہے اس کو زیادہ ہم استعمال نہیں کریں گے۔ چار بھائی ہیں۔ تین بھائی اچھے موٹے خاصے پورے ہیں اور ایک کمزور ہے۔ آیا یہ دنیا میں rule ہے کہ کمزور کو گھر سے نکالو۔ ہمارے ساتھ وہی چیز ہو رہی ہے۔ آج میں نے تمام ریکارڈ بلوچستان سے منگوایا ہے۔ ہماری کل آبادی یہ محکمہ خوراک کی رپورٹ ہے' ہماری نہیں ہے۔ ہماری کل آبادی ۸۵ لاکھ ہے۔ فی آدمی سالانہ خرچہ ۱۲۴ کلو گرام ہے۔ سالانہ ۱۰ لاکھ ۵۴ ہزار ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں جو مل رہا ہے اور جو آرہا ہے وہ 1/3 ہے۔ ۸۸ ہزار میٹرک ٹن ماہانہ خرچ ہے۔ آدھا کوئٹہ ہمارا ۲ لاکھ ۵۱ ہزار ہے۔ پورا کوئٹہ ۷ لاکھ ہے۔ تو اس لئے ہم اتنا جو واویلا

کر رہے ہیں وہ جان بوجھ کر نہیں کر رہے ہیں۔ ہمارے حالات بالکل ادھر ایسے ہی ہیں یا حالات بالکل اس طرح ہیں کہ اب ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ میں نہیں چھوڑ تے ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ ان ضلعوں میں جو فلور ملز لگے ہوئے ہیں ادھر نہیں چھوڑتے ہیں۔ جدھر فلور ملز نہیں ہیں پھر بھی کہتے ہیں کہ گندم ادھر ہی رکھو، کوئی قانون ہونا چاہیے ۔ ابھی نصیر آباد کم از کم کوئی ۴۵۰ کلو میٹر بارڈر سے دور ہے۔ نصیر آباد سے نہیں چھوڑ رہی ہیں کہ سمگلنگ ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے کہ ہو رہا ہے ہمیں اس بات سے انکار نہیں ہے۔ لیکن کون کر رہا ہے؟ وہی کر رہے ہیں جو بارڈر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو گورنمنٹ کے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ چاہے وہ جس محکمے سے ہیں وہی کر رہے ہیں۔ کوئی اتنا طاقتور نہیں ہے کہ ٹرک لوڈ کرکے پہاڑوں کے بیچ سے نکالیں۔ Main Road سے جا رہا ہے۔ کیوں نہیں روکتے ؛ جس کا حساب نہیں ہوا۔ ایک دو ٹرک کو روکا اور اخباروں اور T.V پر بتا رہے ہیں کہ جی ہم نے اتنا پکڑا ہے۔ بھئی اس کا کام ہے۔ جس طرح معزز ممبر صاحب نے ابھی فرمایا کہ اگر ہم لوگوں کو ہر ایک کو کاٹ کر الگ کر رہے ہیں تو کب تک یہ چل سکتے ہیں۔ ادھر جائیں تو ادہر وہ لوگ ہمیں نہیں چھوڑ رہے ہیں کہ بھئی آپ لوگ ادہر بات نہیں کرتے ہو اور کچھ نہیں کر رہے ہو۔ ہم لوگ ادھر بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ آج صبح میں نے پتہ کیا ہے ۳۲۰۰ روپے ایک بوری کی قیمت ہے۔ آج T.V اور اخبار میں آ رہا ہے کہ جی ۱۸۰۰ روپے بوری ہے۔ /1800 روپے میں وہ بوری ہمیں دے دیں۔ ہمیں ۲۲۰۰ روپے میں دے دیں تو ۲۵۰۰ روپے میں فی بوری خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ خوامخواہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ T.V اور اخباروں میں آ رہا ہے کہ ۴۵۰ روپے نہیں ۳۶۵ روپے ہونا چاہیے۔ وہاں سے جو ذخیرہ اندوزی کر رہے ہیں وہ سارے ملے ہوئے ہیں۔ ان کو کوئی ہاتھ تک نہیں ڈال رہا ہے۔ یہ مہربانی کرکے اس پر حکومت سے بھی میری درخواست ہے توجہ دے اور اس کو چیک کریں کہ کیوں ایسا ظلم ہو رہا ہے۔ سینیئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اس سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ وہ مہربانی کرکے ان چیزوں کو چیک کریں۔ ہم خوامخواہ پنجاب، پشاور یا سندھ پر الزام لگائیں۔ کیوں ؟ آپ کے پاس میں خود آیا ہوں۔ ۱۸ ٹرک اسی دن آرڈر ہوا ۔ میرا اپنا ۱۸ ٹرک اتار دیا ۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ رول ہے اتار دیا بس اتار دیا تو بس بات ختم۔ اس لئے مہربانی کرکے اس پر ذرا توجہ دے دیں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، رتنا صاحبہ ، محمد انور بیگ صاحب ، نہیں ہیں ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میرا point of order امن و امان کے حوالے سے تھا گزشتہ دو چار سالوں سے میں چیخ رہا ہوں۔ سندھ میں امن و امان کی صورت حال بدستور خراب ہے اور تشویشناک ہے۔ خاص طو رپر اندرون سندھ جو قبائلی جھگڑے ہیں وہ اتنے بڑھ چکے ہیں کہ روزانہ کہیں نہ کہیں قتل و غارت گری کی واردات ہوتی ہے اور تقریباً بیسیوں قبائل ہیں خاص طور پر خیرپور، سکھر، گھوٹکی، جیکب آباد، کشمور، شکار پور، لاڑکانہ، قمبر شہداد کوٹ اور دادو ان اضلاع میں خاص طور پرصورت حال انتہائی خراب ہے ان قبائلی جھگڑوں کی وجہ سے جب کوئی بندہ کہیں مارا جاتا ہے تو وہاں پولیس بھی نہیں جاتی کہ بھئی یہ قبائلی جھگڑا ہے۔ وہ جاتے ہی نہیں اور FIR اگر ہوتی ہے تو وہ بھی برائے نام ہوتی ہے کوئی گرفتاری نہیں ہوتی اور قانون حرکت میں نہیں آتا، قبائلی جھگڑوں کی وجہ سے بد امنی اتنی بڑھ چکی ہے کہ ان علاقوں میں، ان اضلاع میں مغرب کے بعد کوئی بندہ گھر سے نکل نہیں سکتا تمام سڑکیں ویران ہو جاتی ہیں۔ سٹریٹ کرائم بڑھ چکا ہے قبائلی جھگڑوں کی وجہ سے، تو اس حوالے سے ہم نے پہلے بھی درخواست کی تھی میں اب بھی دوخواست کرتا ہوں کہ کوئی فوری اقدام کیا جائے میں خود ابھی 27/28 اپریل کی درمیانی رات کو ضلع شکار پور میں ایک سیرت کانفرنس میں جا رہا تھا۔ سکھر شکار پور کے main road سے تقریباً بارہ بجے رات کو میں چک روڈ پر جیسے ہی آیا ایک کلو میٹر کے فاصلے پر کوئی دس پندرہ مسلح لوگ تھے جنہوں نے راستہ روکا۔ میرے ساتھ میرے دو گن مین بھی تھے انہوں نے بھی ان کو للکارا لیکن وہ زیادہ تھے اور میرے ساتھ صرف دو ساتھی تھے اور ہم مقابلے کی پوزیشن میں نہیں تھے تو میرے ڈرائیور نے کس طرح گاڑی بھگائی اور ہم کس طرح بچ کر نکلے اُللہ کی کرم سے وہ اللہ کو معلوم ہے یہاں گزشتہ بدھ سینیٹ کو میں یہ بات نکلی تھی ۳۰ اپریل کو اس وقت میں یہاں موجود نہیں تھا تو آپ کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی تھی اور قائد ایوان کی طرف سے بھی

یقین دہانی کرائی گئی تھی لیکن اب تک نہ وہاں کوئی FIR lodge کی گئی ہے نہ اس سلسلے میں کوئی پیش رفت ہوئی ہے جب سینیٹ کے ایک رکن کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ FIR تک داخل نہیں ہوتی ہے تو اور لوگوں کے ساتھ کیا حشر ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے عزت نفس بھی مجروح ہو رہی ہے۔ یا تو اس کو مستقل طور پر کمیٹی کے حوالے کر دیں جو اس چیز کو لے اور میں سمجھتا ہوں کہ امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی اور فوری طور پر انتظامات کیے جائیں اور اس میں میں دو چیزیں عرض کرتا ہوں ۔

ایک یہ ہے کہ اضلاع میں جو DPOs لگائے جا رہے ہیں وہ ایماندار افسر لگائیں جائیں اب تک تو یہ تھا کہ وڈیروں کی صوابدید پر DPO لگائے جاتے تھے اور تھانے بکتے تھے بالکل ان کی بولی لگتی تھی دو چار اضلاع میں اچھے افسر لگائے گئے ہیں جس پر میں خوشی کا اظہار بھی کرتا ہوں لوگ بھی خوش ہیں لیکن تمام اضلاع میں ایماندار افسر ہونے چاہیئں ۔

اور نمبر ۲۔ جس علاقے میں کوئی جرم ہو تو وہاں کے افسر کو ذمہ دار قرار دیا جائے اور تیسری چیز یہ ہے کہ جو وڈیرے جو خوانین جو سردار ہیں ان میں جو اچھے لوگ ہیں میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں لیکن جو کرپشن میں ملوث ہیں خاص طور پر قبائلی جھگڑوں میں جو وڈیرے ملوث ہیں ان کو پکڑا جائے ۔ جنگل کے ڈاکوؤں کے خلاف تو کبھی کبھی آپریشن ہوتا ہے لیکن وہ White collar ڈاکو جو Five Star Hotels میں رہتے ہیں ان کے خلاف بھی آپریشن ہونا چاہیے ۔ میں آپ کی وساطت سے ایک مرتبہ پھر درخواست کرتا ہوں کہ اندرون سندھ امن و امان کی صورت حال بہت خراب ہے اس پر خصوصی توجہ دی جائے ۔

Faisalabad Textile University is Closed, and the Students are on Protest.

جناب چیئرمین، مولانا راحت حسین صاحب '

سینیٹر مولانا راحت حسین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! میرا point of order ایک اہم مسئلے کی طرف ہے کیونکہ منسٹر صاحب ابھی تشریف لے گئے ہیں چوہدری صاحب ' اور آپ کے توسط سے اور لیڈر آف دی ہاؤس موجود ہیں تو ٹیکسٹائل یونیورسٹی

فیصل آباد ہے ان کے مسائل ہیں اور کافی عرصے سے 2002ء سے یہ مسائل چلے آ رہے ہیں اور اسی سال ہمارے وہاں کے طلباء اور students نے یہاں بھی strike کیا اور احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے اور آج تک طلباء یونیورسٹی نہیں جا رہے ہیں اور وہ بند ہے۔ان کے بہت سارے مطالبات ہیں ۔ اس میں ایک مطالبہ جو اہم نوعیت کا ہے وہ یہ ہے کہ ٹیکسٹائل یونیورسٹی جب ایڈمیشن کے لیے اشتہار دیتے ہیں ویب سائٹ پر تو اس پر یہ ہے کہ یہ PC سے یہ انجینئرنگ کونسل سے منظور شدہ ہیں اور رجسٹرڈ ہیں لیکن جب وہاں طلباء جاتے ہیں تو بالکل خالی خولی نعرہ ہوتا ہے اور ان کی وہاں رجسٹریشن نہیں ہے اور اس میں آپٹیما والے جو تعلیم کے ساتھ زیادہ نہیں ہے بلکہ اپنے ٹیکسٹائل کے ساتھ ان کا زیادہ تعلق ہے ان کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ اس کو منسٹری آف ایجوکیشن میں دیا جائے ان کے پاس جو پہلے سے تھا اور ان کی ایگری کلچر کی جو ڈگریاں ہیں وہ انجینئرنگ کونسل سے منظور کروائی جائیں ان کے لیے انہوں نے بہت زیادہ stike کیا اور یہاں PC والوں نے وہاں دورہ بھی کیا اور انہوں نے کچھ نقائص بتائے کہ اس میں یہ نقائص ہیں کچھ points بتائے اور ان کو یہ بھی بتایا کہ آپ renewal کے لیے درخواست دے دیں تو انہوں نے چھ مہینے کا وقت دیا ہوا تھا ابھی ۲۲ مہینے گزر چکے ہیں۔لیکن وہاں کے جو متعلقہ افسر ہیں، انہوں نے درخواست نہیں دی۔ آج تک وہ جوں کے توں ہیں۔ اس مسئلے پر جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں اور میں نے Leader of the House کو بھی لڑکوں کی، ان یونیورسٹیوں کے بارے میں file دی تھی۔ آپ اس پر ازخود نوٹس لیں اور Leader of the House بھی اس مسئلہ کو حل کے لیے ذاتی دلچسپی لیں۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی پشاور کے طلبا کے بھی اس طرح کے مسائل ہیں۔ انہیں بھی آپ ضرور دے لیں اور اس طرح جو ڈاکٹر صاحب کا امن وامان کا مسئلہ ہے، میں نے اسے بھی point of order پر اٹھایا تھا اور Leader of the House نے بھی اسی وقت ہاؤس کو بتایا تھا۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ امن و امان کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ یہ مسئلہ سارے پاکستان میں ہے اور جو ہمارے اپنے فاضل اراکین کے ساتھ یا معززین علاقے کے ساتھ ہو رہا ہے، اس پر آپ سختی سے نوٹس لیں اور اس مسئلہ کو بنیادی طور پر حل کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مولانا محمد عباس کمیلی، جناب رضا محمد رضا۔

100 Kilometer lora road under Construction for the Last Eight Years

سنیٹیر رضا محمد رضا: جناب والا! یہ ایک دلچسپ صورت حال ہے کہ جب ایک point of order ایک دن پیش نہ کیا جا سکے تو پھر دوسرے دن دوسرے points پیدا ہو جاتے ہیں۔ جناب والا! جو میرا اصل point of order تھا، وہ تو لورا روڈ کے حوالے سے تھا جو ڈیرہ غازی خان جا رہا ہے۔ وہ کئی سالوں سے خراب ہے۔ اب تو اس پر transport چلنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ سات آٹھ سال ہو گئے ہیں کہ 100 کلومیٹر کے قریب فاصلہ ہے۔ بظاہر اس پر کام برائے نام شروع ہے لیکن اس پر ابھی تک کوئی transport نہیں چل سکتی۔ کوئی National Highway والا، کوئی مہربان اس کا نوٹس لے لے۔ اصل میں میرا point of order یہ تھا۔ لیکن اب یہ تو پرانا ہو گیا ہے، یہ پرسوں کی بات ہے۔

جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ آج کوئٹہ میں جیسے کہ آپ کو علم میں ہے ڈاکہ زنی کا واقع ہوا ہے۔جیسے اس دن عبدالرحیم صاحب نے کہا کہ پورے ملک میں state کی کوئی writ نہیں ہے، کوئی امن و امان نہیں ہے۔ ابھی سومرو صاحب سندھ کے بارے میں یہی کہہ رہے تھے ۔ جناب والا! کوئٹہ کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ آئے روز ڈاکے ہو رہے ہیں۔ ڈاکہ زنی ، قتل وغارت گری اور بدامنی کی انتہا ہو گئی ہے اور یہ اتنے بڑے پیمانے کے واقعات ہو رہے ہیں کہ اب یہ دن کی روشنی میں ہو رہے ہیں۔ وہاں شہر کے بیچ میں کباڑی بازار ہے ۔ وہاں مسلح ڈاکو چلے گئے، انہوں نے لوگوں کو gun poit پر لوٹنا چاہا۔ جب لوگوں نے مزاحمت کی تو دو شخص موقع پر شہید ہو گئے ، باقی زخمی ہو گئے۔ اس پورے شہر میں تاجروں،عوام اور مختلف پارٹیوں نے ہڑتال کی، پشتون خواہ پارٹیاں وہاں حاضر ہوگئیں۔ آج کوئٹہ کے پورے شہر میں اس بدامنی کے واقعات کے خلاف ہڑتال ہے اور کل بھی ہڑتال ہے۔ بظاہر تو وفاقی حکومت نے کچھ وعدے کئے ہیں لیکن جناب یہ صورت حال بڑی سنگین ہے۔ اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور جو مجرمین ہیں، جرائم پیشہ عناصر ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے اور انہیں سزا ملنی چاہیے۔ اور جو متاثرین ہوتے

ہیں، انہیں ایک معقول معاوضہ دیا جائے۔ موت کا کوئی بدل نہیں ہے لیکن جو بھی متاثر ہوتا ہے، اس کی مدد کی جائے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے پشتون خواہ وطن کے لاکھوں لوگ ہیں جو سندھ اور بالخصوص کراچی سے اس روڈ پر سفر کرتے ہیں۔ بہت سارے ہمارے لوگ سفر کرتے ہیں، بڑے بڑے transporters سفر کرتے ہیں۔بسیں اور coaches چلتی ہیں لیکن کچھ عرصے سے کندھ کوٹ اور کشمور کے علاقوں میں سندھ سے جو لوگ enter ہوتے ہیں، ان پر اتنے مسلسل حملے ہو رہے ہیں کہ وہاں مسافروں کو لوٹا جا رہا ہے۔ ان کی نقدی اور سامان چھینا جاتا ہے۔ مسافروں کے ساتھ بدتمیزی کی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کو یرغمال بھی بنایا جاتا ہے۔ آج تو جناب پولیس convoy کی موجودگی میں گزشتہ روز ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ پولیس convoy موجود تھی۔ مسافروں کو زخمی کیا اور وہ ہسپتالوں میں داخل بھی ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ جو بھی موجود تھا، وہ لوٹا گیا۔ یہ ایک سلسلہ ہے اور یہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس وقت جمہوری حکومت ہے اور ظاہر ہے کہ ان کے بہت دعوے ہیں اور یہ عوام کا بہت اہم ترین مسئلہ ہے۔ ملکی تمام بڑی شاہراہوں پر اور بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہم کہتے ہیں کہ قانون نافذ کرنے والی تمام قوتیں بھی موجود ہوتی ہیں، وہاں ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ تو جناب والا! ایسے بدامنی کے واقعات کا جیسے اب کوئٹہ میں ہوا ہے، سندھ کی شاہراہ پر پشتون مسافروں کے ساتھ ہو رہے ہیں، ان کا نوٹس لیا جائے۔ جو لورالائی کا روڈ ہے، اس کے بارے میں ہمیں مجبور نہ کیا جائے کہ اس کی طرف توجہ دلائیں۔ ہمیں خود بار بار اس طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے ہاؤس سے شرم آتی ہے۔ ہم بار بار کہہ رہے ہیں اور یہ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ ہر سال ایسے وعدے ہوتے ہیں کہ نیشنل ہائی وے کو پر امن بنائیں گے۔ اب تو یہ transport وہاں سے دوسرے علاقوں میں divert ہو رہا ہے۔ یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے، اس کا نوٹس لیا جائے۔ مہربانی کرکے ہمیں کوئی تسلی دے دے کہ واقعی کوئی سن بھی رہا ہے اور اس کا کوئی نوٹس بھی لے رہا ہے۔

جناب چیئرمین: یہاں Leader of the House موجود ہیں اور وہ اس کا نوٹس لے رہے ہیں۔ڈاکٹر محمد ساعد صاحب۔

Scheme of HEC to Establish Seven Engineering Universities in the Country

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد : جناب چیئرمین ! شکریہ - میں تعلیم سے متعلق کچھ گزارشات
پیش کرنا چاہتا ہوں and I promise that I will not take more than five minutes.
جناب چیئرمین ! Higher Education Commission نے دو سال قبل ایک سکیم تیار کی تھی
اور گورنمنٹ کو submit کی تھی - اس سکیم کے تحت ملک میں سات انجینئرنگ یونیورسٹیاں قائم
ہونی تھیں۔ یہ یونیورسٹیاں کراچی' ملتان' لاہور' اسلام آباد' کوئٹہ اور پشاور میں قائم ہونی تھیں۔
جناب چیئرمین' یہ جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں' یہ جرمنی' آسٹریا' اٹلی' چین' جاپان اور کوریا کے
تعاون سے قائم ہونی تھیں۔ جناب چیئرمین' اس سکیم کی بڑی خوبی یہ تھی کہ مثلاً اگر کوئٹہ میں
ایک انجینئرنگ یونیورسٹی قائم ہوتی ہے اور اس کا link programme ہے برلن یونیورسٹی کے
ساتھ یا ویانا یونیورسٹی کے ساتھ ہے تو اس یونیورسٹی کا پورا سٹاف بھی برلن یا آسٹریا سے آئے
گا۔ وہی courses conduct ہوں گے جو کہ جرمنی یا آسٹریا میں ہوتے ہیں' even the
examination will be conducted by the staff of the foreign universities اور
ان کو جو ڈگریاں ملیں گی' وہ بھی ساری کی ساری foreign universities کی ہوں گی۔ جناب
چیئرمین! اس کے دو بڑے فوائد تھے۔ ایک تو یہ تھا کہ qauality of education was
available to the people of Pakistan inside the country اور دوسرا بڑا فائدہ یہ تھا کہ
our young graduates with the foreign degrees will have plenty of opportunities for employment in Germany , Austeria and these foreign countries.

جناب چیئرمین ! اس پر کافی پیش رفت بھی ہوئی ہے۔ یہ take off stage میں ہے۔
زمینیں حاصل کر لی گئی ہیں - Foreign universities کے ساتھ معاہدات بھی تقریباً ہو
چکے ہیں۔ اب باوثوق ذرائع سے unfortunately سننے میں آیا ہے کہ حکومت اس پورے
منصوبے کو scrape کر رہی ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی زیادتی ہوگی۔ اس لیے کہ اس

A lot of lobbying has been involved in project پر کافی محنت کی گئی ہے - اور اگر ہم اس کو اس pursuading the foreign university in this link programme stage پر abandon کرتے ہیں تو اس سے ملک کی بڑی بدنامی ہوگی۔ جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ the future of this country is closely linked with the progress in the field of science and technology اور میری درخواست ہے کہ اس سکیم کو scrape نہ کیا جائے اور آنے والے بجٹ میں اس سکیم کے لیے مناسب رقم مختص کی جائے بہت شکریہ۔

Disconnection of Electricity Notices Served by ISCO to Individual Consumers and Organisations

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب والا! کل اخبارات میں ایک نوٹس چھپا تھا کہ جو ISCO کے جو defaulters ہیں' ان کے لیے final notice ہے کہ Thursday, 15th May کو اگر وہ payment نہیں کریں گے تو ان کی بجلی کاٹ دی جائے گی۔ جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ اگر ایک عام شہری ایک مہینے کا بل نہ دے تو اس کی بجلی کاٹ دی جاتی ہے اور اگر کوئی پرائیویٹ کمپنی ہو یا مل ہو اور اس نے بجلی کا بل ادا نہ کیا ہو تو ان کی بجلی کاٹ دی جاتی ہے۔ جناب والا! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ نوٹس ہے' اس میں لکھا ہوا ہے کہ 700 million rupees صرف افواج پاکستان کے مختلف محکموں سے متعلق ہیں تو کیا وزیر صاحب ہمیں بتا سکیں گے کہ اگر انہوں نے بل ادا نہ کیا تو ان کی بجلی کاٹ دی جائے گی؟

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ ایک bill آزاد جموں وکشمیر گورنمنٹ کا ہے' یہ 1043 million rupees کا ہے جو انہوں نے ISCO کو pay کرنے ہیں۔ کیا ہمیں وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ جو list ہے' اس کے مطابق بجلی کے بل ادا نہ کئے گئے تو کیا واقعی ان کی بجلی Thursday, 15th May کو کاٹ دی جائے گی یا پھر ان کو اجازت دے دی جائے گی کہ یہ اسی طرح default کرتے ہیں۔ افواج پاکستان کا بل 700 million rupees ہے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔

The Flood Affected Families of Turbate are yet to be Compensated

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! کل کے اخبار " انتخاب" میں خبر آئی ہے اور اس سے پہلے بھی میں نے یہ مسئلہ دو دفعہ ہاؤس میں اٹھایا تھا۔ اس کی سرخی ہے، گیارہ ماہ گزر گئے ۔ تربت کے سیلاب متاثرین کو تاحال امداد نہ مل سکی ۔ خیمے بھی پھٹ کر ناکارہ ہو چکے ہیں ۔ متاثرین بوسیدہ خیموں میں زندگی گزارنے پر مجبور ۔ متاثرین کی بحالی اور فنڈ میں خرد برد کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کی جائیں ۔ عوامی حلقوں کا مطالبہ ۔ جناب چیئرمین! یہ گیارہ ماہ پہلے جب سیلاب آیا تھا تو وزیر اعظم اور صدر پاکستان بھی تربت آئے تھے۔ انہوں نے خود وہاں اعلان کیا تھا اور امارات اورسعودی حکومت اور بہت سارے gulf countries نے بھی نقد امداد کا اعلان کیا تھا۔ کیونکہ وہ ہمارے ہمسائے ملک ہیں ۔یہ حالت ہے وہاں کی ۔ پچھلے مہینے میں وہاں گیا تھا۔ مئی کے مہینے میں پچاس باون سنٹی گریڈ وہاں گرمی تھی ۔ اگرجون کے مہینے میں ناکارہ خیموں میں ہزاروں لوگ بے یار و مددگار وہاں رہ رہے ہیں تو ان کا کیا قصور ہے اور بار بار اس مسئلے کو اٹھانے کے باوجود بھی۔ ہمیں پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ مرکز سے World Bank کی report complete ہوئی ہے۔ گزشتہ وزیر اعظم کو آپ سے پہلے brief بھی کیا گیا ہے ۔ اس کو مجبور بھی کیا گیا ہے لیکن یہ تاحال وہاں ان کے لیے گھروں کی تعمیر کے لیے ' وہاں ان کو پانی پہنچانے کے لیے ' وہاں ان کو سہولت دینے کے لیے کوئی انتظام نہیں ہے ۔جناب چیئرمین! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اورمیں سمجھتا ہوں کہ یہاں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر دینے کا پہلے یہی مقصد ہو گا کہ متعلقہ منسٹر کو یہاں طلب کیا جائے تاکہ وہ ذمہ داری سے جواب دے ۔ اگر یہاں ہم پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہیں تو کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی' جیساکہ خالدمحمود سومرو نے بتایا کہ ابھی تک ایف آئی آر بھی کاٹی نہیں گئی ہے تو میں رضا صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کے لیے concerned Ministry کو بتائیں' ابھی time اور date fix کریں۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور یہ لوگ باقاعدہ خودکشی پر بھی تیار ہیں۔

جناب چیئرمین! ان کا کیا قصور ہے ۔ کیونکہ میرا اس علاقے سے تعلق ہے ۔ وہ بیچارے مجھے اور ڈاکٹر عبد المالک سے رجوع کرتے ہیں کہ ہمارا یہ مسئلہ سینیٹ میں اٹھائیں ۔ ہم

سینیٹ میں اٹھاتے اٹھاتے تھک گئے۔ اس کا کوئی response یا اس کا کوئی concerned Minister وہ اجلاس میں بلائیں اور ہمیں بتایا جائے کہ اتنی رقم جو امداد کے طور پر مل چکی تھی، یہ رقم کہاں ہے اور ان کی آبادکاری کے لیے کب تک انتظام کیا جائے گا؟ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ آپ جناب اس کا انتظام کریں اور رضا ربانی صاحب ہمیں surety دیں۔ otherwise میں تو کم از کم walk out کروں گا تاکہ غریب عوام کے ساتھ میری ایک آواز جائے گی کہ اگر میرا ہاتھ اور بس نہیں چلا، لیکن میں اس ہاؤس سے نکل گیا ہوں۔ اگر مجھے surety نہیں دی جائے گی تو میں Treasury Bench کے ہوتے ہوئے میں اس ہاؤس سے نکلوں گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! بلیدی صاحب نے یہ point of order اٹھایا تھا اور اس میں جو صورتحال ہے وہ درست فرما رہے ہیں۔ اس میں initially جو ہے وہ حکومت بلوچستان کو 800 million فیڈرل گورنمنٹ نے دیا تھا flood relief اور affected houses کی initial compensation کے تحت۔ ان کا یہ بھی کہنا درست ہے کہ ایک survey carry out کیا گیا تھا World Bank اور Asian Development Bank کی طرف سے اور انہوں نے اس میں گھروں کی construction کی تین housing categories بنائی تھیں اور ان تین housing categories کے اندر ایک کی cost جو تھی مجموعی طور پر، کیونکہ مجموعی طور پر 41718 houses have been affected اور ان کی rehabilitation کے لیے جو World Bank اور Asian Development Bank کی طرف سے سروے کیا گیا تھا the three categories اس میں پہلی category of construction جو تھی وہ 244 US million dollar اس کا estimate تھا۔ second جو تھی وہ 186 US million dollar تھا اور تیسرا جو تھا وہ 103 million dollar تھا۔ While this report has been given sir. اس اثنا میں جنرل مشرف بلوچستان گئے تھے اور انہوں نے hundred thousand announce کیا تھا per destroyed house یعنی جو گھر ختم ہو گئے تھے۔ اس لحاظ سے صوبہ بلوچستان کے لیے وفاقی حکومت نے 8.8 billion rupees ان کی construction کے لیے رکھے تھے اور یہ President Secretariat (Public) سے directions گئی تھیں چودہ جنوری ۲۰۰۸ء کو۔ چودہ جنوری ۲۰۰۸ء

کو یہ instructions/directions جو ہیں 8 billion کی گئی تھیں - یہ بات درست فرما رہے ہیں -
میں نے جو تحقیقات کی ہیں' اس میں یہ پتا چلا ہے کہ ابھی تک یہ پیسے Federal Government کی طرف سے صوبہ بلوچستان کی حکومت کو transfer نہیں ہوئے ہیں - یہ کیونکہ کل پرسوں بلیدی صاحب نے یہ point of order اٹھایا تھا' کل میں نے اس پر briefing لی تھی اور مجھے امید تھی کہ کل آئے گا' لیکن کل پھر نہیں آ سکا۔ انہوں نے آج اٹھایا ہے - میرے پاس یہ brief موجود ہے اور میں نے اس میں for futher action لکھا ہوا ہے کہ ڈار صاحب' جیسے آپ کو پتا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں۔ وہ غالبا پرسوں آ جائیں گے - Monday یا Tuesday کو میں ڈار صاحب سے اس کے بارے میں بات کر کے بلیدی صاحب کو بتا دوں گا کہ حکومت پاکستان' حکومت بلوچستان کے یہ پیسے کب transfer کر رہی ہے -

جناب چیئرمین: مسٹر ممتاز محفوظ صاحب -

Qalat , Quetta and Chaman Road is under construction for the last three years.

سینیٹر ممتاز محفوظ: جناب چیئرمین صاحب! بلوچستان میں چار ارب روپے کی لاگت سے قلات کوئٹہ اور چمن روڈ بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے - تقریبا تین سال مکمل ہونے کے باوجود دس فیصد کام بھی مکمل نہیں ہو سکا' جب کہ سینکڑوں میٹر سڑک ادھیڑ دی گئی ہے - کوئٹہ چمن روڈ پر تقریباپانچ ہزار گاڑیاں روزانہ گزرتی ہیں - جن میں سے اکثر افغانستان اور وسط ایشیا تک جاتی ہیں۔ جنت پیرزئی ایک علاقہ ہے وہاں سے قلعہ عبد اللہ' خوشک شالا باغ کا جو علاقہ ہے ساٹھ کلومیٹر ہے - اس کی سڑک اس طرف دے دی گئی' اس پر بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے ہیں جناب - گرد و غبار کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں - فصلیں تباہ ہو رہی ہیں' یہی نہیں' بلکہ ٹریفک کی وجہ سے تقریبا دو سو حادثات ہو چکے ہیں اور دو سو حادثات میں پینتالیس فیصد اموات ہوئی ہیں - تقریبا نو ماہ سے اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے - میری گزارش ہے کہ اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب چیئرمین: مسٹر کامران مرتضی۔

Call Attention Notice

Postponement of by - elections

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! دو دن پہلے جب یہ Call Attention Notice جمع کروایا گیا تھا تو اس وقت postponement of by elections کی بات تھی۔ اب پھر اس کو reverse کرنے کی بات چل رہی ہے۔ اس لیے ہم آپ کو بار بار عرض کرتے ہیں کہ اگر اسی دن لے لیا جائے ہمارا point of order یا Call Attention, Call Attention Notice میں نے جمع کروایا تھا تو اس میں کافی فائدہ ہو جاتا ہے کہ کم از کم ہم اسی دن اس issue پر بات کر سکتے ہیں۔پہلے ایک منٹ دے دیا کریں۔ دو منٹ دے دیا کریں۔ وہ ضروری ہوتا ہے۔

جناب عرض یہ کرنی تھی کہ یہ الیکشن پہلی مرتبہ ملتوی نہیں کیے گئے، by elections, 38 اس میں seats ہیں، بیس اس میں صوبائی کی ہیں، دس اس میں قومی کی ہیں اور یہ first time نہیں ہے کہ ان by elections کو انہوں نے postpone کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک date مقرر ہوئی تھی اور اس date پر انہوں نے الیکشن نہیں کروائے اور اسے postpone کیا۔ جناب الیکشن کی postponement کے حوالے سے، تو یہ second time ہے کہ یہ by elections 38 seats پر جو خالی ہیں یا کسی وجہ سے خالی ہوئی ہیں یا خالی رہ گئی تھیں، ان پر second time الیکشن ملتوی کیا جا رہا ہے۔ پہلے بھی جب یہاں پر الیکشن ملتوی ہوئے تھے، یہاں پر by elections ملتوی ہوئے تھےتو کہا یہ گیا تھا کہ کسی خاص شخص کی وجہ سے اس کو accommodate کرنے کی وجہ سے ملتوی ہوئے ہیں تو ایک برا پیغام لوگوں تک گیا تھا اور اب بھی جب ملتوی ہوئے ہیں تو کہا گیا کہ کچھ مخصوص لوگوں کو روکنے کے لیے کہ وہ الیکشن میں نہ participate کر سکیں یا نہ آ سکیں، اس لیے ملتوی کیے گئے ہیں۔ دو grounds بتائے تھے الیکشن کمیشن نے، بظاہر تو یہ بڑا independent constitutional institution ہے اور بڑا independent بھی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں۔ مگر وہ independent نہیں ہے۔ اس دفعہ انہوں نے دو grounds بتائے۔ ایک انہوں نے کہا کہ جی امن و امان کا مسئلہ ہے، جس پر ہم اور

آپ اس وقت بحث کر رہے ہیں اور دوسرا انہوں نے کہا کہ جی بجٹ سیشن ہے ۔ امن و امان کے سلسلے میں جو چیز انہوں نے refer کی Frontier Government کی طرف سے وہ کسی letter کو refer کیا جس پر پھر dispute پیدا ہو گیا اور بجٹ سیشن کا اس کے ساتھ تعلق نہیں تھا ۔ اگر پہلی بات درست تھی کہ اس letter کو بنیاد بنا کر الیکشن postpone کرنے تھے تو الیکشن صرف ایک صوبے میں نہیں ہو رہے۔ الیکشن چاروں صوبوں میں ہونے تھے ۔ اگر الیکشن ملتوی ہی ہونے تھے تو ایک صوبے میں ملتوی کر دیے جاتے اور جہاں تک دوسرے ground کا تعلق تھا اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ بجٹ سیشن ہے تو میرا ہے' جو ممبر بن چکے ہیں' ان کا ہے۔ جنہوں نے ممبر بننا ہے' جناب! ان کا بجٹ سیشن سے کیا تعلق ہے؟ جناب! ان الزامات کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی' الزام اور جواب الزام آئے اور اس کے بعد دو بڑوں نے ملاقات کی اور کہا کہ reverse کر لیتے ہیں اور پھر الیکشن کمیشن کی طرف سے خبر آئی کہ اگر کہیں تو ہم نظرثانی کر لیتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ کس قانون کے تحت نظرثانی کریں گے۔ انہوں نے پہلے الیکشن ملتوی کیے تھے تو کس قانون کے تحت ملتوی کیے تھے۔ ایک مخصوص مدت کے اندر الیکشن کروانے ہوتے ہیں اور جب وہ اس کو review کریں گے تو کس قانون کے تحت review کریں گے؟ جب ہم review or recalling of order کے لیے کوئی petition لے کر جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری jurisdiction نہیں ہے۔ اب اس بات سے کہ ہم review کر لیتے ہیں' یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پہلے بھی انہوں نے independently کام نہیں کیا اور اب again independently نہیں کر رہے تو اس طرح سے یہ by election کا سارا عمل مشکوک ہو گیا ہے۔ اس میں زیادہ نام ہمارے ایک مشیر باتدبیر کا آ رہا ہے۔ وہ آج موجود نہیں ہیں' میں ان کے لیے ایک کارٹون بھی لایا تھا' آپ کے توسط سے میں وہ کارٹون ان تک پہنچانا چاہتا تھا جس میں ان کو کچھ پہنانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ جناب! میں اس بات کا جواب چاہتا ہوں کہ یہ الیکشن ملتوی ہو رہے ہیں تو کس طرح ہو رہے ہیں؟ اب ان کو وہ recall کر رہے ہیں تو کس قانون کے تحت recall کر رہے ہیں اور اس سے لوگوں تک جو message جا رہا ہے' اس میں ہمارا image کیوں خراب کیا جا رہا ہے؟ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، کامران صاحب' آپ نے اپنے issues کا point raise کیا تھا کہ---

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب! یہ call attention اسی موضوع پر ہے۔

جناب چیئرمین، میں بتاتا ہوں۔ Call attention notice کے بارے میں کامران صاحب کو بھی بلا کر---رضا صاحب تشریف رکھیے' آپ کا point of order ہو چکا ہے' تشریف رکھیے۔ کامران صاحب' آپ کو سیکریٹری صاحب نے بتایا ہے کہ procedure کیا ہے۔ Rules میں call attention کی ایک مقدار مقرر ہے اور وہ جس order میں آتے ہیں' اسی طرح ہوتا ہے۔ Adjournment motion کا procedure بھی آپ کو بتایا ہے۔ Points of order جیسے decide ہوا تھا کہ جب وقت ہو گا' آخر میں لیے جائیں گے۔ اگر House انہیں لیے بغیر جلدی برخواست ہو جاتا ہے تو I don't think کسی کا کوئی قصور ہے۔ ایک consensus ہے' جیسے آپ اپنی بات کو اہم سمجھ رہے ہیں' دوسرے ممبران بھی اپنی بات اہم سمجھتے ہیں۔ اس لیے agree ہوا تھا کہ points of order اکٹھے لیے جائیں گے۔ جس دن وقت ہو گا' اگر House جلدی جانا چاہتا ہے تو اس میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ باقی adjournmnet motion, call attention جس مقدار میں لیے جاتے ہیں' rules میں defined ہے۔ جس order میں آتے ہیں' وہ بھی defined ہے۔ آپ کو سارا بتایا گیا ہے۔ اب میں نہیں سمجھا کہ آپ اس میں اور کیا چاہتے ہیں؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! میں عرض کروں کہ call attention کا جو وقت مقرر ہے وہ دو گھنٹے ہے۔ اگر میں نے House شروع ہونے سے دو گھنٹے پہلے نوٹس دے دیا ہے اور اگر معاملہ ضروری ہے' آپ نے اس کو entertain کر لیا ہے تو پھر اس کا لیا جانا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کو سارا بتایا ہے۔بہرحال آ جائیے' آپ کو سارے rules دکھا دیں گے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! ایک اور عرض کروں کہ میرا کل کا گلہ تھا کہ میرے

سات adjournment motions club کر دیے گئے تھے۔ ان میں NATO والوں نے جو حملہ کیا تھا' اس کو بھی امن امان کے ساتھ club کر دیا۔ کوئی اور معاملہ تھا' اس کو بھی اس کے ساتھ club کر دیا' وہ سات کے سات اٹھا کر دیکھ لیجیے' ان میں سے پانچ relevant نہیں ہیں۔ آپ کیجیے جناب! ان کو dispose of کرنے کا ایک طریقہ---

جناب چیئرمین، چلیں دیکھ لیں گے لیکن جب آپ تقریر کر رہے تھے' آپ اس پر comment کر سکتے تھے یا جب law and order پر کریں گے تو ان کو اس میں cover کر لیجیے گا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! وہ اس میں نہیں آئے گا۔ کوئی دوسرا ملک آ کر میرے ملک پر حملہ کر رہا ہے' اس کو میں کیسے law and order میں لاؤں؟

جناب چیئرمین، Law and order security related ہو جاتا ہے۔ یہ agree ہوا تھا کہ club کر دیں' بہرحال اگر آپ کو اس پر اختلاف ہے تو کوئی بات نہیں we are open, we will come back and see. آپ آ کر discuss کر لیجیے گا اس کو secretariat سے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! روکنے کا سوال نہیں ہے' اس کو independently لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین، Secretariat سے discuss کر لیجیے گا تو اس پر coordination کر لیں گے۔ جی حاجی صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، اسی الیکشن کے حوالے سے چونکہ میری Provincial Government پر بھی Election Commission کی طرف سے ایسی بات کی گئی تھی تو میں نے کل ہی call attention جمع کروایا تھا۔ مجھے موقع دیں کہ میں کوئی بات کروں۔

جناب چیئرمین، آپ کا point of order تو ہو گیا ہے' آپ اس پر کر لیتے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، میں point of order پر کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ کو جب پہلے موقع دیا تھا' آپ point of order پر---

سینیٹر حاجی محمد عدیل: وہ تو الگ تھا۔

جناب چیئرمین: ایک ہی میں کر لیتے ناں' اب گھڑی گھڑی تو میں---

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یا تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ---

جناب چیئرمین: کیونکہ ایک تو لے لیا ہے' اس طرح تو نہیں---

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: آپ جواب دیں گے اور ہم satisfied ہوں گے۔ آپ میری بات سنیں' اس کے بعد جواب دیں کیونکہ بدنامی ہمارے گلے پڑی ہے۔ جناب چیئرمین! میں اپنی بات ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں' میں repeat نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: میری یہ عرض ہے' آپ بے شک کریں' آپ کو موقع دیتا ہوں لیکن آئندہ جب point of order اگر آپ نے دیا ہے تو جو چیزیں ہوں وہ ایک ہی میں کر لیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں سب باتیں ایک ہی میں کر لیا کروں۔

جناب چیئرمین: ہاں' اس لیے کہ پھر ایجنڈے کی وجہ سے بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں نیا ہوں۔

Senator Mian Raza Rabbani: We have called the Minister here also

جو debate کے لیے کہا تھا

I have pulled him out of a meeting and he is here. We can start the debate on energy because we have to wind it up then there is your dinner also.

since he has the floor, ' جناب چیئرمین: عدیل صاحب کا پوائنٹ سن لیں

then we will call them.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کیونکہ میں ان

معاملات میں نیا ہوں۔ میری training نہیں ہوئی ہے، میں آہستہ آہستہ training حاصل کروں گا۔ جس دن کسی موضوع پر debate ہو، کل یہاں کوئی منسٹر نہیں تھا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ کوئی تو منسٹر بیٹھا ہوتا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: کل جس موضوع پر debate ہو رہی تھی، the Advisor was sitting here throughout.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بہرحال عرض یہ ہے کہ یہ ضمنی الیکشن نہیں تھے، یہ وہ الیکشن تھے جو کسی نہ کسی وجہ سے delay ہو گئے تھے۔ اگر یہ ضمنی الیکشن ہوتا تو الگ بات تھی۔ یہ جنرل الیکشن کا حصہ تھا۔ اس کی تاریخ ایک مرتبہ مقرر کی گئی، دوسری مرتبہ کی گئی اور اس کے بعد اچانک یہ کہا گیا کہ ہم ان کو دو ماہ کے لیے delay کرتے ہیں اور بات یہ بتائی گئی کہ Provincial Government of NWFP یا پختونخواہ کی طرف سے ایک خط آیا ہے کہ وہاں پر حالات خراب ہیں، law and order کی صورتحال خراب ہے، اس لیے انہوں نے درخواست کی ہے۔ اصل حقیقت جو ہمارے وزیر اعلیٰ محترم ہوتی صاحب نے بتائی ہے، انہوں نے کہا کہ جناب! ہمیں Advisor to Prime Minister رحمن ملک صاحب جو کل یہاں بیٹھے تھے، اس لیے میں نے کل یہ call attention notice جمع کرایا تھا، چار دن پہلے ان کا فون آیا تھا کہ تینوں صوبوں نے درخواست کی ہے اور وفاق بھی یہی چاہتا ہے کہ یہ الیکشن میں کچھ دنوں کے لیے postpone ہو جائیں۔ اس پر ہمارے وزیر اعلیٰ نے اپنی پارٹی کے Head سے بات کی کہ جب تین صوبے اور وفاق بھی چاہتا ہے تو اگر چند دن کے لیے الیکشن postpone ہو جائیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور یہی لکھ کر Election Commission کو ان کی درخواست پر بھجوایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ بھجوائیں۔ وہ بات چند دن کی تھی اور اس گارنٹی کے ساتھ تھی کہ وفاق بھی چاہتا ہے اور تینوں صوبے بھی چاہتے ہیں اور انہوں نے جناب! اس کو دو ماہ کے لیے delay کر دیا اور کہا چونکہ Provincial Government of Pakhtunkhaw یا سرحد یہ چاہ رہی تھی تو یہ ہمارے لیے بڑا embarrassing تھا۔ اب سوال یہ

ہے کہ آیا کل کلاں ہمارے صوبے کے وزیر اعلیٰ کو وفاق کا کوئی وزیر فون پر request کرے یا کوئی بات کہے تو ہم اس پر اعتماد نہ کریں۔ ہمیں آئندہ تو ایسی ہی احتیاط کرنی پڑے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کی تحقیق ہونی چاہیے کیونکہ پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی جو یہاں ہمارے اتحادی ہیں' انہوں نے کہا کہ ہماری ایسی کوئی خواہش نہیں تھی' یہاں تک کہ وزیر اعظم کو بھی شاید پتا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: مختصر کریں کیوں کہ باقی ایجنڈا بھی ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میری درخواست ہے کہ یہ House یا تو کوئی کمیٹی بنائے جو اس معاملے کی تحقیق کرے جس میں حکومت کی چاروں پارٹیاں اور اپوزیشن کے لوگ شامل ہوں کہ آخر یہ واقعہ کیوں ہوا ہے۔ مشیر صاحب گو کہ غیر منتخب ہیں لیکن مشیر ہیں اور یہاں اس ایوان میں بیٹھتے ہیں' انہوں نے ایسا فون کیوں کیا جس کی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ جس کو قبول کرنے کو کوئی وزیر تیار نہیں ہے۔ محترمہ شیری رحمٰن صاحبہ کا بھی کل بیان آیا ہے۔ سو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑا serious ہے اور اس پر اس House کی ایک کمیٹی بیٹھے اور یہ طے کرے کہ سچ کس نے کہا اور جھوٹ کس نے کہا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ابھی منسٹر صاحب تو نہیں ہیں you want to start with the debate on the energy now?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will just reply to this.

Mr. Chairman: The only thing is that other points of order will be left.

تین چار points of order ہیں' یا تو بے شک کر لیں۔ رضا صاحب' تین چار points of order ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Then there will be no time for the debate sir.

ابھی نماز بھی ہونی ہے۔ I will take hardly 5 minutes.

سینیٹر کامل علی آغا، آج پھر points of order ہی کر لیں۔ یہ تو---

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب بھی ہیں، انرجی کا بھی ہے۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I have pulled the Minister out now. Then we should not be able...

سینیٹر کامل علی آغا، جی میں نہیں چاہتا، میں نے تو جناب راجہ پرویز اشرف صاحب کا تین گھنٹے انتظار کیا ہے، میں تو نہیں چاہتا، میں تو شروع کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، ایسا کر لیں کہ تین یا چار points of order ہیں۔ ان کو one, one minute each کر کے ختم کر لیں then you can start that because جو رہ جائیں گے پھر they will be left out.

سینیٹر کامل علی آغا، ویسے ہی اللہ اللہ کر کے منسٹر آتے ہیں۔ آتے ہیں تو---

جناب چیئرمین، نہیں راجہ صاحب is regular.

Senator Mian Raza Rabbani: All the Ministers are very regular sir

یہ بات تو نہیں ہے all the ministers are regular. ابھی تک اللہ کی مہربانی سے کوئی default نہیں ہوا ہے۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, my point of order is on the same subject and on the same....

جناب چیئرمین، سواتی صاحب، وہ تو آپ کا پہلے ایک ہو چکا ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، یہ اسی پر ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، ایک ہی دفعہ بولیں۔ اب دو، دو دفعہ، پھر دوسرے رہ جائیں گے۔ پھر دیکھیے اسی order میں ----

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

the province of NWFP should not be made escape goat in that particular issue. I think the Constitution has been violated due to this conspiracy and it has to be followed in letter and spirit and the conspiracy needs to be unearthed. I think, it is the duty of the Prime Minister.

Mr. Chairman: I think, the concerned Advisor is not here and...

Senaror Muhammad Azam Khan Swati: Chairman Sahib, it is the duty of the Prime Minister to come forward and tell the nation as to what has happened.

Mr. Chairman: He is taking notes and will pass it on.

جی بی بی یاسمین شاہ۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if I may be allowed?

جناب چیئرمین، اچھا آپ' on energy یا ان points پر کر رہے ہیں؟

Senator Mian Raza Rabbani: No sir, on this issue.

جناب چیئرمین، اچھا اس issue پر جو raise ہوا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! یہ بات بالکل درست ہے کہ Election Commission نے elections ملتوی کیے ہیں اور میں اس میں یہ بات بڑے واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو کوئی بھی major political parties ہیں' چاہے وہ اس side پر ہوں یا اس side پر ہوں' ان میں سے کسی کے ساتھ Election Commission نے کسی قسم کی کوئی مشاورت نہیں کی اور نہ ہی وفاقی حکومت کے ساتھ یا وفاقی حکومت نے انہیں کہا تھا کہ ان elections کو ملتوی کیا جائے۔ میری کل صبح Prime Minister صاحب کے ساتھ فون پر ایوان میں آنے سے پہلے بات ہوئی تھی اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم اس بات کو approve نہیں کرتے کہ انتخابات ملتوی ہوں کیونکہ یہ آئین کی خلاف ورزی کے بھی مترادف ہے'

بالخصوص Article 224 کی اور انہوں نے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ Election Commission کا یہ کہنا ہے کہ صوبہ پختونخواہ سے ایک درخواست آئی تھی جس پر elections ملتوی کیے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی مناسب بات نہیں ہے کیونکہ یہ by elections پورے ملک کے اندر ہو رہے تھے اور یہ صرف صوبہ پختونخواہ کے اندر نہیں تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں پر مشکل سے غالباً National Assembly کی دو سیٹیں ہیں اور تین یا چار سیٹیں صوبائی اسمبلی کی ہیں جن پر یہ انتخابات ہو رہے تھے، دیگر انتخابات پورے ملک میں ہو رہے تھے۔ انہوں نے غالباً یہ سمجھا کہ جو بات ابھی تک آئی ہے، اس مسئلہ کو reopen, inquire into کیا جا رہا ہے کہ اس میں کیا ہوا اور کون لوگ اس میں ملوث تھے اور انہوں نے کس طرح on their own act کیا یا نہیں کیا۔ میں یہاں پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ elections اپنے مقررہ وقت پر ہونے چاہئیں، یہ بات درست ہے کہ ایک normal situation report جیسے آپ کو علم ہے کہ situation report ہے، وہ غالباً Ministry of Interior سے چاروں صوبوں کو بھیجی گئی جو ایک معمول کی کارروائی ہے، اس میں ان کو تنبیہہ کی گئی کہ آئندہ آنے والے دنوں میں law and order کس type کا ہو سکتا ہے یا کیا مختلف source of informations ہیں، اگر اس کو بنیاد بنایا گیا تو میں نہیں کہہ سکتا۔ میں نے جیسے کہا کہ ابھی تک کوئی حتمی بات سامنے نہیں آئی اور جیسے ہی Prime Minister صاحب کی طرف سے کوئی حتمی بات سامنے آئے گی، میں آپ کو undertake کرتا ہوں کہ میں اس ایوان کے سامنے آپ کے توسط سے فوری رکھ دوں گا۔

جناب چیئرمین ، نہیں کوئی discussion نہیں ہے - From the points of order ایک ہی ان میں موجود ہے، باقی members نہیں ہیں، بی بی یاسمین is the only one تو وہ کرلیں۔ بروہی صاحب! آپ کا نام پکارا تھا اور کمیلی صاحب! آپ لوگ اس وقت نہیں تھے۔ جی بی بی یاسمین شاہ، بی بی یاسمین شاہ has the floor.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، شکریہ جناب چیئرمین - جناب! میرا point of order پولیو کے متعلق ہے، میں نے پچھلے دنوں یہاں پر یہ point raise کیا تھا، میں نے یہ issue

پر اٹھایا تھا لیکن جیسے شیری رحمٰن صاحبہ یہاں پر نہیں ہیں تو مجھے اس کا کوئی جواب نہیں floor دیا گیا۔ House کو نہیں بتایا گیا کہ اس کے متعلق کیا ہوا ہے' ربانی صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں' اگر وہ ان کے behalf پر ہمیں کوئی statement دے دیں۔ جی۔ جی پولیو والا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ کل ورنہ پرسوں میں اس کے بارے میں جواب دے دوں گا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جی .thank you

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! بروہی صاحب second time کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں نے کہا ہے کہ میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ اس وقت نہیں تھے یا آپ اس وقت موجود ہوا کریں' آپ کو پتا ہے کہ rule ہے۔ جو ایک دفعہ رہ جائے' وہ رہ جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم energy پر debate شروع کرتے ہیں۔ جی آغا صاحب۔ نہیں' آپ کا نام پکارا تھا یا تو موجود رہا کریں پھر مجھے باقی سب کے لیے بھی کرنا پڑے گا۔ بروہی صاحب ! .you have one chance only جی آغا صاحب' Mr. Kamil Ali Agha has the floor. جی' کامل علی آغا صاحب کے پاس floor ہے۔ میرا خیال ہے کہ آغا صاحب کے پاس floor ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، رضا ربانی صاحب جب اس طرف بیٹھے تھے تو پورے اجلاس میں points of order ہوتے تھے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں نے صرف یہ کہا ہے کہ بروہی صاحب دوسری دفعہ بول رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، ابھی آغا صاحب کے پاس floor ہے تو آغا صاحب کو بولنے دیں' نہیں' نہیں آغا صاحب کو بولنے کے لیے کہہ رہا ہوں' آغا صاحب بولنا چاہ رہے ہیں۔ جی آغا صاحب۔ Mr. Kamil Ali Agha has the floor, آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جی' بروہی صاحب کی بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، ایک منٹ، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر House agree کر لے، میں نے ان کا نام پکارا تھا یا تو جب بلاتے ہیں تو موجود رہا کریں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جی، ان کو سن لیں۔

جناب چیئرمین، میں سننے کے لیے تیار ہوں، آپ جو فیصلہ کریں۔ دیکھیں، Leader of the House اسی لیے ہیں کہ ان ہی سے deal کریں، ہر کسی سے کہیں بھی نہیں ہوتا، سوال اور motion کے لیے یہی Rules ہیں کیونکہ آپ کا system ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں، ہم یہاں کس لیے آتے ہیں؟

جناب چیئرمین، جی، سو دفعہ آئیں لیکن آنے سے پہلے coordination کر لیا کریں، coordination کریں۔

سینیٹر آغا پری گل، ایک ہفتے سے یہ دونوں بول رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ coordination کریں، صرف یہاں نہیں ہے، ہر جگہ ہی ایسا ہے، ہر جگہ ایسا ہوتا ہے کہ آپ internal coordination کریں۔ بروہی صاحب! ذرا مختصر رکھیں۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ آج کل ناانصافی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، کس بات پر؟

سینیٹر آغا پری گل، ہاں، میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب! آپ بڑے خوش ہو رہے ہیں، میرے خیال میں آپ کو آئندہ زیادہ موقع نہیں ملے گا جو زیادہ بولنے کے لیے کہتے ہیں پھر آپ یہ note کر لیں۔

Point Of Order

In The District Matiari Sindh Three Girls Were Kidnapped, Raped And Then BurntAlive

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، جناب چیئرمین صاحب! ایک گزارش یہ ہے، کہ ایک

اہم بات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ عرض یہ ہے کہ کل ہالہ میں یہ distric مٹیاری میں جگہ ہے' وہاں تین بچیوں کو جلایا گیا ہے' ان کے ساتھ rape ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، سب نے agree کیا تھا' سب لوگوں نے agree کیا تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، اور ابھی بھی آج کی جو news چل رہی ہیں وہاں پر جو ان کے parents اور family کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے' یہ ہمارے ملک میں روز بروز ہو رہا ہے۔ میں صرف اس چیز کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ رضا ربانی صاحب بیٹھے ہیں اور وہ kindly, Home Minister صاحب سے کہیں کہ جن لوگوں کے خلاف FIR ہیں' ان کی arrest must assure کرائیں اور ان کی Ministry سے جواب آئے۔ یہ ہماری بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے' اس کے حوالے سے میں نے کہنا تھا کہ اس پر توجہ دیں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ! آپ ناراض ہو رہی ہیں لیکن system یہی ہوتا ہے۔ House میں دو leaders کیوں بنائے گئے ہیں؟ جو system ہے' ان سے کریں' آپ ان سے coordination رکھیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ جو فیصلہ کرتے ہیں' میں تو اسی کے حساب سے چلوں گا کہ ہر جگہ یہی دستور ہے کہ آپ internal coordination رکھیں' تھوڑا پہلے جائیں' ان سے رابطہ کریں۔ میں کوئی اپنے طور پر نہیں کرتا' مجھے تو بیٹھ کر سننا ہے' آپ بولیں' کوئی اور بولے' جو بھی بولیں۔ آپ ہر دفعہ یہ point raise کرتے ہیں' مجھے یہ بتائیں کہ آپ میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ نہیں' تو کون کہہ رہا ہے کہ نہ کریں۔ اس کا ایک طریقہ ہے تو آپ coordination رکھیں۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ کیسا طریقہ ہے؟

جناب چیئرمین، کون سا طریقہ ہے؟

سینیٹر آغا پری گل، ہم سارے صبح سے شام تک بیٹھے رہتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں جو بھی ہوتا ہے' ہم بول ہی نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین، کیوں نہیں بول سکتے' آپ کو کون روک رہا ہے' آپ آج دیکھ لیں کہ سب سے زیادہ کس صوبے سے بولے ہیں۔ ہمیں بالکل خوشی ہے کہ وہاں سے بولیں۔ ہر چیز کا

ایک منظم طریقہ ہوتا ہے، آپ اس پر coordination کریں، آپ جتنا بولنا چاہتے ہیں کوئی بات نہیں لیکن ایک طریقہ ہوتا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ یہ کمیٹیاں کس لیے بنتی ہیں، یہ کس لیے ہوتا ہے؟

سینیٹر آغا پری گل، تین بندے تین question کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، وہ تو آپ کے Rules میں ہے، آپ Rules change کر لیں، اس کا ایک system ہے تو آپ کمیٹی کو application دے دیں، کمیٹی اور House agree کرتے ہیں، آپ 100 سوالات allow کر دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ ہر دفعہ اعتراض کرتی ہیں، آپ Rules دیکھ لیں، Rules کو سمجھ لیں، مہربانی کر کے Rules کے حساب سے دیکھیں، Rules میں نے نہیں بنائے، آپ ہی کے House نے بنائے ہیں۔ آپ کے ممبروں نے بنائے ہیں، آپ اس change کر سکتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، پتا نہیں، کس نے بنائے ہیں؟

جناب چیئرمین، نہیں تو آپ پڑھ لیں، دیکھ لیں۔

سینیٹر آغا پری گل، ان ممبروں نے بنائے ہیں جو خود بول رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ system دیکھ لیں، آپ اسی حساب سے rules change کرا لیں، میں ان سے abide کر لوں گا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ ہر دفعہ یہ کہتے ہیں تو آپ Rules کو دیکھیں۔

سینیٹر آغا پری گل، اس ایوان میں سب کو بولنے کا حق ہے۔

جناب چیئرمین، آپ مہربانی کر کے Rules کو دیکھ لیں، اس کو change کرا لیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں، Rules بھی دیکھے ہیں، مگر اس ایوان میں سب کو بولنے کا حق ہے۔

جناب چیئرمین، کون کہتا ہے کہ نہیں ہے؟ Rules کے حساب سے کریں گے، آپ Rules change کر لیں۔

سینیٹر آغا پری گل، روزانہ آ کر، بیٹھ کر چلے جاتے ہیں، تین ہی بندے بس

rules ہے۔

جناب چیئرمین، Rules دیکھ لیں، بے شک change کرا لیں، میں ان کے حساب

سے چلوں گا۔ جی Mr. Kamil Ali Agha.

Senator Kamil Ali Agha: I beg to move that under Rule 236 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule22, 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dipensed with enabling the House to discuss the following motion under Rule 194;

" The House may discuss the ' Energy Crisis ' in the country."

Mr. Chairman: It's adopted unanimously.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Who will be the opening speaker?

آغا صاحب! آپ بولیں گے؟

Discussion on, "The Energy Crisis" In the Country

سینیٹر کامل علی آغا، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یوں تو یہ معاملہ پچھلے کئی سالوں سے پاکستان کو face کرنا پڑ رہا ہے لیکن اچانک 15 نومبر 2007 کے بعد، اگر آپ یہ تاریخ اپنے ذہن میں رکھیں تو اس وقت پاکستان میں لوڈشیڈنگ کا گھنٹوں میں پیمانہ بنا کر ماپا جائے تو یہ average دو سے تین گھنٹے بنتی تھی اور جونہی 15 نومبر کو سابقہ حکومت فارغ ہوئی اور election schedule announce ہوا، election campaign شروع ہوئی اور ملک میں انتخابی مہم جونہی آگے بڑھی تو دو تین چیزیں ملک میں اچانک crisis کی صورت میں نمودار ہوئیں، جن میں سب سے زیادہ لوڈشیڈنگ تھی۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں کہ اخبارات اور میڈیا اس بات کا گواہ ہیں کہ یہ لوڈشیڈنگ کی problem بھی اُن اوقاتِ کار میں زیادہ دیکھنے میں آئی جو کہ election campaign میں peak hours ہوتے ہیں یعنی شام کا وقت جو کہ جلسوں اور جلوس

کا مخصوص وقت ہوتا ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا کہ یہ problems اس انداز سے بڑھیں کہ جو سابقہ حکومتی پارٹیاں تھیں اور کچھ ایسے محسوس ہوا کہ ان کو باقاعدہ کسی انتظام کے تحت موردِ الزام ٹھہرانے کے لیے، لوگوں میں اشتعال اور نفرت پیدا کرنے کے لیے manage کیا گیا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ 18 فروری تک تو یہ مسئلہ رہا لیکن اس کے بعد اگر واقعی یہ ایک وقتی problem تھا اور سابقہ حکومتی پارٹیوں کو نشانہ بنایا جانا تھا، جیسا کہ آٹے کی problem کے بارے میں بھی کہا گیا، پھر مہنگائی کے بارے میں بھی کہا گیا اور یہ مسائل ان دنوں میں اپنے peak point پر تھے۔ لیکن 18 فروری کے بعد نئی حکومت جس کو کہ جمہوری حکومت کہا جا رہا ہے، سیاسی اتحاد کی حکومت کہا جا رہا ہے، جس کے major partner میثاق جمہوریت کے دعوے دار ہیں۔ جب ان کی حکومت آئی تو حیران کن بات یہ ہے کہ یہ problem اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ آپ یقین کریں کہ مجھے کل گوجرہ سے ایک صاحب کا ٹیلیفون آیا جو کہ بہت تکلیف میں تھے اور انہوں نے یہ کہا کہ آج 27 گھنٹے سے ہماری فیکٹری اور علاقہ میں بجلی نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ اچانک ایسا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اکثر بغیر اطلاع کے گوجرہ میں ایسا ہو رہا ہے اور ہم پریشان ہیں کہ ہمارے پاس جو مزدور ہیں ان کو تنخواہوں کی ادائیگی کیسے کریں گے۔ اس دوست نے شدید کرب کے عالم میں بتایا کہ گزشتہ کئی ماہ سے یہ سلسلہ جاری ہے اور ہم کرب کے عالم میں ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ملتان میں اس کی شدت کتنی بڑھی اور وہاں سے 18,18 گھنٹے لوڈشیڈنگ کی اطلاعات آئیں جو کہ میڈیا نے رپورٹ کیں۔ ابھی کل ڈیرہ غازی خان کے بارے میں ہمارے معزز رکن سردار جمال صاحب فرما رہے تھے کہ وہاں پر عام routine کے مطابق 18 گھنٹے light جاتی ہے۔ میں نے جو افسوسناک پہلو بتایا کہ سرکاری ذرائع بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اب دس گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوا کرے گی۔ میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ متعلقہ وزیر جناب راجہ پرویز اشرف صاحب اس کے متعلق facts and figures بتاتے ہیں کہ 4 ہزار میگاواٹ بجلی کی short fall ہے اور پچھلی حکومت نے ایک میگاواٹ بجلی بھی پیدا نہیں کی۔ وہ یہ بتاتے ہیں کہ ہم نے تین نئے طریقے ایجاد کیے ہیں اور وہ بڑے scientific طریقے ہیں کہ جن کی بنیاد پر اگلے چند ماہ میں، ایک طریقے سے سات میں، دوسرے طریقے سے غالباً دو سال میں اور تیسرے

طریقے سے تقریباً تین سال میں ملک میں سے لوڈشیڈنگ ختم ہو جائے گی اور ملک انرجی کے معاملات میں خود کفیل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! وہ طریقے اب اتنے عام ہو گئے ہیں اور پچھلے 40 دنوں سے میڈیا میں اتنے مشتہر ہوئے ہیں اور محترم وزیر صاحب کی زبانی اس ہاؤس میں بھی، قومی اسمبلی میں بھی اور تقریباً روزانہ ایک دو media coverage میں ہم یہ سنتے رہتے ہیں، اس لیے میں ان کا تذکرہ نہیں کروں گا۔ جناب! انہوں نے اس problem کا وقتی جو حل نکالا ہے وہ بڑا دلچسپ ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آٹھ بجے markets بند کر دی جائیں گی۔اس کے علاوہ جو لوہے کے کارخانے ہیں، جن میں سریا، گارڈر اور دیگر چیزیں بنتی ہیں، یہ بہت بڑی industry ہے جس کی چیزیں export بھی ہوتی ہیں، یہ لوگوں کو روزگار بھی مہیا کر رہی ہیں اور پاکستان کو زرمبادلہ بھی مہیا کر رہی ہیں، ان کو کہا گیا ہے کہ وہ ایک مخصوص وقت میں چلا سکتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں چلا سکتے۔ یہ انہوں نے بڑا آسان طریقہ نکالا ہے۔

میں ان کو ایک اور طریقہ بتا سکتا ہوں کہ اگر یہ لوگوں کو کہہ دیں کہ وہ صرف ایک پنکھے اور ایک بلب سے گزارہ کریں تو پھر پاکستان میں یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

جناب! انہوں نے ایک اور طریقہ نکالا ہے کہ یہ energy saver تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ پورے ملک میں انہوں نے تقسیم کرنے ہیں۔ ہمیں ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کا طریقہ کار کیا ہو گا۔ یقینی طور پر آسان طریقہ یہ ہے کہ جیالوں کے ذریعے تقسیم کر دیے جائیں۔

جناب! ایک اور بات بڑی دلچسپی کا باعث بن رہی ہے۔ ہر وزیر یہ بیان دینا مناسب سمجھتا ہے کہ" جناب! اس میں سازش ہو گئی ہے" ۔ ابھی آپ نے دیکھا کہ election کیا گیا اور کتنی صفائی سے کیا گیا اور جب انکشافات ہوئے تو کوئی ذمہ داری لینے postpone کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس پر ایک بڑا آسان فقرہ کہہ دیا گیا کہ سازش ہو گئی ہے۔ اگر آپ بغور media کو دیکھیں تو ہر روز نئی سازشیں، نئی جمہوری حکومت کے خلاف ہو رہی ہیں۔ جناب! کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ یہ حکومت اتنی مضبوط ہے کہ نو سازشیں ہونے کے باوجود بھی ختم نہیں ہو رہی یا اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ یہ اتنی کمزور حکومت ہے کہ اس کے خلاف دن میں نو سازشیں ہو رہی ہیں۔ جناب! جو بھی اس کا مطلب لیا جائے لیکن لوگ ان کا یہ واویلا زیادہ دیر

تک سننے کو تیار نہیں ہیں۔

جناب! load shedding کے معاملے کو حل کرنے کے لیے اگر یہ energy پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کوئی قدم اٹھائیں۔

جناب! آپ کے دور حکومت میں تین projects کا تین ماہ کے اندر افتتاح کیا گیا جن میں چیچوں کی ملیاں، نندی پور، نیلم جہلم وغیرہ تھے۔ اسی طرح بلوچستان کے اندر dams شروع ہوئے۔ گومل ڈیم کی تعمیر کے متعلق یہ خود کہتے ہیں کہ وہ 26% تک ہونی چاہیے تھی لیکن 18% کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد بھاشا ڈیم اور منڈا ڈیم پر کام ہو رہا ہے۔ دیگر چھوٹے ڈیم اور بڑے ڈیم ہماری حکومت میں شروع کیے گئے ہیں۔ جناب! انرجی کے لیے ایک تھرمل پاور کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح hydro power, wind power اور solar energy کا system ہے۔ ان تمام projects میں گزشتہ حکومت کے دور میں کچھ نہ کچھ progress ضرور ہوئی۔ ہم کیوں کہ oil producing country نہیں ہیں اس لیے ہم مجبوری کی حالت میں تھرمل پاور کو prefer کرتے ہیں۔ وگرنہ جن ممالک میں oil کی shortage ہے ان میں ان وسائل کو استعمال کیا جائے جن کے ذریعے سستی بجلی پیدا ہو سکے۔ انہوں نے IPPs کے ذریعے انرجی حاصل کی، جس کو یہ اپنے لیے credit سمجھتے ہیں۔ اس وقت اگر hydro power کو prefer کیا جاتا اور اس کے ساتھ ساتھ اگر یہ consensus کے ساتھ کالا باغ ڈیم بنانے کی جرات کرتے تو پھر ان کو credit جاتا۔

آج بھی یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم چاروں صوبوں کے نمائندوں سے بات چیت کرکے اسے شروع کریں گے تو اگر یہ کام اس وقت کر لیتے اور hydro power کے نظام کو آگے لے کر چلتے، بھاشا ڈیم بنا لیتے اور جو بھی ملک کے مفاد میں تھا اس کو بنا لیتے تو پھر یہ قابل تعریف بات ہوتی اور بجلی کی shortage نہ ہوتی۔ جناب! IPPs کا ذریعہ اختیار کرنا اس ملک کے ساتھ سب سے بڑا دھوکا تھا۔ یہ ملک کے ساتھ بڑا ظلم ہوا، جس کی وجہ سے ملک کی industry برباد ہوئی اور پیداواری یونٹ کی لاگت بڑھ گئی۔ جس کے ذریعے ایک روپیہ سات پیسے فی یونٹ کی لاگت سے پیدا ہونے والی بجلی عوام کو آٹھ روپے پر دی گئی۔ پاکستان کے عوام کو آٹھ گنا زیادہ قیمت پر بجلی خریدنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم پر وہ صرف الزام لگایا گیا بلکہ وہ تو

ہمارے لیے credit تھا کہ ہم نے لوگوں کو بجلی دے دی۔

جناب والا! بات تو یہ ہے کہ لوگوں کو بجلی سستی ملنی چاہیے تھی۔ اگر آپ نے اس ملک کی صنعت اور زراعت کو develop کرنا ہے جوکہ ملک کے ہر آدمی کی ضرورت ہے تو پھر آپ کو بجلی سستی دینی ہو گی تاکہ آپ دنیا کے اندر compete کر سکیں۔ جناب! اس کے برعکس اس وقت کیا ہوا کہ جو industries اس وقت چل رہی تھیں اور عروج پر تھیں، دنیا میں quality کے لحاظ سے آپ آگے بڑھ رہے تھے، زرمبادلہ بھی حاصل ہو رہا تھا وہ ساری industries بیٹھ گئیں۔ اس کے نتیجے میں لوگ بیروزگار ہوئے، مہنگائی لوگوں کی برداشت سے باہر ہو گئی، پیداواری units بند ہو گئے اور پیداواری لاگت بڑھ گئی۔ آج دنیا میں مقابلہ ہے۔ پوری دنیا میں آپ دیکھیں چین کے اندر ساری انڈسٹری shift ہو رہی ہے صرف اس لیے کہ وہاں پر energy problem نہیں ہے وہاں پر بجلی سستی ہے، وہاں پر source of energy مہیا کیا گیا ہے۔ اگر آپ دنیا کے اندر مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ سے دس روپے کی چیز کوئی گیارہ روپے میں نہیں خریدے گا بلکہ سوا دس روپے میں بھی نہیں خریدے گا۔ آپ نے کیا کیا۔ آپ نے اپنے مفاد کو سوچا وہ vested interest تھا۔ جس کی وجہ سے وہ IPP sign کیے گئے اور اس ملک کی عوام کو مجبور کیا گیا کہ آپ مہنگے داموں بجلی خریدیں اور اس کے نتیجے میں آج آپ دیکھ لیں پھر کیا ہوا۔ پھر اگر دوسری حکومت آئی انہوں نے جہاں جہاں بھی کوشش کی، جس جس طریقے سے بھی کوشش کی prefer یہ کیا کہ سستی بجلی پیدا کی جائے کیونکہ مقابلہ مہنگی بجلی والوں کے ساتھ تھا۔ اور سستی بجلی کے لیے وسائل مہیا نہیں تھے، جتنے وسائل تھے اس کے ذریعے وہ وہ چیزیں شروع کی گئیں اور جناب! سستی بجلی پیدا کرنے کے لیے وقت درکار ہے۔ سات ماہ میں بجلی پیدا نہیں ہوسکتی۔ آپ ڈیزل پر، پٹرول پر، گیس پر اگر جنریٹر لگانا چاہتے ہیں آپ لائیں اور لگالیں۔ بجلی generate ہوگی لیکن اگر آپ سستی بجلی پیدا کرنا چاہیں گے تو اس کے لیے آپ کو وقت درکار ہوگا۔ آپ ڈیم بنائیں گے، آپ اس کے لیے ظاہر ہے وسائل پیدا کریں گے، آپ وسائل پیدا کرنے کے لیے بین الاقوامی طور پر رابطے کریں گے، پیسے لانے کے لیے۔ لیکن ادھر ان کے لیے یہ بات بڑی آسان ہے آپ دیکھیں ان کو جتنا مرضی کہہ لیں، آپ ان کو گزارشات پیش کرتے رہیں ان کے اوپر سے گزرتی ہے۔ ہم کئی

دنوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب! آپ ایک اور طوفان لا رہے ہیں۔ آپ نے ڈالر کو مضبوط کرنا شروع کیا ہے، آپ sort out کریں ڈالر کدھر جا رہا ہے کہاں شفٹ ہو رہا ہے۔ روپے کی قیمت کیوں کمزور ہو رہی ہے۔ جناب! کوئی توجہ نہیں دے رہا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر کامل علی آغا : جناب! حالانکہ یہ ایک اور طوفان اٹھنے والا ہے ہر شعبہ زندگی میں۔ پیداواری لاگت مزید بڑھے گی۔ اس ملک کے اندر طوفان آئے گا۔ سات روپے ڈالر مہنگا کردیا گیا ہے آج کی رپورٹ ہے کہ اوپن مارکیٹ کے اندر 67.35 پر ڈالر چلا گیا ہے۔ اور Bank Exchange Rate جو ہے وہ کل 65.65 تھا۔ آج پتا نہیں کیا ہے نیچے آیا ہے یا اوپر گیا ہے۔ یہ کیا طوفان مچ رہا ہے۔ یہ vary کر رہا ہے لیکن اوپر کی طرف زیادہ جا رہا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب سات روپے کا فرق آئے گا تو مجموعی قرضہ پاکستان کی عوام کے اوپر پہلے ہی 42 billion ہے۔ ڈالر میں ایک روپے کا فرق پڑے تو بیالیس ارب روپے پاکستان کے عوام پر قرضہ بڑھتا ہے اور اگر سات روپے بڑھے تو دو سو پچاس ارب روپے پاکستان کے غریب عوام پر مزید بوجھ پڑھ گیا۔ کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ یہ جو بجلی پیدا کرنے کے آسان طریقے بتا رہے ہیں اور short term منصوبے، medium term منصوبے، long term منصوبے اگر اس ratio سے ڈالر بڑھا تو جناب! یہ ممکن نہیں رہے گا۔ اسحاق ڈار صاحب نے کل نوید سنائی ہے کہ اتنے ارب روپیہ ایشیائی ترقیاتی بینک سے مل گیا ہے۔ جناب! یہ جو ہماری غریب عوام کے اوپر قرضے کا بوجھ ڈالر کی مہنگائی کی وجہ سے بڑھا ہے یہ اس کے اندر برابر ہوجائے گا۔

جناب والا! آپ تو Banker ہیں آپ زیادہ سمجھتے ہیں۔ میں تو ایک عام شہری ہوں مجھے ان اعداد و شمار کی کچھ زیادہ سمجھ نہیں آتی لیکن مجھے یہ سمجھ ضرور آ رہی ہے کہ مہنگائی جس speed سے گزشتہ چالیس دنوں کے اندر بڑھی ہے اگر یہ speed جاری رہی تو جناب! عام آدمی کا جینا مشکل ہو جائے گا۔ اور سرکاری طور پر دس گھنٹے لوڈشیڈنگ کی بات کرتے ہیں جبکہ غیر سرکاری طور پر اٹھارہ گھنٹے کی کی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے لگتا ہے کوئی اٹھارہ، بیس منٹ چوبیس گھنٹے میں بجلی آیا کرے گی۔ جناب! لوڈ شیڈنگ کی پہلے ہی ترتیب اس طرح ہوگئی ہے

کہ ان کے بس میں نہیں رہا۔ غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ ہے اور لاہور جیسے شہر کے اندر جناب! آج کل بچوں کے امتحان ہو رہے ہیں تو آپ یقین کریں کہ عین اس وقت بجلی جاتی ہے جب پڑھنے کا وقت ہے یا سونے کا وقت ہے۔ جناب! کوئی حساب نہیں ہے، کوئی ترتیب نہیں ہے، کوئی وقت نہیں ہے اس کی آپ گھنٹوں میں پیمائش نہیں کرسکتے۔ اتنی شدید لوڈشیڈنگ ، جناب! بنے گا کیا؟ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔جیسے میں نے کہا جواب صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ حکومت کے خلاف سازش ہوگئی ہے۔ ہر چیز کا جواب سازش ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے واپڈا کے وزیر صاحب ہیں بہت اچھے آدمی ہیں۔ یہ عام طور پر لوگوں کو صبر کی بھی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ کل انہوں نے کہا کہ صرف نوے دن مزید صبر کرو۔ پہلے وزیراعظم پاکستان نے سو دن صبر کرنے کا کہا تھا کہ اس کے اندر کچھ نہ کچھ ضرور ختم ہو جائے گا۔ اللہ رحم کرے بظاہر انہوں نے مسائل ختم کرنے کا ہی کہا تھا لیکن جس سپیڈ سے معاملات آگے بڑھ رہے ہیں تو جناب! خطرہ پاکستان کی یونٹی اور وفاق کو بڑھتا جا رہا ہے کیوں کہ بلوچستان والے تو اٹھارہ گھنٹے والی بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کئی کئی دن بجلی نہیں آتی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر کامل علی آغا: اگر یہ احساس محرومی پیدا کرنا ہے تو پھر بہت اچھی بات ہے وزیر موصوف نے چند دنوں کے اندر کراچی کی لوڈشیڈنگ کا مسئلہ حل کردیا۔ انہوں نے 500MW بجلی کی کراچی میں shortfall تھی اس کو حل کیا۔ میں ان کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے پتا نہیں وہاں پر کیا system create کیا ہے، کوئی جادو کا سسٹم تھا کہ 500MW کا مسئلہ تو انہوں نے کراچی کے لیے حل کردیا ۔ بڑی اچھی بات ہے ہم خوش ہیں کہ کراچی والوں کے لیے لیکن خدا کے لیے یہ طریقہ کار جو ان کے پاس چھومنتر والا طریقہ کار ہے وہ بلوچستان کے لیے کیوں نہیں ہے، وہ پنجاب کے لیے کیوں نہیں ہے، وہ سرحد کے لیے کیوں نہیں ہے؟ وہ طریقہ نکالیں ناں۔ یہ وفاق کی علامت جماعت ہے اس کے نمائندے ہیں اور انہوں نے یہ سارا فیض صرف اور صرف کراچی کے لیے کیا ہے۔ بڑی اچھی بات ہے۔ کراچی

پاکستان کا Gateway ہے، ہماری شہ رگ ہے۔ میں سمجھتا ہوں لیکن وہاں کے عوام کے ساتھ ان کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ پورے ملک کے عوام کے ساتھ ان کی ہمدردی ہونی چاہیے۔ اور وہ طریقہ ان کو ہمیں بھی بتانا چاہیے ، ان کو خفیہ نہیں رکھنا چاہیے، باہر نکالنا چاہیے بلکہ implement کرنا چاہیے باقی صوبوں کے لیے بھی اور باقی شہروں کے لیے بھی۔ آپ ٹیکسلا چلے جائیں، کل وہاں سے ایک دوست آیا ہوا تھا، وہ کہتا ہے کہ ایک وقت میں چار گھنٹے light جاتی ہے۔ چار گھنٹے روزانہ تسلسل کے ساتھ بجلی غائب ہوتی ہے۔ وہ مسئلہ بھی حل کرنا چاہیے، وہ پاکستان کے شہری نہیں ہیں۔ وہ پاکستان کے عوام نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں وزیرموصوف کی محنت اور دلچسپی کی تعریف کرتا ہوں۔ وہ ایک سیاسی کارکن ہیں، دلچسپی لیتے ہیں، کام کرتے ہیں لیکن یہ کام پاکستان کے فائدے میں نہیں جائے گا کہ بلوچستان میں کئی کئی دن بجلی نہ ہو اور آپ دعویٰ کریں کہ کراچی میں ہم نے لوڈشیڈنگ ختم کردی ہے۔ مسئلہ ہی حل کردیا ہے، یہ فائدے میں نہیں جائے گا، قطعی طور پر نہیں جائے گا، لوگوں کے دلوں کے اندر نفرتیں پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ اس طریقے سے کام کو آگے نہ بڑھائیں۔ پورے ملک کے اندر ایک شیڈول دیں۔ سب سے پہلے تو problem بتائیں کہ کیوں بڑھا ہے، یہ اتنی زیادہ کیوں بڑھ گئی ہے ایک دم جبکہ آج، میں نے کہا تھا اپنی گزشتہ تقریر میں، برف پگھل رہی ہے، ڈیموں کے اندر پانی آرہا ہے۔ آپ ایک ماہ پہلے کی پوزیشن دیکھیں، نہروں میں پانی نہیں تھا، آج نہروں میں پانی چل رہا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے، لوڈشیڈنگ کم ہونے کی بجائے بڑھ کیوں رہی ہے؟

آپ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں دو چھٹیاں کردیں گے۔ یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔ پھر آپ مثال دیتے ہیں کہ پوری دنیا میں، ترقی یافتہ ملکوں میں ایسا ہوتا ہے۔ پاکستان ترقی یافتہ ملک ہے، پاکستان اس بات کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ آپ تنخواہ تیس دن کی دیں اور کام آپ بیس دن کا لیں۔ کیوں؟ نہیں۔ کام، کام اور کام۔ ہمارے قائد کا یہ فرمان ہے۔ ہمیں کام کرنا ہے۔ آپ ہر ایسا آسان طریقہ ڈھونڈ رہے ہیں، کل کہہ دیں گے کہ تین دن چھٹی ہونی چاہیے۔ پھر اگلا حل آپ نکالیں گے کہ چار دن چھٹی ہونی چاہیے۔ مسئلے کا حل نکالیں۔ مسئلے کو کھلی آنکھوں سے دیکھیں اور اس کا سامنا کریں، جناب عالی۔ یہ آسان طریقے نہ نکالیں۔ آسان طریقے ملک و قوم کے فائدے

میں نہیں ہیں۔ وہ طریقہ اس ملک کو چاہیے جس سے کام آگے بڑھے، جس سے انڈسٹری پھلے پھولے، جس سے زراعت پھلے پھولے، کسان خوشحال ہو، مزدور خوشحال ہو۔ یہ آپ کے نعرے ہیں۔ بے روزگاری ختم ہو۔ جو طریقے آپ بتا رہے ہیں، اس سے تو بے روزگاری مزید دس گنا بڑھ جائے گی۔

اس قوم کو بے کار بیٹھنے کی عادت نہ ڈالیں۔ جو وعدے آپ نے کیے ہیں، وہ پورے کریں۔ جس حکومت پر آپ تنقید کر رہے ہیں، جب وہ برسر اقتدار آئی تھی تو ملک کا خزانہ خالی تھا۔ آج جب آپ برسر اقتدار آئے ہیں تو آپ جتنی مرضی fudging کرلیں، آج پھر آپ کی Finance Committee میں fudging پکڑی گئی ہے، on record پکڑی گئی ہے۔ آج الحمدللہ آپ کے پاس وسائل موجود ہیں، ان وسائل کو استعمال کریں اور ان کو استعمال کرکے عام آدمی کو فائدہ پہنچائیں اور ان کے لیے روزگار کے وسائل پیدا کریں۔ ان کے لیے آسانیاں پیدا کریں، ان کے بچوں کے لیے آسانیاں پیدا کریں۔

وزیرموصوف نے ایک بہت اچھی خوش خبری سنائی ہے۔ میں چاہوں گا کہ وہ اپنی wind up speech کے اندر ہمیں ضرور بتائیں اور ہم دعا گو ہیں کہ وہ کامیاب بھی ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دسمبر تک 2,200 میگا واٹ کا ہدف رکھا گیا ہے۔ کراچی میں 500 میگا واٹ کا مسئلہ تو حل ہوگیا ہے، میں سمجھتا ہوں وہ ایک اچھی خوش خبری ہے، 500 میگا واٹ تو یہ چھو منتر کے ذریعے سے آئے اور 2,200 اور آگیا تو یہ 2,700 ہوجائے گا۔ یہ لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ تو انشاء اللہ دسمبر تک ختم ہوجائے گا جو نوید انہوں نے سنائی ہے، اس کے ذریعے۔ میں دعاگو ہوں ان کے لیے، بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن مسائل تو بڑھتے جارہے ہیں، مسائل تو کم نہیں ہورہے۔ یہ دو کی تین چھٹیاں کرلیں، ملیں ساری بند کروادیں، مسائل تو بڑھ رہے ہیں۔ جیسے میں نے ڈالر کی بات کی، ابھی یہ معاملات اس طرف نہیں گئے کہ کسی calculation کے ذریعے مہنگائی بڑھے۔

آج صبح اس قوم کو ایک بڑا جھٹکا لگا۔ وہ ریلوے کے کرایوں میں دوسری دفعہ اضافے کا تھا۔ انہوں نے بھی یہ کہا کہ یہ یہ مسائل ہیں، energy نہیں ہے، پٹرول مہنگا ہوگیا ہے، بجلی مہنگی ہوگئی ہے، ڈیزل مہنگا ہوگیا ہے، کوئلہ مہنگا مل رہا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں ایک اور نیا واقعہ ہوا ہے کہ ایک ماہ میں ریلوے نے دوسری مرتبہ اضافے کا اعلان کردیا ہے۔ جناب پی آئی

اسے نے بھی اسی وجہ سے، energy problem کی وجہ سے، اس قوم کو مبارک ہو، جمہوری حکومت آنے کے بعد پہلے ہی مہینے میں، عمرہ کی ٹکٹ میں 6,500 روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔

(ایوان سے شیم شیم کی آوازیں سنائی دیں)

اللہ کے گھر میں جانے کے لیے 6,500 روپے کا ایک اور بم عوام کے منہ پر مارا ہے۔ ہر پاکستانی، اگر وہ باہر جانے کی جرأت کرے گا تو اسے انٹرنیشنل ایئر ٹکٹ پہ 3,500 روپے اضافی ادا کرنا پڑے گا۔ پی آئی اے والوں نے بھی یہی کہا ہے کہ ہماری لاگت بڑھ گئی ہے، ہم مجبور ہیں۔

آپ Goods Transport دیکھیں۔ آپ report منگوالیں، جناب چیئرمین۔ ایک ماہ پہلے، کراچی سے لاہور تک ایک ٹرالے کا کرایہ 58,000 روپے تھا، آج 85,000 سے 90,000 روپے تک پہنچ گیا ہے۔ یہ کس کی جیب سے جائے گا، یہ کس کی لاگت بڑھی ہے اور کون ادا کرے گا۔ پبلک ٹرانسپورٹ والے تو پہلے ہی، یہ تین روپے بڑھاتے ہیں تو وہ per kilometre پر 80 پیسے بڑھا دیتے ہیں۔ اوسطاً 50 پیسے پبلک ٹرانسپورٹ والے تین روپے پر بڑھا رہے ہیں۔ پچھلے تین ماہ کے اندر، دو مرتبہ ان کی فرمائش پر اور دو مرتبہ ان کی جمہوری حکومت نے پٹرول کی قیمت میں جو اضافہ کیا ہے وہ تقریباً 20 روپے per litre بنتا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ ایک عام آدمی کی جیب پر کتنا بوجھ پڑ گیا ہے اور یہ سارے کا سارا معاملہ۔ ان کی حکومت کے خلاف سازش ہوئی ہے۔ اب ہم statement دیا کریں گے کہ ان کی حکومت کے خلاف سازش ہوگئی ہے۔ ان کی تشریف آوری کا جو بوجھ عوام کی جیب پر پڑا ہے وہ شدت اختیار کر گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سنجیدگی کے ساتھ یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آج تک تمام بڑے بڑے مسائل کے معاملات پر اس حکومت نے کوئی سنجیدہ پالیسی یا کوئی سنجیدہ رویہ اختیار نہیں کیا نہ ہی کوئی طریقہ بتایا گیا۔ یہ 2200 megawatt کی بات کرلیں، میں کہتا ہوں کہ چلیں طریقہ بتا دیں کہ کون سی policy ہو گی، کون سا plan ہو گا جس طریقے سے آپ اگلے سات ماہ میں 2200 megawatt بجلی پیدا کر لیں گے۔ کوئی policy announce کریں گے تو ہو گا جی۔ اگر آپ نے کوئی تین سالہ policy adopt کرنی ہے، یہی فیصلہ کرلیں۔ آپ نے کون سا طریقہ adopt کرنا ہے۔ Short term کرنا ہے medium term کرنا ہے یا long term کرنا ہے، پھر اگر آپ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں کہ آپ نے کون سی term استعمال کرنی، کون سا

طریقہ استعمال کرنا ہے اس ملک کو ان مسائل سے نکالنے کے لئے تو پھر اس کے بعد طریقہ یہ ہو گا کہ floor of the House یا میڈیا کے سامنے آ کر آپ کوئی plan دیں گے کہ ہم نے یہ طریقہ نکالا ہے' یہ investors فلاں فلاں ملک سے اس ملک میں investment کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ یہ کمپنیاں آ رہی ہیں اور یہ طریقہ ہم نے adopt کر لیا ہے جس پر ہم کو یہ offers آ گئی ہیں' تو پھر یہ قوم امید کر سکتی ہے کہ آپ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آج کل تو صرف آپ کا بیان ہی ابھی تک یہ چل رہا ہے کہ سابق حکومت کی یہ غلطی' سابق حکومت کی وہ غلطی' سابق حکومت کی غلطیوں کی وجہ سے یہ نہیں ہو سکا۔ جناب آگے کی طرف بڑھیں۔ کتنی دیر تک یہ رونا روتے رہیں گے۔ آپ نے total target تو سو دن کا دیا تھا جس میں سے چالیس دن تو گزر گئے ہیں۔ آدھا وقت تو گزر چکا ہے اور باقی آدھے وقت کے اندر آپ کون سا جادو ٹونا استعمال کریں گے کہ باقی پچاس دنوں میں اس ملک کو ان مسائل سے نکال لیں گے۔

خدا کے لئے آگے بڑھیں' اب یہ رونا پیٹنا چھوڑ دیں کہ یہ فلاں حکومت نے اور سابق حکومت نے یہ مسائل پیدا کئے۔ اب آگے کی طرف بڑھیں' آگے کی طرف دیکھیں' مسائل کو دیکھیں۔ جس عوام سے آپ نے سستے آٹے کے نام پر' لوڈشیڈنگ ختم کرنے کے نام پر' اس ملک سے بے روزگاری ختم کرنے کے نام پر' مہنگائی کا خاتمہ کرنے کے نام پر ووٹ لئے وہ آپ کی طرف امید کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ ان کو صرف ایک طریقے سے امید دلا سکتے ہیں کہ کوئی planning ان کے سامنے پیش کریں کہ ہم اس طریقے سے آگے بڑھیں گے' یہ ہماری planning ہے' یہ investment ہم بیرون ملک سے ملک کے اندر لا رہے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ اس ملک کے اندر وہ ماحول بھی پیدا کریں۔ ماحول تو اس ملک کے اندر آپ انتقامی کارروائیوں والا پیدا کر رہے ہیں۔ آپ خود تو NRO کے صابن سے اور detergent سے اپنے ہاتھ صاف کر رہے ہیں اور اپنے میلے کپڑے دھو رہے ہیں' جبکہ لوگوں کے خلاف آپ انتقامی کارروائیاں شروع کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے' مسائل کے حل کی طرف نکلیں۔

قومی مفاہمت اور سیاسی مفاہمت کے نام پر آپ نے تو اپنے سارے cases سے خلاصی حاصل کر کے اپنے ذاتی مسائل تو حل کرا لئے ہیں، چلیں ہمیں منظور تھا اور ہم چاہتے ہیں

کہ اس ملک کے اندر سیاسی مفاہمت ہو۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ اب اس ملک سے یہ سلسلہ ختم ہو جائے، ملک میں ایک ایسی فضا ہو کہ جو بھی حکومت mandate لے کر آئے۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

Mr. Chairman: Would you like to conclude your speech.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں ایک بات کر کے اپنی تقریر ختم کروں گا۔ ایک بڑی اہم بات جو میں اس House کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور حکومت کے بھی notice میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک بہت ہی اچھا سلسلہ چل رہا تھا کہ utility stores کے ذریعے عوام کو سستا آٹا اور گھی مل رہا تھا۔ ایک بڑی کربناک خبر یہ ہے کہ تیس کروڑ روپے کی جو subsidy دی جارہی تھی انہوں نے وہ بند کر دی ہے۔ انہوں نے بھی لوڈشیڈنگ شروع کر دی ہے، دوپہر کو وہ دو تین گھنٹے کا وقفہ کرتے ہیں۔ بے چارے مسائل کے مارے لوگ وہاں پر لائنوں میں کھڑے رہتے ہیں اور سٹور والے اپنا سٹور بند رکھتے ہیں۔ Utility stores کے ذریعے انہوں نے دو روپے سستی جو subsidy دی تھی وہ انہوں نے announce کیا ہے کہ اگلے چند دنوں کے اندر اس میں پانچ روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس کا انہیں notice لینا چاہیے۔ حکومت جو چیزیں announce کر چکی ہے اور عوام کی سہولت کی subsidy یہ ہمیشہ اس بات پر بھی معترض رہے ہیں کہ subsidy کیوں دی جا رہی ہے حالانکہ subsidy ان کو بڑھانی چاہیے تھی۔ بجلی کے اوپر بھی عوام کو یہ سہولت دینی چاہیے۔ جب وسائل موجود ہیں تو پھر کیوں نہیں سہولت دی جا رہی۔ یہ عوام کے وسائل ہیں۔ یہ ان کو مہیا کریں۔

ایک چھوٹا سا کام ہے جو utility stores کے ذریعے پچھلے کئی سالوں سے چل رہا تھا اور ہماری حکومت نے اس کو تھوڑا مستقل بنیادوں پر دوبارہ revive کیا تھا اور اس کے ساتھ شرط کی پابندی بھی ختم کی تھی کہ دو سو روپے کی دیگر اشیاء خریدنے کی پابندی نہیں ہو گی۔ یہ پابندی بھی دوبارہ انہوں نے لگا دی ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہ غریب آدمی کے ایک روپے، دو روپے کے چھوٹے چھوٹے فائدے ہیں ان کو مزید آگے بڑھنا چاہیے۔ اس میں کمی نہیں آنی چاہیے۔ اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا اور نہ ہی کوئی فائدہ ہو گا۔ فائدہ اس سے

ہو گا کہ ان سہولتوں کو بڑھایا جائے۔ اس پر subsidy مزید بڑھایا جائے۔ دالوں پر بھی اور گھی پر بھی بڑھائی جائے اور یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ جناب یہ تو صرف شہروں کے اندر ہے۔ ان utility stores کا سلسلہ گاؤں تک لے جانا چاہیے اور جو ضروری اشیاء ہیں ان کے اوپر subsidy بھی دینی چاہیے۔ وہ چیزیں سستی فراہم کرنی چاہیئں' وہ ایک اچھا source ہے' اس کو آگے بڑھانے چاہیے۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr . Chairman: We will adjourn for Maghrib prayer and reconvene at 7:30 P.M

Mr. Chairman: You want to reconvene tomorrow then.

Senator Mian Raza Rabbani : If we reconvene tomorrow then we can't have this debate tomorrow because we have to conclude this debate today, because that is what was decided and tomorrow and the day after, we have other business. Sir, I have the floor, if I may? Because it was decided that tomorrow and day after there is going to be a debate on foreign policy. We have already two debates which are continuency over to the next week. We can't stretch this debate over to the next week. The Leader of the Opposition has consumed more than an hour, let the others speak for 5 minute to 6 minutes. The Minister is here and then he will wind up because every debate cannot be shifted to the next week, sir.

Mr . Chairman: Whatever you decide because there are quite a few names.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میرا خیال ہے کافی بولنے والے ہیں اور سب کو اس issue پر بولنے کا حق ہے۔ آج پروفیسر صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ نہیں تو صبح پہلے ٹائم رکھ

لیتے ہیں پھر دوبارہ ----

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! اس طرح نہیں ہو سکتا - Everybody is present اور میں اب بات کہنا نہیں چاہتا۔ لیکن اس طرح سے پہلے ہاؤس نہیں چلا تھا۔

سینیٹر کامل علی آغا: دیکھیں جی ہمارا ان کے ساتھ maximum cooperation ہے۔ یہ agitate تو ہمیں کرنا چاہیے کہ جتنی debates ہو رہی ہیں۔ ان کے منسٹرز ان کے قابو میں نہیں ہیں۔ وہ مرضی کے مالک ہیں۔ بادشاہ لوگ ہیں جی بادشاہ لوگ۔ ہم جب آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے تو کہتے تھے کہ بادشاہ ہے بادشاہ' ---------

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہ کیا اور کیسی بات کر رہے ہیں۔ ایک گھنٹہ لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کرتا ہے اور کسی نے کچھ نہیں کہا - I used to speak for thirty minutes and you use to say that ...

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: میاں صاحب! یہ ایسی بات نہ کریں کہ بالکل یہ زبان پر پابندی لگانا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I think there is no problem we have worked other issues out. This can be worked out. We can have a sitting today so as to decide. There are other things not as important as the House meeting.

(Interruption)

Mr. Chairman: Let us meet in my Chamber after Maghrib prayers so that we can decide. We now adjourn the House for Maghrib prayers and reconvene at 7.35 PM.

(The House was then adjourned for Maghrib prayers)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس جناب ڈپٹی چیئرمین جان محمد جمالی کی زیر صدارت 7.45 پر دوبارہ شروع ہوا)

جناب ڈپٹی چیئرمین ، ایک تو ہوتا ہے energy crisis, ادھر physical energy crisis نہ ہو جائے ۔ ذرا سینیٹرز پہنچ جائیں ۔ Madam do you want to start? آپ ذرا وقت کا خیال رکھیں۔ پارٹی لیڈرز تو رہتے ہیں۔ رحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، میں بھی تو پارٹی لیڈر ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، بالکل اس وقت آپ پارٹی لیڈر ہیں ۔ At least if the Speaker of the National Assembly can be a lady, محترمہ کے بعد ' خدا کرے گا کہ پی ایم ایل (ن) کی بھی آپ بنیں گی۔ آرڈر میں چلیں تو بابر اعوان صاحب please take the floor.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، تھوڑا سا bell بھی کروا لیں ۔ So that we do not have to adjourn. I do not want to point out the quorum but.....

Mr. Deputy Chairman: I am not counting, my mathematics is very poor.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، جناب کر لیں and let the people come because of quorum

جناب ڈپٹی چیئرمین ، جمال خان صاحب آپ کو کیسے پتا کہ لیڈی سینیٹرز لیڈی سروس سینٹر میں بیٹھی ہیں۔ آپ ادھر کیا کرنے گئے ہوئے تھے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ، اطلاع آئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، اطلاع آئی ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، چلیں جی بابر صاحب بسم اللہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب والا! آپ پوائنٹ آؤٹ نہیں کرتے،

میں point out کر رہا ہوں۔ I am a legal person.

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ تو "آ بیل مجھے مار" آپ نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب میں بیل دیکھوں گا تو کہوں گا کہ آ مار۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ خواتین پہنچ گئی ہیں۔ آگئے ہیں، آگئے۔ پاکستان میں ویسے

ہی trickle in effect trickle down, trickle up, بڑا slow ہوتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ۔ میں بہنوں کے بغیر نہیں بولنا چاہتا۔

Mr. Deputy Chairman: They are 52% of the population.

Women Protection Bill

کے بعد they are very strong.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr. Chairman, I

wish, I could materialise what Shahid Bugti is saying to me.

Mr. Deputy Chairman: Is he speaking in Balochi or Brohi?

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: No, it is Brohi, which I understand being member of the Committee for Balochistan. Mr. Chairman, this issue is multidimentional

اور اس پر ایک دو باتیں لیڈر آف دی اپوزیشن آجائیں تو میں کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جو ان کی غیر موجودگی میں کی جا سکتی ہیں۔ بنیادی طور پر energy crisis is a misunderstood crisis in Pakistan. اس کا صحیح تصور صرف ایک وزارت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ اس سے متعلقہ دو وزارتیں ہیں۔ ایک وزارت وہ ہے اور جب سے وہ راجہ پرویز اشرف صاحب کو ملی ہے، اس دن سے وزارت پانی بجلی اور دوسری وزارت تیل اور گیس۔ ان چاروں چیزوں کا چونکہ ملک میں بہت بڑا crisis چل رہا ہے اس لیے it does not relate to one

ministry but it relates instead to two ministries. میں فوری طور پر کچھ چیزوں کی طرف نشان دہی کرنا چاہتا ہوں اور ان میں سے let me take up first of all Balochistan. جس طرح سے ریل گاڑی میں سفر کرنے والا لمبے سفر پر جائے' یہاں سے کبھی کبھی آپ جاتے ہیں سکھر اور کوئٹہ تو کئی دن تک وہ ریلوے کی ٹھک ٹھک اس کے کانوں سے نہیں جاتی۔

میں جو کچھ بلوچستان میں دیکھا اور جو کچھ بلوچستان میں سنا اس کا اثر نہ صرف میری ذات پر ہوا' میری سوچ پر ہوا' میرے قلب پر ہوا' میری روح پر ہوا' میرے جسد پر بھی ہوا۔ اس لیے میں شروع کرنا چاہتا ہوں بلوچستان سے۔

جناب والا ! بلوچستان ایک ایسا صوبہ ہے جہاں صرف ضلع مستونگ کچھ عرصہ پہلے 360 کاریز چلا کرتی تھیں اور

probably I just cannot lay and at all claim the information. This was one of the district which was uncomparable with any district in the Asia for the purposes of this reason. This is No.1. No.2, water level has gone down in Balochistan and the result is that due to mal-management and mis-management and neglect of the federation being shown to the people of Balochistan Karez almost have gone down. Karez almost have been closed. Karez almost have been rendered ineffective. This is No 2, Mr. Chairman.

اور میں چاہوں گا کہ اس پر آپ بھی تھوڑی توجہ دیں۔ آپ کا بھی حق ہے کہ آپ بھی توجہ دیں۔

اس وقت ژوب سے گوادر تک جو energy crisis ہے ایک end سے دوسرے end تک بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس کے بارے ہمارے پاس بحیثیت قوم حقائق نہیں ہیں۔ اس لیے کہ میں Leader of the Opposition کی طرح پرویز اشرف صاحب سے پچھلے سالوں کا حساب نہیں مانگ سکتا اور ابھی ان کو آئے ہوئے جتنے ہوئے ہیں اس لیے میں یہ بات کسی کے ذمہ نہیں ڈالنا چاہتا۔ اس بحث میں بھی میں نہیں پڑتا کہ کس کے دور میں کیا ہوا؟

Let me say something objective, let me say something positive, let me say something futuristic and futuristic is that nobody has carried out any survey regarding Karez and the water reserviors and the need of the energy in entire province of Balochistan. This is No.1.

آپ کو یاد ہوگا 2007ء میں جب بلوچستان کمیٹی نہیں بنی تھی ہم divide کے اس طرف بیٹھا کرتے تھے تو میں نے اس وقت 1994ء میں شیخ زید ہسپتال جو بنا ہوا تھا وہ inoperative تھا۔ نصیر احمد Minister تھے' یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ذریعے مداخلت کروا کے ہم نے وہ ہسپتال چلوایا اور میں جب پچھلے ہفتے بلوچستان گیا تو میں نے بلوچستان کے کچھ hospitals کا visit کیا۔ میں یہ جان کے حیران ہو گیا۔ میں ابھی وہیں پر تھا' میں hospital کے اندر تھا تو مجھے UAE کے Ambassador Mr. Ali Shamsai Sahib کا ٹیلی فون آ گیا تو انہوں نے کہا کہ شکر ہے کسی نے تو یہ project visit کیا۔ میرے ساتھ لشکری رئیسانی صاحب بھی تھے تو انہوں نے کہا کہ یہاں پر واپڈا کی main line اس سے connection چاہیے کیونکہ ایک سو وہاں پر ڈاکٹرز ہیں جن میں بیٹیاں بھی ہیں' Lady doctors بھی ہیں جو تقریباً بارہ ہیں۔

They need electricity immediately. So, taking advantge of the presence of honourable Minister here, I request the honourable Minister to provide the main electricity connection from the line which is there on the Saryab Road to this hospital which is Sheikh Zaid Hospital, No.1. No. 2 is.

انہوں نے یہ کہا' اب میں یہ آپ کے ذمہ لگا رہا ہوں کہ آپ مہربانی کریں گے' مداخلت کریں گے اس پر کہ جو main sewerage line ہے اس کا sewerage چاہیے وہاں پر doctors and lady doctors کے hospital میں۔

Kindly provide that. Let's be objective. We can do point scoring and definitely it should be done but not at the expense of some burning issues not the expense of some rotten and forgotten people. That is why I have started from that area.

Now, I will take quickly FATA and then I will come to issue and give some suggestions to the honourable Minister.

فاٹا میں آپ کو یاد ہے شہید بی بی صاحبہ کی شہادت کے بعد میں تین جنوری کو گیا اور میں شلمان تک گیا، میں لنڈی کوتل سے آگے تک گیا' میں وادی تیراہ روڈ پر گیا۔ ایک ریلوے track جو الرجی کا باعث تھا اس علاقے کے اندر

and that is the reason why I am saying this. That railway track about 9 months from today was tarnished due to a very big calamity of the floods. It has never been restored.

اور اس کے ساتھ جو لائن جاتی تھی وہ لائن ساری تباہ ہو گئی۔ میں honourable Minister کی توجہ

because under Article-1 of the Constitution of Pakistan, FATA is one of the parts like Punjab, Sindh, Balochistan and NWFP and independent unit of the territory of Pakistan as defined in Article 1-A. So, we need to give some attention to that. I request the honourable minister to take down this issue and raise it with the railway ministry and I will request the honourable chair

کہ یہ میری باتیں kindly ہوا میں نہ اڑ جائیں۔ ان کو مہربانی کر کے نوٹ کریں اور ان کے بارے میں honourable chair بھی خط لکھے تاکہ وہ علاقے جہاں سے ہمیں گلہ ہی یہی آتا ہے کہ ان کو ہم بھلا چکے ہیں' یہاں بات کرنے کے بعد ہم ان کو نہ بھلا سکیں۔ Now, I will come to two issues very quickly.

پہلی بات یہ ہے کہ میں یہ جاننا چاہوں گا' میں واپڈا کی utility استعمال کرنے والا آدمی ہوں۔ میری وکالت کے چار دفاتر ایک میرا گاؤں اور ایک اسلام آباد کا میرا گھر' میں چھ جگہ واپڈا کا client ہوں۔ میں جاننا چاہوں گا کہ ساڑھے تین ارب روپے کے Federal government کے جو defaulters اسلام آباد کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ defaulters

تین سال کے defaulters ہیں جناب والا! ان کا بل میں surcharge کے نام پر کیوں دوں۔ ان کا بل میری بہنیں کیوں دیں' ان کا بل میرے بھائی کیوں دیں' ان کا بل یہاں بیٹھے ہوئے' سنتے ہوئے' دیکھتے ہوئے لوگ کیوں دیں۔ ساڑھے تین ارب روپے کی سرکاری مقدس گائیں defaulter ہیں اسلام آباد کی اور اگر کوئی ایک شخص کہیں defaulter ہوجاتا ہے' ایک شخص ایک دن کے لیے defaulter ہو جاتا ہے تو پہلا تو اس کو surcharge لگتا ہے for the late deposit of the bill, good enough, that is your system, I do not dispute with it but the question is دوسرے مہینے اس کا بجلی کا connection کاٹ دیا جاتا ہے۔ یہ کون سی مقدس گائیں ہیں پاکستان میں جو سارے قوانین سے بالا تر ہیں۔ جو Article 25 of the Constitution سے بھی اونچی چیزیں ہیں۔ جو equality and equal protection of law, Article 422-A-9 سے بھی اوپر والی چیزیں ہیں جن سے پیسے مانگنے کے لیے کوئی نہیں جاتا۔ ان کی فہرست اس ایوان کے اندر رکھنے کی ضرورت ہے' ان مقدس گاؤں کی۔

میں دو چیزیں اور raise کرنا چاہتا ہوں These are very important issues کہ اس وقت وہ کونسے ادارے ہیں' کچھ ادارے ایسے ہیں کہ ان کا نام لینا بھی آئین میں لکھا ہوا ہے کہ گناہ ہے۔ پارلیمنٹ کے اندر بھی ان کا نام مت لو۔ میں کسی کو target نہیں کرنا چاہتا لیکن میں expose ضرور کروں گا۔ میں کسی کے ساتھ تصادم نہیں چاہتا لیکن میں اس کا چہرہ تو بے نقاب ضرور کروں گا۔ وہ کونسے ادارے ہیں جن کے اپنے Grid station, national grid میں سے جاتے ہیں اور وہ بجلی کا پیسہ نہیں دیتے اور وہ کونسے لوگ ہیں' ان کی فہرست جاننے کا اس ایوان کو حق ہے جن کے گھروں کے اندر بغیر بجلی کا بل جائے centrally air-conditioned houses اور centrally heated houses running on the national grids. یہ کونسی مقدس گائیں ہیں' ان کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ کرنا چاہیے کہ نہیں کرنا چاہیے؟ کرنا چاہیے There is a consensus in the House کہ ان کو بے نقاب کریں۔

Mr. Deputy Chairman: Raja Sahib, please make note of this.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان ، جناب ! میں صرف honourable minister

پر نہیں چھوڑنا چاہتا۔ میں آپ کو بھی ذمہ داری سے باہر نہیں سمجھتا جناب۔ میں جواب دہ ہوں، آپ بھی جواب دہ ہیں اور پھر یہ جواب دہ ہیں۔ ہم دونوں بھی جواب دہ ہیں۔

ایک اور بات جو بہت important میں کہنا چاہتا ہوں۔ دیکھیں وسائل چوری ہو رہے ہیں، وسائل پر ڈکیتی کی جا رہی ہے۔ صرف کنڈی والوں کو expose کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کنڈی والے لے گئے ساری بجلی اور wrong connection والے ساری بجلی لے گئے۔ ایک چور میں نے ابھی آپ کے سامنے expose کیا۔ میں ایک چور کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں۔ ایک زمانہ تھا جب پٹرول کی قیمت گیارہ روپے اور بارہ روپے ہوتی تھی۔ ایک زمانہ اس سے پہلے تھا جب چھ اور پانچ روپ اور سات روپے ہوتی تھی۔ اس زمانے میں پاکستان کی ایگزیکٹو اور جوڈیشل بیوروکریسی کو ساڑھے تین تین سو لیٹر ملا کرتا تھا مفت پٹرول اور ڈیزل اور تب جا کر چند سو روپے کا ہوتا تھا۔ جناب والا! اس وقت جب ہم ڈالر کی قیمت کے قریب فی لیٹر پہنچ گئے ہیں تو وہ لوگ جن کو ہاؤس رینٹ فکس ملتا ہے ان کو مفت ساڑھے تین سو اور چار چار سو لیٹر کس بات کا ملتا ہے۔ ان کی بیگمات کے بیوٹی پارلر جانے کے لیے، ان کے نوکروں کی سبزی خریدنے کے لیے ----

(ڈیسک بجائے گئے)

ان کے بچوں کو سکول چھوڑنے کے لیے، Gym کے اندر جانے کے لیے اور ان کے power club entertainment کے لیے۔

Why these expenses are put on 165 million poor people of this country? Why? It is a big why, this is an answer from me, you and the honourable Minister as well.

جناب والا! میں یہ تجویز رکھتا ہوں کہ energy crisis کے اوپر میری ایک اور بات آپ سنیئے۔ .You will be surprised more ایک اور جادو کی دنیا میں آپ کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔ جناب والا! روز جو کہا جاتا ہے۔ میں ایک بات بھی نہیں کہوں گا۔ وہ کہوں گا جو کوئی نہیں کہتا، وہ جادو کی دنیا یہ ہے۔میرے بھائی راجہ پرویز اشرف صاحب اس کی طرف نظر کریں۔ واپڈا کے اندر صرف افسران نہیں کارندے بھی ایسے ہیں جن کو بجلی مفت ملتی ہے،

I am saying this with the full authority and my command. Let me be contradicted on the floor of the House.

میں اپنی تردید چاہوں گا' خدا کرے' میں غلط ہوں' میری تردید ہو' ایسا نہیں ہے' ہوتا کیا ہے۔ جناب! جن کو وہ مفت یونٹ ملتے ہیں وہ یونٹ فروخت ہوتے ہیں۔ مارکیٹ میں فروخت ہوتے ہیں اور خریدنے والے جب زیادہ بجلی چوری کرکے اس کو استعمال کرتے ہیں تو پھر ایک rule بنایا گیا ہے۔ میں وزیر واپڈا سے دست بستہ درخواست کرتا ہوں غریب قوم کی طرف سے' اس rule کو تبدیل کریں اس لیے کہ ہمارا نعرہ ہے کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔ اس طاقت کے سرچشمے کو تگڑا کرنے کی ضرورت ہے۔ Rule کیا ہے؟ Rule یہ ہے کہ جس جگہ بجلی کی leakage ہو گئی مثلاً F-8-1 میں اگر بجلی کی leakage ہوئی۔ اس طرح سے leakage ہو گی تو F-8-2 والے اس کا بل pay کریں گے۔ F-8-3 والے اس کا بل pay کریں گے۔ F-8-4 والے اس کا بل pay کریں گے۔ What sort of system is this? It is a shameful system. We need to change it. اور وہ change ہے' تبدیلی ہے۔ جناب! انقلاب یہ نہیں ہے کہ آج سے ڈیڑھ سو سال بعد کیا ہوگا اور اس کا جواب مجھ سے رب العزت سمیت کوئی نہیں مانگ سکتا لیکن انقلاب یہ ہے کہ آج جس دور میں میں جی رہا ہوں' بول رہا ہوں' سانس لے رہا ہوں' آپ کے سامنے کھڑا ہوں' اس دور کے لوگوں کے لیے ہم کچھ کر سکیں گے یا نہیں' یہ انقلاب ہوگا۔ میری انقلاب کی تاریخ یہ ہے' میں اس کے علاوہ کسی انقلاب کو نہیں مانتا' انقلاب یہ ہے کہ آج تبدیلی لائی جائے۔ جناب والا! لیڈر آف دی اپوزیشن کو آپ پھونک ماریں' بلائیں۔ میں کچھ باتیں ان کی تقریر کے حوالے سے بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے کہا ہوا ہے کہ جو ہاؤس میں موجود نہ ہو اس کے بارے میں بات نہ کی جائے۔ اس لیے میں لیڈر آف دی اپوزیشن کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتا-----

جناب ڈپٹی چیئرمین، بات کر دیں۔ وہ نوٹ کریں گے۔ پھر ادھر بھی ممبرز ہیں۔ یہ تو constructive discussion ہے۔ آگئے' آ گئے' آغا جی پہنچ جائیں۔ Agha Jee under fire, on fire.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، جناب! آپ کی بڑی طاقت ور پھونک ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Because, I will give you 3 minutes.

کہ اس کا جواب دے دیں۔ آج time کیا ہے۔ آپ کو بٹھانا روکنا نہیں چاہتا۔ آپ نے سب کو جگا دیا ہے لیکن ابھی time کی پابندی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، آپ کہیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا۔ مجھے پتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ہم سارے جو ہیں اس عمر میں جن کی شادیوں کو 30/30 سال ہو گئے ہیں، بیٹھنا ہمیں بہت جلدی آ گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، چلیں ' specially with the Leader of the House کہ دو منٹ extra دے دیں کہ وہ کچھ باتیں کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب! یہ چار ممبران کہہ رہے ہیں کہ میں ان کے دل کی آواز بول رہا ہوں وہ time دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی بالکل۔

(آوازیں)

Mr. Deputy Chairman: O.K. please continue.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، دونوں طرف سے کہہ رہے ہیں کہ میں بولوں۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ کے لئے دو تین issues very quickly لوں گا۔ دیکھیئے! پہلے اصطلاحیں ہوتی تھیں - Right sizing and down sizing. I need your attention, the honourable Chairman. اب نئی اصطلاحیں آ گئی ہیں۔ جناب والا! مثلاً بجلی نہیں ہے تو لوڈ شیڈنگ 'ڈیزل مہنگا ہو جائے یا پٹرول نہ ملے تو روڈ شیڈنگ' water crisis آ جائیں تو food shedding, I just wanted to say one thing. اس قوم کی اس سے زیادہ شیڈنگ

نہ کی جائے جتنی ہو چکی ہے۔ اس سے زیادہ قوم میں right sizing کی گنجائش نہیں ہے۔ جو کرنے والا کام ہے وہ یہ ہے کہ کچھ نشاندہی میں نے کی ہے کہ وہ عیاشی کے مراکز جن کو ہم ایگزیکٹو اتھارٹیز کہتے ہیں ان کے غیرترقیاتی اخراجات کو ختم کیا جائے، کم کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔ آپ کو وہ غیر ترقیاتی اخراجات ختم کرنے پڑیں گے۔ جس کی کچھ مثالیں میں نے بھی آپ کے سامنے رکھی ہیں---

(ڈیسک بجائے گئے)

Now, quickly ایک زمانہ تھا جب بھرا ہوا خزانہ تھا۔ ایک زمانہ آیا، خزانہ خالی ہوا، پھر جیبیں خالی ہوگئیں اب لوگوں کے ہاتھ بھی خالی ہیں اور ان خالی ہاتھوں کے ساتھ اگر بھرا ہوا ہوتا تو لیڈر آف دی اپوزیشن اور میری بہن نہ کہتے کہ فنانس منسٹر نے کہا کہ میں نیا قرضہ لینے کے لیے جا رہا ہوں۔ یہ ان کی بات میں سے ہے، میں ثبوت پیش کرتا ہوں۔ اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ لوگوں کے ہاتھ بھی خالی ہیں اور ریاست نے principles of policy Article 38 میں یہ ذمہ داری ریاست کی ہے کہ وہ لوگوں کو معاشی طور پر خوشحال رکھے اور لوگوں کو معاشی طور پر ٹھیک رکھے۔ I am concluding and I conclude like this. My few suggestions. جناب ! پہلی، میری قرار داد بھی ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس قرار داد پر آپ نے مٹی پاؤ پالیسی اختیار نہیں کرنی، OGRA کے بارے میں ہے۔ Bring that in the House. لوگوں کو کہنے دیجئے ہم نے دونوں طرف سے تقریریں کی ہوئیں ہیں کہ OGRA اس قوم کو لوٹ کر کھا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں OGRA کے اوپر debate ہو اور دوسرا یہ ہے کہ ہفتہ واری چھٹی واپڈا سے متعلقہ نہ ہو۔ اس کو

I don't know whether the Interior Ministry is going to implement or it is to implement it through some other Ministries, but I am raising this issue for the attention of the honourable Minister of WAPDA.

کہ ہفتہ واری جو چھٹی ہوتی تھی، اب جو بڑے دوکاندار ہیں اور بڑی مارکیٹیں ہیں انہوں نے یہ کیا ہے کہ وہ جمعہ کی بھی چھٹی نہیں کرتے ہیں، اتوار کو بھی چھٹی نہیں کرتے ہیں۔ یہ ان کے پاس daily wagers اور چھوٹے workers اور جو سیلز مین ہیں ان کے حقوق کی حق تلفی ہے

اس لیے کہ ILO کہتا ہے weekly at least one holiday. اور جہاں وہ لیبر انسپکٹر لگے ہوئے ہیں وہ انسپکٹرز لگے ہوئے ہیں' ان کی چاندی ہوئی ہے۔ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کہتا ہے کہ ہفتہ واری چھٹی پر عمل درآمد کرایا جائے اور دوسرا یہ کہ 60 sites of Sindh, of the local water are being misutilized, are being abused, are being thrown back into the ditches. اس کو بچانے کی ضرورت ہے۔ اور تیسرا یہ ہے کہ water conservation plan کو قومی سطح پر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس water crisis سے بچ سکیں جس کے نتیجے میں food crisis ہوا اور اس کے نتیجے میں پاکستان میں پہلی دفعہ Food riots, food کے اوپر فسادات ہوئے۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی بات ختم کروں میں اپنے بھائی کی توجہ چاہوں گا۔ فاضل لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر بڑی روشن خیالی اور moderation سے بھر پور تھی۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے ساڑھے آٹھ سال کا وزیر واپڈا سے حساب مانگا ہے اس پر بھی میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور انہوں نے کہا کہ فیڈریشن کا مستقبل ڈوبتا جا رہا ہے۔ یہ وہ مستقبل ہے جو ڈاما ڈولا میں قتل عام ہوا۔ اکبر بگٹی' بالاچ مری مارے گئے لال مسجد کے لہو سے لے کر باجوڑ تک نئے قبرستان بنے۔ اس پر انہوں نے کبھی کوئی بات نہیں کی میں ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے کہتا ہوں کہ

یہ مسائل تصوف یہ تیرا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

اور واپڈا کی نذر کرتا ہوں کہ

اپنے قاتل کی ذہانت سے پریشاں ہوں میں
روز ایک موت نئی طرز کی ایجاد کرے
اس کی مٹھی میں ہر وقت ہے اب میرا وجود
میرے ساحر سے کہو اب مجھے آزاد کرے

کم از کم لوڈ شیڈنگ سے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین! آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ energy crisis پر بات کی جائے لیکن جس طرح فیصلہ ہوا تھا، اگر اس کے مطابق مناسب وقت میں مقررین ، معزز سینیٹرز اپنی اپنی بات کرتے تو شاید بہت سارے دوستوں کو بات کرنے کا موقع ملتا لیکن یہاں ایسی لمبی لمبی تقریریں ہوئیں جیسے کہ with due respect ہمارے پاس بہت time ہے۔ عرض یہ ہے کہ اس موضوع کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے لیکن میں اس پر صرف ایک پہلو سے بات کروں گا اور وزیر صاحب اور گورنمنٹ سے request کروں گا کہ اس کو اپنے آنے والے بجٹ میں بھی نظر میں رکھیں اور policy making میں بھی نظر میں رکھیں۔

جناب والا! وزیر صاحب مجموعی طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ 40سال سے زیادہ time ہوا ہے کہ hydle power کا کوئی بجلی گھر نہیں بنا ہے۔ تقریباً چالیس سال سے یعنی جب سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں پن بجلی سستی ہے اور پختونخواہ صوبے میں پچاس ہزار میگاواٹ سے زیادہ potential ہے، اس کی طرف کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ ماہرین مانتے ہیں ' firms نے اس پر بات کی ہے لیکن چالیس سالوں میں کسی نے hydle بجلی پیدا کرنے کی بات نہیں کی ہے۔ ہاں! صرف کالا باغ ڈیم بنانے کی بات کی۔ کالاباغ ڈیم بناتے ہو تو ٹھیک ورنہ باقی کچھ نہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پختونخواہ ہے، دریائے انڈس ہے، دریائے اباسین ہے، دریائے سوات ہے، دریائے کابل ہے، اس کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے centers ہیں۔ جب ہم نے allocation کرنی ہے تو یہ ارادے سے بات بنتی ہے لیکن چالیس سالوں میں ہم یہ کام نہیں کر سکے۔

جناب والا! جہاں تک تھرمل بجلی کا تعلق ہے، اس کے بارے میں بتا دوں کہ ہمارے صوبے پختونخواہ، بلوچستان میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کوئٹہ سے ڈھکی تک تمام پہاڑ کوئلے سے بھرے پڑے ہیں اور کوئلہ بھی ایسا معیاری ہے جو دنیا کے دوسرے ممالک میں بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ PIDC کے چیئرمین نے کہا کہ ہم ہر سال لاکھوں ٹن کوئلہ بجلی تیار کرنے کے لیے

دینے کو تیار ہیں۔

ہمارے ہاں کوئٹہ میں ایک بجلی گھر بنا۔ اب بھی جب آپ ہوائی اڈے سے نکلیں گے، تو سامنے وہ Power Station ہے اور یہ کوئلے سے چلتا ہے۔ اس کی ہزار میگاواٹ potential ہے۔ پھر 93 میگاواٹ کا گیس سے چلنے والا بنایا لیکن اب اسے بائیس میگاواٹ پر لے آئے ہیں اور اس کی تمام مشینیں وہاں سے نکال دی گئی ہیں۔ اگرچہ اور سستے بجلی گھر بھی بن سکتے ہیں، یعنی کوئلے سے لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ میری عرض یہ ہے کہ آپ مہربانی کرکے ہمارے صوبے میں کوئلے کی جو mines ہیں، ان کے حوالے سے بجلی گھر بنائیں، proposals دیں، allocation کریں۔ یعنی spade work شروع کریں۔ میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ جو پختونخواہ کا area ہے، ہمارے صوبے کا، اس میں پچاس ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی پیدا کرنے کا potential ہے۔ حال ہی میں، شاید مارچ میں گورنمنٹ کے ساتھ وزیر اعظم کی سربراہی میں meeting ہوئی تھی، اس میں سات proposals دی گئی تھیں، جس میں تربیلا کا fourth section ہے، اسی طرح دوسرے اسٹیشن ہیں، جیسے منڈا، کرم تنگی، بھاشا ڈیم وغیرہ ہیں ۔ اس کے علاوہ دوسری ایسی جگہیں ہیں جہاں سترہ ہزار سے زیادہ میگاواٹ بجلی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اب اس سلسلے میں ہماری request ہے کہ آپ مہربانی کریں کہ ان projects کے لیے رقم allocate کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے پاس رقم کا مسئلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس رقم نہیں ہے۔ اس لیے ہمارے دوست کہتے ہیں کہ اب کام دکھاؤ۔ جناب والا! ہم نے کام نہیں کیا اور اب یہ کام دکھائیں۔ ہم یہ اپنے دوستوں کو کہتے ہیں اور فارسی میں کہتے ہیں کہ

اے باد صبا، ایں ہمہ آوردِ تست

جو کچھ بھی ہے یعنی آج اگر آٹے کا بحران ہے۔ بجلی کا بحران ہے، مہنگائی ہے، بے روزگاری ہے، بدامنی ہے، وہ سابقہ حکومت نے کروائی ہے۔ آپ نے آٹھ سال حکومت کی۔ یہ تو اس کا ثمر ہے۔ یہ جو آپ کہتے ہیں کہ 15 نومبر کو، یہ خاص تاریخ ہے، اسے note کریں۔ وہ تو جو کچھ آپ نے کیا تھا 15 نومبر کو نگران بننے کے بعد سب کچھ سامنے آ گیا اور یہ آگے چلتا رہے گا۔ آپ مہربانی کریں کہ جو آپ لوگوں نے غلطیاں کی ہیں، ان غلطیوں کا آپ اعتراف کریں۔ بجائے اس کے کہ آپ کہتے ہیں خزانہ بھرا ہوا ہے۔ آپ کے پاس پیسے ہیں۔ جناب والا! یہ کدھر

ہیں؛ بنکوں سے باقاعدہ قرضے معاف ہو گئے۔ اربوں روپے معاف ہوئے۔ یہ pbulic کا پیسہ تھا اور انہوں نے قرضہ لیا تھا اور قرضے والا اپنا پیسہ عوام سے لے گیا۔ اب یہ عوام کہاں سے دیں۔ یہ taxes کہاں سے دیں گے۔ اس لیے میری یہ عرض ہے اور میں آپ کا زیادہ time نہیں لوں گا اور اصل موضوع پر آتا ہوں کہ صورت حال یہ ہے کہ اب hydle بجلی پیدا کرنے کے مسئلہ کو سنجیدگی سے لیں۔

جناب والا! اس کے علاوہ ہم نے ایک اور proposal سارے صوبے کے لیے دی تھی کہ مہربانی کرکے 500 megawatt کا National Grid Station قائم کریں۔ ہمارے دوستوں کی حکومتوں نے تو یہی کہا تھا کہ ہم یہ بنائیں گے۔ یہ باتیں ریکارڈ پرہیں اور press میں بھی آتی رہی ہیں لیکن کوئی کام اس پرنہیں ہوا ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب تک ' یہ circuit پورا کرنے کے لیے جب آپ یہ line انہیں connect کریں گے تو پھر ہمارے صوبے میں بجلی کا مسئلہ مشکل نہیں ہوگا۔ ہمارے ہاں بجلی کا مسئلہ ہے اور میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ میں نے بجلی میں study کرنے کا یا کوئی پروگرام تیار کرنے کا کام دو سال سے چھوڑا ہوا ہے۔ میں نے بجلی پر بالکل depend نہیں کیا۔ آپ کہتے ہیں کہ چار گھنٹے اور وہ کہتے ہیں کہ دو گھنٹے یا تین گھنٹے۔ میں کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے بجلی ہو۔ ہم نے وہ عادت چھوڑ دی ہے کہ بجلی کا استعمال کریں۔ یہ ہماری پوزیشن ہے۔ آپ ہمارے سب زمینداروں سے پوچھیں۔

یہ جو ابھی بابراعوان صاحب نےبات کی کہ واقعی 300 کاریز تھےمستونگ میں۔ کوئٹہ میں .تو جب انگریز آیا تھا' اس وقت 100 کاریز تھے۔ یہ سب ہمارے کاریزوں کا علاقہ ہے ' لیکن اب کاریز خشک ہو گئے لیکن وہ جو ٹیوب ویل ہیں' اس سے پانی بالکل نیچے جا رہا ہے اور وہ recharge نہیں ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے تمام باغات وغیرہ کٹ گئے ہیں۔ بہرحال اہم بات hydle power ہے۔ باقی مسائل بھی ہیں لیکن اگر زیادہ time ہوتا تو بات کرتے ۔ اب بھی میں نے زیادہ time لیا ہے' معافی چاہتا ہوں لیکن وزیر صاحب سے کہیں' گورنمنٹ سے کہیں کہ مہربانی کرکے hydle side پر توجہ دیں اور ہمارے ہاں 500 میگاواٹ کا گرڈ قائم کریں اور ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب تک line دے دیں تو ہمارے لیے زیادہ آسانی ہو گی۔آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ ۔ حاجی عدیل صاحب آپ پلیز۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین ! میں مشکور ہوں کہ میں اس نہایت ہی اہم موضوع پر بات کروں ۔ جناب کامل علی آغا صاحب جب کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس موضوع پر اپنی بات شروع کی تو چونکہ میرا پہلا اتفاق ہے انہیں سننے کا تو میرا خیال ہے' چونکہ یہ ماضی کے ساڑھے آٹھ سال جرنیلوں کے اور ان کے زیر سایہ حکومت کے رفیق رہے ہیں' تو یقینا وہ ہمیں بتائیں گے کہ انہوں نے ساڑھے آٹھ سال میں اس بدنصیب قوم کے لیے کیا کیا۔ میرا یہ خیال تھا کہ وہ بتائیں گے کہ انہوں نے ساڑھے آٹھ سال میں صوبوں کی محرومیوں کو کس طرح دور کیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ بتائیں گے کہ انہوں نے کتنی بجلی کے پراجیکٹ شروع کیے ۔ گیس کے حوالے سے انہوں نے کیا کیا ترقی کی ۔ غربت کی کمی کے لیے انہوں نے کیا کیا۔ اس ملک میں روشنیوں کے لیے انہوں نے کیا کیا ۔ لیکن ان کی باتوں سے یہ پتا چلتا ہے کہ وہ لیڈر آف دی ہاؤس' محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ انہوں نے ساڑھے آٹھ سال میں کتنے اندھیرے پھیلائے۔ وہ یہ بتائیں کہ ساڑھے آٹھ سال میں انہوں نے غربت میں کتنا اضافہ کیا ۔ وہ یہ بتائیں کہ گزشتہ ساڑھے آٹھ سال میں غریبی میں کتنا اضافہ ہوا ۔ کتنے کارخانے بند ہوئے۔ کتنے لوگ دیوالیہ ہوئے ۔ کتنے لوگ بھوک سے مرے۔ کتنے لوگ بیروزگار ہوئے ۔ یہ سب ریکارڈ۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا حساب کتاب ہم کریں ۔ انشاء اللہ وزیر صاحب بھی کریں گے اور ہم بھی کریں گے ۔

جناب سپیکر! ان کی باتوں سے یہ لگتا تھا کہ انہیں بلوچستان سے بڑی ہمدردی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب چیئرمین کہیں ناں۔ سپیکر ایسے نہ محسوس کریں ۔ ادھر خاتون سپیکر کہ میرا نام کیوں لیا جاتا ہے ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب معافی چاہوں گا ۔ میں پندرہ سال میں ایک ایسے ہاؤس میں رہا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں بھی شروع میں یہی غلطی کرتا تھا۔ جب آیا تھا صوبائی اسمبلی سے ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بس پھر آپ کی غلطی پر ہم چل رہے ہیں - جناب چیئرمین صاحب! بلوچستان کے حوالے سے جس طرح انہوں نے بات کی تو میں نے محسوس کیا کہ یہ بلوچستان کی محبت میں گزشتہ آٹھ سال تک بھوکے رہے ہوں گے - کیونکہ ان ہی کے ساتھیوں نے بلوچستان پر بمباری کی - وہاں بجلی اور سوئی گیس کے بدلے میں فوج بھجوا دی - ان کی سوئی گیس، پینسٹھ پیسے فی thermal unit کے حساب سے خریدتے رہے ہیں اور ایران سے کہتے ہیں کہ جناب ہمیں آٹھ ڈالر میں ایک یونٹ دے دیجیے جو تقریبا ساڑھے پانچ سو روپیہ بنتا ہے اور جب بلوچستان کے لیڈروں نے کہا کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے تو ان پر بمباری کی، ان کے لیڈروں کو قتل کیا، شہید کیا - میرا خیال ہے وہ کل یہ بھی کہیں گے کہ ہمیں فاٹا سے بڑی محبت ہے کہ فاٹا کے ہر گھر میں ایک میت، چاہے ادھر سے یا ادھر سے ، ان کی پالیسیوں کے نتیجے میں پڑی ہے - جناب سپیکر! جیسا کہ میرے محترم مندوخیل صاحب نے کہا - ہم نے ۱۹۹۰ء میں shadow, small dam بنائی - کمال حیدر ڈیم آرگنائزیشن اور ہم نے PC-I اور PC-II بنائے - پینتالیس ہزار میگا واٹ بجلی ہم بہتے ہوئے پانی سے پیدا کر سکتے ہیں - اس کے لیے ہمیں کوئی بڑے ڈیمز کی ضرورت نہیں ہے اور یہ عجیب سی بات ہے، کہ جب تک پانی پختونخواہ میں وہ بجلی پیدا کرسکتا ہے اور جب پختونخواہ کی حدود سے وہ باہر نکلتا ہے، اس پانی سے بجلی پیدا نہیں کی جا سکتی- یہی وجہ ہے کہ کہتے ہیں کہ بنگلا تو کسی اور جگہ کالا باغ میں بنے گا اور نہانے کا تالاب پختونخواہ میں بنائیں گے، ڈیم بنائیں گے- جناب سپیکر!

آوازیں، چیئرمین

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین!

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، آج میں برداشت کے موڈ میں ہوں - وہ خاتون سپیکر ہیں - میں مرد ہوں-

سینیٹر حاجی محمد عدیل، ہمارے ہاں ایک medium size dam ہے منڈا- جس کا ذکر بھی آیا ہے -ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ کالا باغ بنائیں - پاکستان شروع بھی کالا باغ سے ہوتا

ہے اور شاید ختم بھی کالا باغ پر ہوتا ہے ۔ لیکن ایک چھوٹا سا medium size منڈا ڈیم وہ گزشتہ آٹھ سال میں شروع نہیں کر سکے ۔ بھاشا پر بھی کام کرنے نہیں دیا گیا ۔ کٹ درہ اگر وہ بنائیں تو ایک ہزار سال میں اس میں مٹی جمع نہ ہو گی ۔ اس کی وہ بات کرنے کے لیے بھی تیار ہیں ۔ ہمارے پاس documents ہیں کہ چین نے کہا ہے کہ اگر کٹ درہ ڈیم آپ بنائیں تو اس شرط پر میں مدد کرتا ہوں کہ آدھی بجلی آپ ہمیں دیں ۔ جناب چیئرمین! میں ایران گیا تھا۔ جب میں اپنے صوبے کا خزانے کا وزیر تھا ۔ ایران تیل پیدا کرتا ہے ۔ وہاں تھرمل بجلی ہونی چاہیے ۔ لیکن ایران میں پچھتر فیصد بجلی پانی سے پیدا کی جا رہی ہے ۔ ایران بڑے ڈیم نہیں بناتا ۔ وہاں چھوٹے ڈیم بنائے جاتے ہیں ۔ پینتالیس دن میں ایک چھوٹا ڈیم بناتے ہیں۔ وہاں سے بجلی بھی پیدا کرتے ہیں اور مقامی طور پر وہ بجلی تقسیم بھی ہو جاتی ہے ۔ ہمارے ہاں ایک شرط ہے کہ بہت بڑا ڈیم ہونا چاہیے ۔ پاکستان میں دنیا کا سب سے بڑا کارخانہ' سب سے بڑا ڈیم' سب سے بڑی یہ چیز' جو کہ defence point of view سے بھی خطرناک ہے ' وہ مالیات کو بھی تباہ کر دیتا ہے ۔ تربیلا میں ہمارے آبا و اجداد کی قبریں اور مکانات اور آبادیاں ختم کر دی گئی ہیں ۔ ہم نے یہ قربانی قبول کی ۔ جناب سپیکر ! بجلی تو پانی کے علاوہ اور چیزوں سے بھی پیدا ہوسکتی ہے ۔ بلوچستان میں اتنی دھوپ ہوتی ہے کہ آپ solar energy پیدا کریں ۔ سندھ اور بلوچستان کے علاقوں میں اتنی ہوا چلتی ہے کہ آپ wind mill کے ذریعے بجلی پیدا کریں ۔ پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ پانچویں نمبر پر ہے milk پیدا کرنے والا ملک جانوروں سے' اور ان milk کے گوبر یا فضلے سے آپ انرجی پیدا کر سکتے ہیں ۔ دنیا پیدا کر رہی ہے' لیکن ہماری سوئی صرف کالا باغ پر اٹکی ہوئی ہے ۔ جناب چیئرمین!

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ بھی اب امتحان میں پاس ہو گئے ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، واپڈا ایک white elephant ہے ۔ خدا اس کی موت جلد از جلد لائے ۔ آج بھی وہ آپ سے ایک سو بیس ارب ڈالر سبسیڈی مانگ رہا ہے ۔ واپڈا ۔ اعوان صاحب نے کہا ' واپڈا کے تمام افسران ' تمام اس کے کارکن' ان کے گھروں میں بجلی کا میٹر نہیں ہے ۔ آج تقریبا ایک figure ہے کہ دو ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی واپڈا کے افسران' ان کے

گھروں میں کام کرنے، واپڈا میں کام کرنے والے خرچ کر دیتے ہیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ ہماری تین ہزار میگاووٹ کم ہے ۔ ڈھائی ہزار تو صرف واپڈا کے افسران ' ان کے کارکن کھا جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ transmission loss جو ہے وہ ہماری کل generation کا تیس فیصد ہے اور distribution loss دس فیصد ہے ۔ جو بجلی ہم پیدا کرتے ہیں' اس سے چالیس فیصد تو چلا جاتا ہے ۔ اس کی وجہ ہے یہ ہے جناب کہ ہر چیز کو centralize کیا گیا ہے۔ ہر چیز کو کنٹرول کیا گیا ہے ۔دنیا میں جہاں' جس علاقے میں بجلی پیدا ہوتی ہے' وہاں ہی distribute ہو جاتی ہے ۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم چترال میں بجلی پیدا کریں تو چترال میں distribute ہو ۔ مالاکنڈ میں پیدا کریں تو مالا کنڈ میں ہو ۔ گلگت' کاغان اور سوات میں جب بجلی پیدا کریں تو کیا ضروری ہے کہ سب کو لاہور سے کنٹرول کیا جائے ۔ جناب چیئرمین! جب ون یونٹ نہ تھا' بجلی Provincial subject تھا ۔ اس کے بعد جب one unit بنا تو بجلی مغربی پاکستان کے حوالے کر دی گئی ۔ اب one unit کو ٹوٹے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں' لیکن ابھی بھی بجلی Provincial subject نہیں ہے اور Centre کے پاس ہے' واپڈا کے پاس ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ بجلی کی generation اور distribution دونوں' صوبوں کو دینی چاہیے اور ہمارے آئین میں بھی یہ لکھا ہوا ہے ۔

جناب ! اب میں عرض کروں گا کہ بجلی میں ہم کیسے کفایت حاصل کر سکتے ہیں ۔ میں جناب محترم وزیر صاحب کی طرف عرض کروں گا۔ ایک آپ تجویز دے رہے ہیں کہ ایک کروڑ کے قریب انرجی سیور بلب منگوائیے ۔ اگر ایک غریب کے گھر میں دس بلب ہیں تو بازار سے جا کر وہ عام بلب لاتا ہے تو مل جاتا ہے دس یا پندرہ روپے کا بلب۔ اب اس وقت مارکیٹ میں چائنا کے third class جو کہ چھ مہینے کے بعد خراب ہو جاتے ہیں انرجی سیور' وہ ایک سو پچاس روپے کا ملتا ہے ۔ آپ کب تک مفت دیں گے ۔ کیسے مفت دیں گے ۔ میں دس بلبوں کے لیے ڈیڑھ ہزار روپیہ کہاں سے لاؤں گا اور ایک سال یا چھ ماہ کے بعد وہ بیکار ہو جائیں گے ۔ اس پر سوچنا چاہیے کہ اگر ہم انرجی سیور امپورٹ بھی کریں تو اچھی کوالٹی کے کریں اور سستے کریں ۔

دوسری بات ۔ یہ کہا جاتا ہے واپڈا کی طرف سے کہ آٹھ بجے کے بعد مارکیٹیں بند کر دی جائیں تو رات کو لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی پاکستان میں ۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہم اس کے

لیے بھی تیار ہیں۔ ہمارے تاجر آٹھ بجے دکانیں بند کر دیں گے اس کے باوجود واپڈا کسی نہ کسی بہانے سے لوڈ شیڈنگ کرے گا۔ ہمیں یہ گارنٹی کون دے گا؟ کیا آپ دے سکیں گے کہ پاکستان کے تمام کمرشل ادارے آٹھ بجے کے بعد چھٹی کرلیں گے لیکن اس کے بعد ایک منٹ کے لیے بھی لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔ اگر اس کے بعد بھی لوڈ شیڈنگ ہونی ہے تو پھر لوگ اپنے کاروبار کیوں تباہ کریں؟

دوسری بات یہ ہے کہ حکومتیں ہمیشہ عوام کو کہتی ہیں کہ قربانی دیں، بجلی کے بلب کم جلائیں۔ عوام تو اپنے گھروں میں بجلی کے بلب جلا ہی نہیں سکتے کیونکہ کبھی بجلی ہوتی ہے، کبھی نہیں ہوتی اور جب ہوتی ہے تو اس کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن کیا یہ قربانی حکومت بھی دے سکتی ہے؟ کیا صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، کمانڈر انچیف، پاکستان آرمی، بحریہ اور فضائیہ یہ قربانی نہیں دے سکتے؟ جناب! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ایوان صدر یا ملٹری ہاؤس جو بھی ہے، وزیر اعظم کا گھر، وزیر اعظم کے دفاتر، وزرائے اعلیٰ کے گھر اور دفاتر، ہماری افواج کے قابض حکمران اور سپہ سالار، ہماری عدالتوں کے چیف جو عدالتوں کے بڑے ہیں، ہماری سول اور خاکی بیوروکریسی کے جو بڑے ہیں، ان کے Mess اور ان کے آرام کی جگہوں کا ہر مہینے کا بل اس ایوان میں یونٹ کے حساب سے پیش کیا جائے تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ یہ قوم کے ساتھ شامل ہیں اور انہوں نے ہر مہینے کتنے کم یونٹ استعمال کیے ہیں۔ میں amount کی بات نہیں کرتا کیونکہ قیمتیں بڑھتی رہتی ہیں لیکن یونٹ کا حساب کریں اگر میں قوم کی خاطر آدھے بلب بند رکھتا ہوں تو صدر، وزیر اعظم، آپ کے اور ہمارے سب کے گھروں میں بھی آدھے بلب بند ہونے چاہییں۔ قوم سے کہا جاتا ہے کہ one dish party اور ان کی اپنی دعوتوں میں رقص و موسیقی کے پروگرام بھی ہوں، یہ contradiction نہیں ہونی چاہیے۔ ہمیں simplicity, efficiency and honesty سے کام کرنا ہے۔ اگر ہم honesty سے کام نہیں کریں گے، یہ قوم ہمیں آئندہ ووٹ نہیں دے گی۔ جناب چیئرمین! میں آخری بات کروں گا کہ آپ لوگوں کو کیسے سہولت دے سکیں گے۔ بجلی مہنگی، آٹا نہیں ملتا، روٹی مہنگی، کپڑا مہنگا، تیل مہنگا، پٹرول مہنگا، کرایہ مہنگا ہر چیز مہنگی ہوتی جا رہی ہے۔ مجھے پتا ہے کچھ چیزیں آپ کے control میں نہیں ہیں، آج تیل کی قیمت 122 dollar per barrel ہو گئی ہے لیکن آپ subsidy دے رہے ہیں جیسا کہ میں

نے پہلے کہا کہ اس سال ہمیں پختونخواہ صوبے کو پانچ ارب روپے کی سبسڈی صرف آٹے کی مد میں دینی پڑے گی۔ آپ بھی سبسڈی دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بجلی کے بل میں wheat کی سبسڈی دیجیے۔ اگر آپ wheat سستی کرتے ہو تو wheat smuggle ہوتی ہے کیونکہ ہماری wheat ہندوستان سے بھی سستی ہے کیونکہ ہمارا روپیہ ان کے پچھتر کے برابر ہے۔ ہماری wheat ایران، روس، تاجکستان، افغانستان سے بھی سستی ہے۔ آپ نے wheat کی قیمت بڑھائی، ٹھیک کیا۔ ہمارے کسان، مزدور اور زمیندار کو فائدہ ہوا لیکن اگر ہماری wheat سستی ہوگئی، ہم نے اس پر سبسڈی دی تو وہ سمگل ہو گی اور زیادہ سمگلنگ ہندوستان کے بارڈر پر ہوتی ہے، افغانستان کے بارڈر پر نہیں ہوتی۔ افغانستان کے بارڈر اور ہمارے درمیان قبائلی علاقہ ہے جس میں پانچ لاکھ پاکستانی بستے ہیں، ہمیں ان کے لیے الگ wheat نہیں ملتی لیکن electricity میں ہم یہ نہیں کہتے کہ واپڈا پر بوجھ پڑے، پاکستان کے تقریباً 90% گھروں میں کہیں نہ کہیں بجلی کا ایک بلب ضرور ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ کم بجلی خرچ کرتے ہیں، جو لوگ زیادہ بجلی خرچ کرتے ہیں، انہیں تو سبسڈی کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن جو پانچ سو، ایک ہزار روپے ماہوار خرچ کرتے ہیں، ان کو آپ اس بل میں wheat subsidy دیں تاکہ وہ جو مہنگی روٹی خرید رہا ہے، اس کو کچھ نہ کچھ فائدہ مل جائے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں .Mr. Chairman

جناب ڈپٹی چیئرمین : .Thank you حاجی صاحب، آپ کا شکریہ۔ انہوں نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ میں ابھی سلائیڈ دیکھ رہا تھا، راجہ صاحب MD, PEPCO کو فارغ کر کے آئے ہیں۔ میرا خیال ہے MD, PEPCO نیا لگا رہے ہیں کہ نیا آدمی کوئی ...efficiency

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : ہاں، انہوں نے بسم اللہ کانٹے چھریوں سے کر دی ہے۔ آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ چونکہ آپ کی چٹ آئی ہے، میں نے کہا کہ ladies کو جلدی وقت دوں۔ پھر میڈم پری گل ادھر سے بات کریں گی۔ تھوڑا مختصر کریں، خواتین کو مختصر کہنا بڑا مشکل کام ہے لیکن میں گزارش کر رہا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس : جناب! بہت شکریہ۔ میرا توجہ دلاؤ----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، ان کی out of the way چٹ آئی ہے، لسٹ میں نام نہیں تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، نہیں جناب! میرا توجہ دلاؤ نوٹس تھا، جس پر کچھ نہیں ہوا تھا، وہ مجھے اس وقت پکڑایا گیا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے چٹ بھیج دی ہے کہ مجھے بھی دو، چار منٹ دے دیے جائیں۔ میں بات کر لوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی please.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، بہت مہربانی۔ جناب! میں پہلی تو درخواست یہ کرنا چاہتی ہوں کہ پہلے ہی frustration بہت ہے، اب یہاں جو ایک دوسرے کو الزام دینا اور وہ ماتم کرنا، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ کیا ہم قوم اور ایوان کا مزید وقت بچا نہیں سکتے؟ ہم اس کو بند کریں اور مل بیٹھ کر سوچیں اس لیے کہ عوام کا مسئلہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور یہ باری آنی، جانی ہے۔ اِدھر کے اُدھر، اُدھر کے اِدھر ہوتے رہیں گے۔ اس کے لیے ہم سب مل کر جو بھی positive تجاویز ہو سکتی ہیں، وہ دیں اور اس مسئلے کو ایک فکر مندی سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے وہ شعر بہت اچھا لگ رہا تھا۔

لانی ہے چمن میں گر لالی
تو خون جگر ارزاں کر دو
کہ صرف خزاں کے ماتم سے
تخلیق بہاراں کیا ہو گی

جناب! میں پہلی بات تو یہ کہنا چاہتی تھی۔ جناب! دوسری بات یہ کہ یہ نوٹس اس لیے جمع کرایا تھا کہ جناب! بہت ہی غریب لوگ اور گھروں میں کام کرنے والی ماسیاں جو ہیں، ان کے بل پانچ ہزار اور ساڑھے تین ہزار تک آئے اور وہ گھر، گھر آ کر پیسے مانگ رہی تھیں کہ ہم گھر کا کرایہ پندرہ سو، دو ہزار دیتے ہیں اور یہ بل پانچ اور ساڑھے پانچ ہزار آ گیا ہے۔ بڑی دلچسپ بات ہے کہ جو عسکری کے فلیٹ اور کوٹھیاں ہیں، ان کے بل کم تھے اور جو بالکل غریب علاقے ہیں، ان

کے بل زیادہ تھے۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ ضرور گزشتہ چار پانچ مہینوں کے بل لے کر ان کو دیکھیں کہ پہلے جن کا بل اڑھائی سو، دو سو اور ڈیڑھ سو روپے آتا تھا، وہ کیسے پانچ ہزار ہو گیا؟ وہ کیوں پانچ ہزار ہوا؟ جناب! وہ لوگ react نہیں کر سکتے اور وہ کہہ رہی تھیں کہ باجی ہم کیا کریں؟ ہماری تو کوئی بھی نہیں سنے گا۔ مالک مکان ہمیں اس کمرے سے نکال دے گا، جس کا کرایہ ہم پندرہ سو روپے دیتے ہیں۔ جناب! ایک تو یہ کیا جائے کہ جو بل ہے وہ proper آئے۔ دوسری مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ بل ماہانہ آتا ہے مگر دو ماہ پیچھے کا بل آتا ہے۔ خود ہمیں یاد نہیں رہتا کہ اس مہینے ہم نے گیزر لگایا تھا کہ نہیں، ہیٹر کتنا چلا۔ اگر اس کا کوئی اہتمام کر لیا جائے کہ جب ماہانہ بل آئے تو اسی مہینے کا آئے تاکہ ہم اس کی calculation سے اس کو کچھ تو check کر سکیں۔

جناب! میں تیسری بات یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ ٹھیک ہے لوڈ شیڈنگ آپ کی مجبوری ہے۔ اگر آپ نے کرنی ہے تو یہ جو timing schedule ہے یعنی رات کے دس سے بارہ بجے تک لوڈ شیڈنگ ہے پھر بارہ سے دو بجے تک نہیں ہے، اس کے بعد پھر دو سے چار بجے تک ہے۔ جناب! کیا ایسا کوئی schedule نہیں بنایا جا سکتا کہ لوگ رات میں جو چار پانچ گھنٹے آرام کے ہیں، اس وقت تو سو لیں تاکہ وہ دن میں کام کرنے اور پھر بجلی کی لوڈ شیڈنگ بھگتنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ اس لوڈ شیڈنگ کے اوقات کے شیڈول کو بھی ضرور دیکھا جائے۔ میری یہ درخواست ہے۔

جناب! چوتھی بات میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ اس لوڈشیڈنگ میں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے لیکن جتنا مچھر کاٹتے ہیں اس سے ملیریا --- آج ہی میرا سوال تھا millennium development goals اور اس کے لیے حکومت پاکستان اور ہم کیا کر رہے ہیں۔ جناب! اس میں ایک malaria eradication بھی ہے اور اس ملیریا میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا اور آپ کے eradication programmes کا گراف سو سے زیرو پر آ جائے گا۔ اس کے لیے میڈیا کے ذریعے سے تلقین کر دیں کہ ایک گولی Nevaquine جو preventive medicine ہے، وہ ساری عوام روٹی کی طرح کھانا شروع کر دے تاکہ کم از کم ملیریا health budget اور health پر اس طرح اثر انداز نہ ہو۔ جناب! میں ایک بات اور کہنا چاہتی ہوں کہ بچوں کے امتحان ہیں، وہ

frusterated ہیں، بجلی نہیں ہوتی تو گھروں میں لڑائی اور یہ سارے مسائل ہوتے ہیں تو کیا اس کا اہتمام ہمارے میڈیا والے لوگوں کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ایسے پروگرام، پٹیاں چلائیں، کوئی ڈرامہ یا کسی طریقے سے یہ messages convey کیے جائیں کہ ہمیں بچت کرنی ہے، بجلی بچانی ہے اور اگر گرمی ہے تو صبر کریں، احتیاط کریں، کفایت کرنی ہے۔ اگر یہ تلقین بھی ہو جائے تو میرا خیال ہے کہ psychological problems اور جو اس کی وجہ سے frustration ہے اور گرمی جس طرح ہم سب کے موڈ پر اثر انداز ہوتی ہے، شاید ہم اس سے کچھ بچ سکیں گے۔

جناب! میں آخری بات یہ کہنا چاہتی ہوں جیسا کہ میرے فاضل ممبران نے ادھر سے بھی کہا کہ جناب! پارلیمنٹ لاجز میں بجلی نہیں جاتی۔ میں یہ درخواست کروں گی کہ ابتدا یہاں سے کی جائے۔ ہر جگہ پر بجلی جائے، ایوان صدر، ایوان وزیر اعظم میں بھی جائے، ہر جگہ پر بجلی جائے تا کہ عوام کے ساتھ ہمیں بھی ذرا گرمی لگے اور ہمیں پتا لگے کہ وہ تپش اور تکلیف جو ان کو پہنچتی ہے، وہ کس طرح برداشت کی جاتی ہے۔ بہت شکریہ جناب۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

جی، نعیم حسین چٹھہ صاحب کی باری ہے۔ ہارون اختر صاحب ہیں؟ ہارون اختر please, take the floor. پھر میں ادھر سے غفور حیدری سے کہوں گا۔ ویسے پیٹ میں روٹی نہ ہو، نیند نہ ہو پھر اگلی output کیسی ہو گی، کارکردگی کیسی ہو گی۔

Senator Haroon Khan: I will be very brief and to the point Mr. Chairman,

میں اپنی Government sitting speech کے لیے ایک warning statement کی طرح شروع کرنا چاہتا ہوں ' I will just take a minute on that and that I am reading from the Stratford Think Tank ان کی daily report آتی ہے، یہ آج کی report ہے ' summary ہے کہ:

"The Indian Energy from Reliance industries announce the closure of all of its gas pumps in India on 6th May , the same day , Shell India announced various retail outlet closures , the moves bring to light India's worsening energy woes and indicate trouble ahead for India's ruling Congress party".

یہ add کرتی ہے کہ

combine with the food crisis India's fuel troubles are providing substantial fodderfor the political Opposition for Congress and their grip on power ahead of national elections . The Congress ministers are busy trying to reassure the public on a daily basis that the country's economic problems will be resolved in a matterof days or weeks but this is all for political domestic consumption . The reality is that the rise in food and crude prices is coming at a politically in opportune time for the ruling party and whatever mix of quick fix solutions , the government passes to associate the public probably will only magnify India's developmental problems in the long run. So, this is a message.

that they ہوئی ہے 9% plus GDP growth جس کے پچھلے پانچ سال میں country ایک

are facing. So, this is no joke, it is a humongous task ahead of this

they have been elected. Mr. کی جگہ blame game, اور اس میں Government

یہ کو Government ہماری when I was in the Treasury کے Chairman, I agree

but while going بھی پچھلے پانچ سالوں میں 7% رہی GDP growth ہوئی کہ ہماری problem

through that, we forgot that in order to carry on with this GDP growth, we

ہم جو چیزیں پچھلے ایک need energy and we really did not plan for that energy.

they should have 'سال میں شروع کر رہے تھے' وہ چار سال پہلے شروع کرنی چاہییں تھیں'

gone simultaneously with the GDP growth. اس دن honourable Minister for Water and Power آئے ہوئے تھے، میں اس دن ان سے answer کرنا چاہتا تھا کہ یہ چھ مہینے میں کچھ حالات بہتر ہو جائیں گے اور دو، تین سال تک بہتر ہو جائیں گے اور 2200 mega watts آ جائیں گے، یہ اسی Government کی ایک continuation ہے اور ہماری policy کامیاب نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایک نئے mandate کے ساتھ آئے ہیں اور ایک نئی policy لے کر آئیں because our problem is not just shortage of electricity, our problem is shortage of cheap electricity also. ہمارے 2200 megawatts کی plans تھے جو میری knowledge ہے، اس میں سے اکثر furnace oil, diesel پر ہیں جو gas پر ہیں، وہ 2011 میں gas کی guarantee ختم ہو جائے گی، there will be no gas to provide them. یہ سارے furnace oil اور diesel پر dependent ہو جائیں گے جس کی 15 cent per kilowatt per hour آتی ہے which translate into 9 یا 10 روپے بنتے ہیں تو that is a serious crisis. I will be brief because I am the last speaker. Sir,

میں یہ دیکھتا ہوں---

جناب ڈپٹی چیئرمین، نہیں، یہ technical باتیں future کے لیے بتائیں، ہمیں holo caust کے بارے میں گھبراہٹ ہونے دیں، ہم اللہ لوگ ہیں، بھروسہ کریں گے لیکن حالات کا صحیح تجزیہ ہونا چاہیے۔

سینیٹر ہارون خان، میں بتاتا ہوں، میں ایک synopsis دینا چاہتا ہوں کہ یہ energy crisis کن چیزوں پر dependent ہیں، ایک petrol پر ہے، ایک gas پر ہے، ایک کوئلے پر ہے یا alternate energy ہے۔ Basic problem یہی ہے کہ fuel plants کے لیے یہیں سے آتا ہے۔ اب میں آپ کو بتاؤں کہ دنیا میں ساری problem کہاں سے start ہو رہی ہے، سارا petrol problem سے start ہوتا ہے۔ سب سے بڑا problem یہ ہے petrol as we all know کہ پچھلے دو سالوں میں یہ 25, 30 dollars سے raise کر کے it has reached about 120 dollars per barrel and it is increasing, we do not know where it

is going to end. Goolden Tech کی طرف سے report کل پرسوں آئی ہے
which is mind boggling but they say it might go up to 150 dollars and 200 dollars then there will be a real melt down of the global economy, not just Pakistant's economy.

بہرحال، let us talk about the current ہم اس جگہ کیسے پہنچے، China جس کی 1.
25 billion آبادی ہے، India جس کی 1.10 billion آبادی ہے، India پچھلے پانچ سالوں سے
9% plus GDP growth دے رہا ہے، China پچھلے دس سالوں سے 10% plus GDP
growth دے رہا ہے۔ Can you imagine? اتنی بڑی economy جب اس growth rate
سے چلتی ہے تو they need power, they need energy, they need petrol. China
میں جتنی prosperity آ رہی ہے، یہ لوگ آج سے دس سال پہلے سائیکلوں پر چلتے تھے، وہ پہلے
موٹر سائیکلوں پر آئے، اب وہ کاروں پر آ رہے ہیں، کارخانے لگ رہے ہیں، they all need
energy کہ دنیا کے جو known resources ہیں، وہ وہاں جا رہے ہیں، وہ وہاں لگ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے پاس Standard Chartered Bank کی report ہے، انہوں
نے یہ report کیا ہے، its a recent report اسی مہینے کی ہے کہ دنیا کے جتنے oil کے
known reserves ہیں، اگر اس level کی production پر چلتے رہے تو 73 years میں اس
دنیا میں oil ختم ہو جائے گا، مگر production تو بڑھتی جائے گی because economies
grow کر رہی ہیں، consumption بڑھ رہی ہے۔ اس پر اگر ایک estimate لگائیں کہ 40, 45
سالوں کا تیل دنیا میں رہ گیا ہے unless آپ کو کوئی اور بڑے reserves ملیں جو نہیں مل
رہی ہیں، there are no known large oil discoveries made in the recent past
and that is what the problem is اس سے oil پر speculation بڑھتی ہے اور اس
speculation سے price بڑھتی ہے۔ Mr. Chairman, oil کا جو آج کل long term outlet
دیا جا رہا ہے، وہ کوئی 40 dollars پر نہیں ہے، وہ 50 dollars نہیں ہے، وہ 90 dollars plus
پر ہے کہ اگر stabilize کیا بھی تو یہ 90 dollars plus پر کرے گا۔ ہماری problem یہ ہے
کہ even if we look at the current oil prices Mr. Chairman, تو ہمیں اپنے current

prices pass کرنے کے لیے oil کی prices, petrol کی prices, diesel کی prices 18 سے 20 روپے per liter اور بڑھائی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہم نے روپے کی devaluation کر لی ہے، اس روپے کی devaluation کی وجہ سے، صرف devaluation کی وجہ سے 6 روپے additional petrol prices بڑھانی پڑیں گی۔ مطلب یہ ہے کہ اس level پر پہنچانے کے لیے ہمیں 25 روپے per liter پر کرنے پڑیں گے۔ Can you imagine Mr. Chairman کہ اس economy پر کیا effect ہو گا، اگر ہم oil prices 20, 25 روپے liter بڑھا دیں، اندازہ لگائیں کہ اگلے 6 مہینے میں یا سال میں یہ prices بڑھائیں گے تو مہنگائی کا کیا حال ہو گا۔ It is a challenge, it is a great problem which all of us together have to face.

اب pertol کا کیا جائے، petrol کا problem ایک global problem ہے، میرا خیال ہے کہ ہمیں war footings پر alternate energy کی بات کرنا چاہیے، میرے ایک colleague نے بات کی ہے کہ alternate energy کی بات کرنی چاہیے۔ میں بار بار اپنی speech میں کہتا ہوں کہ molasses سے Ethanol بنتی ہے which is a substitute for oil جو دنیا میں استعمال ہو رہا ہے، پاکستان کے پاس اتنا molasses ہے جو آپ کوڑیوں کے داموں میں export کر رہے ہیں اور molasses کو fuel ethanol ہمیں convert کرنا، وہ بھی کارخانے لگ چکے ہیں جو ہمارا 20% in put oil bill reduce کر سکتے ہیں، وہ ہم کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارا دوسرا resource کیا ہے جس کی energy generation میں ضرورت ہے that is gas پاکستان میں gas کی یہ حالت ہے کہ ہمارا جو سب سے بڑا gas کا reserve ہے، وہ سوئی میں ہے that has reached its peak and it has already started to deplete. پاکستان کی بھی یہی صورت حال ہے کہ no new large reserves have been found اور جہاں ہماری exploration ہو رہی ہے، وہاں کے law and order serious problems رہے ہیں اور ہمیں اس کے اندر کوئی خاطر خواہ progress نہیں ہوئی۔ ہماری ایک بڑی اچھی discussion شروع ہوئی ہے اور اب final stages پر آئے that is the Iran, Pakistan, India known as the IPI pipeline مگر Mr. Chairman, I have

میں gas 2013, 2014 تو اس کی پہلی seen the report, if everthing goes on well آئے گی اور وہ اس price پر آئے گی جو آج کی prices سے double ہے so, یہ IPI gas is not coming before 2015.

ہم نے اسی طرح ترکمانستان۔ افغانستان۔ پاکستان اور انڈیا pipeline start کی ہے' it has just started, the negotiations have just started, if that is successful that will even come after that. اب ہم کیا کریں' petrol کے problems میں نے آپ کو بتا دیے اور gas کے یہ problems ہیں۔

جناب چیئرمین! دنیا میں بھی یہ problems آ رہے ہیں لیکن آپ اندازہ لگائیں کہ ساؤتھ کوریا اور China میں liquified natural gas ہوتی ہے اور جو liquified natural gas کی fields ہیں ان کو acquire کر لیا ہے۔ I am in the Petroleum Committee میں پچھلے دو سال سے ان سے کہہ رہا ہوں اور ابھی تک ہم tender کے stage پر ہیں کہ tender آئے گا اور گورنمنٹ approval دے گی اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا۔ اب انتظار کر رہے ہیں کہ اس کی قیمتیں جب نیچے آئیں گی تو ہم جائیں گے۔ China and South Korea والے پاگل ہیں کہ وہ مہنگی قیمتوں پر ابھی سے acquisition کر رہے ہیں۔ These are the things that we have to look into اگر ہم سے پچھلے دو سالوں میں غلطی ہوئی ہے تو آپ یہ غلطی نہ کریں' آپ کی بجلی آسمان سے نہیں آئے گی' آپ نے خود planning کرنی ہے' آپ پانچ سال کے لیے elect ہو کر آئے ہیں' اس بات پر نہ گھبرائیں' challenge لیں' head on لیں۔ یہ چیزیں کریں تو پھر آپ قوم کو دو تین سال کے بعد energy دے سکیں گے' ایسے energy آپ کو نہیں ملے گی۔

تیسرا رہ گیا آپ کا کوئلہ۔ جناب چیئرمین! پچھلے پندرہ سال سے میرے خیال میں ہر مہینے اعلان ہو جاتا ہے فلاں کمپنی آئی' Memorandum of Understanding sign ہوئے اور billion dollar, 10 billion tones دریافت ہو جائے گا اور ہماری سب problems ختم ہو جائیں گی۔ آج تک میں نے تو اس میں کوئی progress نہیں دیکھی' یہ گورنمنٹ کو خود ہاتھ میں لے لینا چاہیے' لوگ گھبراتے ہیں this is lot of investment to be made اور کوئلہ نکالنا

شروع کرنا چاہیے۔ اگر ہم اپنا کوئلہ نکال کر government fuel supply guarantees RPP's اور ان کو دینا شروع کر دیں تو I can assure you کہ یہ ایک ہمارا indigenous resource ہے، جس کی وجہ سے ہم cheap electricity produce کر سکتے ہیں اور تین، چار، پانچ سال کے اندر اندر کر سکتے ہیں۔

چوتھا everybody talked about hydel, I don't have to say more, more we talk, I think it will be just a repetition. کچھ ہماری گورنمنٹ نے کام کیے ہیں، کچھ dams پر ہم نے کیے ہیں اور کچھ dams controversial بنے ہیں لیکن اس پر سب political parties کو بلا کر ایک consensus لیں because that will take about seven to eight years but that is a source of the cheapest energy available in today's world. Mr. Chairman, we should also talk about nuclear power ہمارا چشمہ nuclear power plant ہے I think that is also another cheap source of energy, unfortunately دنیا میں اور کوئی country ہمارے ساتھ یہ technnology سوائے China کے share نہیں کرتی، I think we have to talk about that, we have to talk about hydel, we have to talk about coal, we have to talk about wind and it is another thing. power generation. میرے ایک colleague نے ابھی بتایا Cogeneration شوگر ملز کے پاس اتنی bagasse ہے جو وہ ہر سال پانچ مہینے میں جلا کر صرف چینی بناتے ہیں۔ دنیا میں یہی bagasse جلا کر چینی بھی بنائی جاتی ہے اور power بھی بنائی جاتی ہے۔ یہ proposal بھی ہم بڑے عرصے سے گورنمنٹ کے پاس لے کر جا رہے ہیں اور وہ آخری moment پر جا کر sabotage ہو جاتا ہے for vested interest. آپ اس پہ کام کریں۔ آپ کو میں بتاتا ہوں کہ سال، دو سال کے اندر اندر ہزار میگاواٹ cheap electricity ساڑھے نو اور دس cent پر آپ کو مل سکتی ہے۔ I think the energy requirement is absolutely essential ہمارے لوگوں کو تکلیف تو ہو رہی ہے، وہ تو ہم پاکستانی سہہ لیں گے لیکن جو اس کا loss GDP growth پر ہو گا، نہ آپ کی export بڑھ سکے گی، نہ آپ کی growth ہو گی اور آپ یہ کیسے 7% sustain کر سکتے ہیں، آپ کیسے 8% کی بات کر رہے ہیں، بجلی آپ

we have to start today, we can't delay. کے پاس ہے نہیں

In the end Mr. Chairman, I would say that really I am talking fro my heart here. Pakistan's energy situation is frightening; leaders in th coalition must put their heads together and come up with short term an long term policies to face the growing energy fiasco. The people Pakistan are desperately waiting to have the promises fulfilled that we made by the ruling parties during the election campaign. The ruling pa must stop passing the blame on the previous government; they sh have the courage to stand up and face the challenges lying ahead of the Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

constructive speec تھی۔

We will now adjourn for tomorrow 10.00 a.m

[The House was then adjourned to meet again on 8th May, 2008

at 10.00 a.m.]